



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

6 نماز.
7 واجب نمازیں
8 یومیہ نمازیں.
9 نماز صبح کا وقت.
10 نماز ظہر و عصر کا وقت.
11 نماز مغرب و عشاء کا وقت.
12 احکام اوقات نماز.
13 نمازوں کی ترتیب.
14 مستحب نمازیں.
15 قبلہ
16 نماز میں بدن کا ڈھانپنا
17 نماز پڑھنے والے کے لباس کی شرائط
18 پہلی شرط : پاک ہو
19 وہ مقامات جہاں نماز پڑھنے والے کا بدن یا لباس پاک ہونا ضروری نہیں
21 دوسری شرط: مباح ہو
22 تیسری شرط: مردار کے اجزاء سے نہ بنا ہو
23 چوتھی شرط: حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہو
24 پانچویں شرط: مرد کا لباس سونے کا نہ ہو
25 چھٹی شرط: مرد کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو
26 نماز پڑھنے والے کے لباس کے مستحبات اور مکروہات
27 نماز پڑھنے والے کی جگہ کی شرائط
28 1. مباح ہو
29 2. متحرک نہ ہو
30 3. ایسی جگہ نہ ہو جہاں ٹھہرنا حرام ہے
31 4. پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور امام علیہ السلام کی قبر سے آگے کھڑے نہ ہو۔
32 5. سجدے کی جگہ پاک ہو
33 6. مرد اور عورت کے درمیان فاصلہ ہو
34 7. بموار ہو
35 احکام مسجد
36 اذان و اقامہ
37 واجبات نماز
38 1- نیت
39 2- قیام
40 3- تکبیرۃ الاحرام
41 4- قرائت
44 5- رکوع
46 6- سجدے
48 وہ چیزیں جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے
50 قرآن کے واجب سجدے



51	7- تشہد
52	8- سلام
53	9- ترتیب
54	10- موالات
55	قنوت
56	تعقیبات نماز
57	نماز کا ترجمہ
59	مبطلات نماز (وہ چیزیں جو نماز کو باطل کرتی ہیں)
61	شکایات نماز
62	1- خود نماز میں شک
63	2- نماز کے اجزاء میں شک
64	3- نماز کی رکعتوں میں شک
65	1- وہ شک جو نماز کو باطل کردیتے ہیں
66	2- صحیح شکوک
67	نماز احتیاط
68	وہ شکوک جن کی پروا نہیں کرنی چاہئے
69	1- اس چیز کے بارے میں شک کہ جس کا موقع گزر گیا ہو
70	2- سلام کے بعد شک
71	3- نماز کا وقت گزرنے کے بعد شک
72	4- امام اور ماموم کا شک
73	5- کثیر الشک کا شک
74	6- مستحب نمازوں میں شک
75	سجدہ سہو
76	سہو کلام کرنا
77	بے محل سلام کہنا
78	فراموش شدہ سجدہ اور تشہد
79	سجدہ سہو کا طریقہ
80	سجدہ سہو کے احکام
81	بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا
82	مسافر کی نماز
83	پہلی شرط: مسافت شرعی
85	شرعی مسافت ثابت ہونے کے طریقے
86	دوسری شرط: مسافت شرعی تک جانے کا قصد ہو
87	سفر میں کسی کے تابع ہونے کے احکام
88	تیسری شرط: شرعی مسافت کا قصد برقرار رہے
89	چوتھی شرط: وطن یا ایسی جگہ سے نہ گزرے جہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو۔
90	پانچویں شرط: سفر جائز ہو
91	سفر کا جاری رکھنا جائز ہو
92	گناہ والے سفر سے واپسی



93	شکار کے لئے سفر
94	چھٹی شرط: ٹھہرنے کی جگہ ہو
95	ساتویں شرط: سفر اس کا پیشہ نہ ہو
97	آٹھویں شرط: حد ترخص تک پہنچے
99	وہ صورتیں جن میں سفر منقطع ہوجاتا ہے
100	1- وطن سے گزرنا
101	اصلی وطن
102	اختیاری وطن
103	موجودہ طور پر متعدد وطن
104	وطن میں دوسرے کا تابع ہونا
105	وطن کو ترک کرنا (اعراض)
106	2- دس دن قیام کا قصد کرنا
108	دس دن قیام کے قصد سے پہرانا
109	محل اقامت سے خارج ہونا
110	3- قیام کے قصد کے بغیر ایک مہینہ رہنا
111	سفر کے دوران نافلہ نمازوں کے احکام
112	جہاں وظیفہ نماز کو قصر کر کے پڑھنا ہے وہاں پوری نماز پڑھنا
113	پوری نماز پڑھنے کے مقام پر نماز کو قصر کر کے پڑھنے کا حکم
114	متفرق مسائل
115	قضا نماز
116	نماز کے لئے اجبر بنانا
117	والدین کی قضا نماز
118	نماز آیات
119	نماز آیات کا وقت
120	نماز آیات پڑھنے کا طریقہ
121	نماز آیات میں شک
122	نماز عید فطر و عید قربان
123	نماز جماعت
124	نماز جماعت کا مستحب ہونا
125	نماز جماعت جائز ہونے کی صورتیں
126	وہ صورتیں جن میں نماز جماعت جائز نہیں
127	امام جماعت کی شرائط
128	نماز جماعت کی شرائط
129	اقتدا کے دوران ماموم کے فرائض
131	مختلف رکعات کے دوران اقتدا کی صورت میں ماموم کے فرائض
131	پہلی رکعت میں اقتدا کرنا
132	رکوع میں اقتدا کرنا
133	دوسری رکعت میں اقتدا کرنا
134	تیسری یا چوتھی رکعت میں اقتدا کرنا



- 135 نماز جماعت سے فرادی کی طرف پہرجانا
- 136 نماز جماعت کے مستحبات و مکروہات
- 137 **نماز جمعہ**
- 138 نماز جمعہ کی شرائط
- 139 امام جمعہ کی شرائط
- 140 نماز جمعہ کا وقت
- 141 نماز جمعہ کی کیفیت
- 142 امام جمعہ کے فرائض
- 143 نماز جمعہ پڑھنے والوں کے فرائض
- 144 نماز جمعہ کے متفرق مسائل
- 145 **روزہ**
- 146 روزہ واجب ہونے اور صحیح ہونے کی شرائط
- 147 واجبات روزہ
- 148 1- نیت
- 149 ماہ رمضان کے روزے کی نیت
- 150 رمضان کے علاوہ کسی دوسرے روزے کی نیت کرنا
- 151 نیت پر باقی رہنا
- 152 2- مبطلات روزہ سے پرہیز کرنا
- 153 1- کھانا اور پینا
- 154 2- جماع کرنا
- 155 3- استمناء (اپنے ہاتھوں سے منی خارج کرنا)
- 156 4- اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں باقی رہنا
- 157 5- حقنہ لینا
- 158 6- قے کرنا
- 159 7- خدا، پیغمبروں اور معصومین (علیہم السلام) سے جھوٹی بات منسوب کرنا
- 160 8- غلیظ غبار حلق تک پہنچانا
- 161 9- سر کو پانی میں ڈبونا
- 162 مبطلات روزہ کے بعض احکام
- 163 وہ چیزیں جو روزے دار کے لئے مکروہ ہیں
- 164 وہ صورتیں جن میں قضا اور کفارہ عمدی دونوں واجب ہیں
- 165 عمد۱ افطار کرنے کا کفارہ
- 166 وہ صورتیں جن میں روزے کی صرف قضا واجب ہے
- 167 قضا روزے کے احکام
- 169 روزے کی قضا میں تاخیر کا کفارہ
- 170 والدین کے قضا روزوں کے احکام
- 171 مسافر کے روزے کے احکام
- 172 اس مسافر کا حکم جس نے اپنے فریضے کے برعکس روزہ رکھا ہو
- 173 وہ لوگ جن پر روزہ واجب نہیں ہے
- 174 پہلی تاریخ ثابت ہونے کے طریقے



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

175	روزے کی قسمیں.....
177	خاتمہ: روزے اور ماہ رمضان مبارک کے آداب.....
178	اعتکاف.....
179	اعتکاف کی شرائط.....
180	1- عقل.....
181	2- نیت.....
182	3- روزہ.....
183	4- ایک ہی مسجد میں رہنا.....
184	5- کم از کم تین دن مسلسل ہونا.....
185	6- مسجد میں مستقل حاضر رہنا.....
186	7- اعتکاف کے لئے اجازت ہونا.....
187	اعتکاف کا کفارہ، قضا اور اعتکاف کے دوران حرام چیزیں.....

نماز

نماز اہم ترین عبادت ہے جو صحیح اور توجہ سے پڑھی جائے تو انسان کی روح کو پاکیزہ اور دل کونورانی کرتی ہے۔ اسی طرح انسان کو ناپسندیدہ صفات سے دور رہنے پر قادر بناتی ہے۔ نماز انسان اور معاشرے کو تدریجاً ہر قسم کی آلودگی سے پاک کرسکتی ہے۔ نماز کو اول وقت میں اور حضور قلب کے ساتھ ریا کے بغیر پڑھنا چاہئے۔ نماز پڑھنے والے کو نماز کے ہر کلمے کی ادائیگی کے دوران توجہ رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام پوریا ہے اور اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ کیا کہہ رہا ہے۔

واجب نمازیں

مسئلہ 1- واجب نمازیں درج ذیل ہیں ؛

1- یومیہ نمازیں

2- نماز طواف جو خانہ کعبہ کے واجب طواف کے بعد ادا کی جاتی ہے۔

3- نماز آیات جو سورج گرہن، چاند گرہن، زلزلہ وغیرہ کے وقت ادا کی جاتی ہے۔

4- نماز میت جو دنیا سے رخصت ہونے والے مسلمان کے جنازے پر پڑھی جاتی ہے۔

5- باپ کی قضا نماز اور احتیاط واجب کی بنا پر ماں کی قضا نماز جو بڑے بیٹے پر واجب ہے۔

6- وہ نماز جو عہد، نذر، قسم یا اجارہ کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔^[1]

[1] درحقیقت (ان مواقع پر) مستحب نماز واجب میں نہیں بدلتی بلکہ نذر، عہد، قسم اور اجارہ پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔

یومیہ نمازیں

مسئلہ 2۔ یومیہ نمازیں شریعت اسلام کے انتہائی اہم واجبات میں سے بلکہ دین کا ستون ہیں اور انہیں کسی بھی حالت میں ترک نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ 3۔ یومیہ واجب نمازیں 17 رکعت ہیں جو کہ درج ذیل ہیں :

نماز صبح (دو رکعت)

نماز ظہر (چار رکعت)

نماز عصر (چار رکعت)

نماز مغرب (تین رکعت)

نماز عشاء (چار رکعت)



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز صبح کا وقت

مسئلہ 4۔ نماز صبح کا وقت طلوع فجر (صبح صادق) [1] سے طلوع آفتاب تک ہے۔

مسئلہ 5۔ طلوع فجر (نماز صبح کا ابتدائی وقت) ثابت ہونے میں چاندنی رات اور دوسری راتوں میں کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ بہتر ہے کہ چاندنی راتوں میں صبح کی سفیدی کے رات کی چاندنی پر غالب آنے تک انتظار کیا جائے اور اس کے بعد نماز پڑھی جائے۔

[1] صبح صادق صبح کاذب کے مقابلے میں ہے۔ صبح کاذب اس سفیدی کو کہتے ہیں جو صبح صادق سے پہلے آسمان میں نمودار ہوتی ہے اور افق پر پھیلنے کے بجائے عمودی شکل میں اوپر کی طرف اٹھتی ہے۔ صبح صادق اس وقت ہوتی ہے جب سفیدی افق کی سطح کے ساتھ متصل اور کم روشنی کے ساتھ افق پر پھیل جائے اور وقت گزرنے کے ساتھ اس کی روشنی میں اضافہ ہو جائے۔ چونکہ صبح صادق باریک ہوتی ہے لہذا اس کو مشاہدہ کرنے کے لئے مشرق کا افق پوری طرح کھلا اور مکمل تاریک ہونا چاہئے جو شہروں کے اندر نہایت مشکل ہے۔ چونکہ طلوع فجر کو واضح اور دقیق تشخیص دینا سخت ہے لہذا احتیاط کی رعایت کرتے ہوئے اذان شروع ہونے کے دس منٹ بعد صبح کی نماز ادا کی جائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز ظہر و عصر کا وقت

مسئلہ 6۔ نماز ظہر کا وقت ظہر کی ابتدا (زوال آفتاب) [1] سے اس وقت تک ہے جب غروب آفتاب سے پہلے فقط نماز عصر پڑھنے کا وقت باقی ہو۔

مسئلہ 7۔ نماز عصر کا وقت نماز ظہر کا مخصوص وقت گزرنے کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔

مسئلہ 8۔ نماز ظہر اور عصر میں سے ہر ایک کے لئے مخصوص اور مشترک وقت ہے۔ نماز ظہر کا مخصوص وقت ابتدائے ظہر سے لے کر اتنا وقت گزرنے تک ہے کہ جس میں نماز ظہر پڑھ سکیں اور نماز عصر کا مخصوص وقت غروب آفتاب سے پہلے اتنا وقت ہے کہ جس میں فقط نماز عصر پڑھ سکیں۔ ان دونوں کا درمیانی وقت نماز ظہر و عصر کا مشترک وقت ہے۔

مسئلہ 9۔ اگر مکلف نماز ظہر کو نماز عصر کے مخصوص وقت تک نہ پڑھے تو نماز ظہر قضا ہو جائے گی اور اسے نماز عصر پڑھنا ہوگی۔

[1] طلوع آفتاب کے ساتھ مشرق سے مغرب کی طرف لمبا سایہ نمودار ہوتا ہے جو سورج اوپر چڑھنے کے ساتھ ساتھ چھوٹا ہوتا جاتا ہے۔ جب سورج آسمان کے وسط میں پہنچ جائے اور زمین پر عمودی شکل میں دھوپ پڑے تو سایہ ختم ہو جاتا ہے۔ اگر کسی طرف مائل ہو کر سورج کی روشنی پڑے تو شمال یا جنوب کی طرف تھوڑا سا سایہ باقی رہتا ہے۔ اگر سایہ پوری طرح ختم ہو جائے تو سورج کے مغرب کی جانب مائل ہونے کے بعد مشرق کی طرف وہ سایہ دوبارہ پیدا ہوتا ہے یا اگر تھوڑا سا باقی رہا ہے تو مشرق کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ یہ نماز ظہر کا وقت ہے۔ اسی طرح طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کا نصف فاصلہ ، ظہر شرعی ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز مغرب و عشاء کا وقت

مسئلہ 10۔ نماز مغرب کا وقت آسمان میں (غروب آفتاب کے بعد مشرق کی طرف سے پیدا ہونے والی) سرخی ختم ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب آدھی رات ہونے میں اتنا وقت باقی ہو جس میں فقط نماز عشاء پڑھ سکیں۔

مسئلہ 11۔ نماز عشاء کا وقت نماز مغرب کا مخصوص وقت گزرنے کے بعد سے آدھی رات تک ہے۔

مسئلہ 12۔ (نماز مغرب و عشاء کے لئے) آدھی رات غروب آفتاب اور طلوع صبح صادق کا درمیانی نصف فاصلہ ہے۔

مسئلہ 13۔ نماز مغرب و عشاء کے لئے مخصوص اور مشترک وقت ہے۔ نماز مغرب کا مخصوص وقت مغرب کی ابتدا سے اس وقت تک ہے جس میں تین رکعت نماز پڑھ سکیں۔ نماز عشاء کا مخصوص وقت آدھی رات ہونے سے پہلے اتنا وقت ہو جس میں فقط نماز عشاء پڑھ سکیں۔ ان دونوں کا درمیانی وقت دونوں نمازوں کا مشترک وقت ہے۔

مسئلہ 14۔ اگر مکلف نماز عشاء کے مخصوص وقت تک نماز مغرب نہ پڑھے تو اس وقت پہلے نماز عشاء پڑھے اور اس کے بعد نماز مغرب

پڑھے۔

مسئلہ 15۔ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے یا معصیت کرتے ہوئے مغرب اور عشاء کی نماز کو آدھی رات تک نہ پڑھے تو احتیاط واجب کی بنا پر اذان صبح تک ادا یا قضا کی نیت کے بغیر (مافی الذمہ کی نیت سے) بجلائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

احکام اوقات نماز

- مسئلہ 16- مستحب ہے کہ انسان نماز کو اول وقت میں پڑھے۔ اس کے بارے میں اسلامی دستورات میں تاکید کے ساتھ سفارش کی گئی ہے اور اگر اول وقت میں نہ پڑھے تو اول وقت سے جتنا نزدیک پڑھے سکے بہتر ہے مگر یہ کہ تاخیر سے پڑھنا کسی لحاظ سے بہتر ہو مثلاً جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے۔
- مسئلہ 17- یومیہ نمازوں کا وقت معلوم کرنے کے لئے (حتی کہ قطب کے قریبی علاقوں میں بھی) اپنے علاقے کے افق کی رعایت کرے۔
- مسئلہ 18- نماز پڑھنے کے لئے مکلف کو چاہئے کہ وقت داخل ہونے پر یقین یا اطمینان حاصل کرے یا دو عادل مرد وقت داخل ہونے کی خبر دیں یا وقت شناس اور موثق موذن اذان دے۔
- مسئلہ 19- اگر نماز کا وقت داخل ہونے کا یقین ہو جائے اور نماز میں مشغول ہو جائے اور نماز کے دوران وقت داخل ہونے کے بارے میں شک کرے تو نماز باطل ہے۔ لیکن اگر نماز کے دوران وقت داخل ہونے پر یقین کرے اور شک کرے جو کچھ نماز میں پڑھا ہے، وقت کے اندر پڑھا ہے یا نہیں؟ تو نماز صحیح ہے۔
- مسئلہ 20- اگر مکلف کو ذرائع ابلاغ وغیرہ (جہاں سے شرعی اوقات کا اعلان کیا جاتا ہے) کے ذریعے وقت داخل ہونے پر اطمینان ہو جائے تو نماز پڑھ سکتا ہے۔
- مسئلہ 21- جب موذن اذان دینا شروع کرے اور مکلف کو وقت داخل ہونے پر اطمینان ہو جائے تو اذان ختم ہونے تک انتظار کرنا لازمی نہیں بلکہ چاہے تو نماز پڑھ سکتا ہے۔^[1]
- مسئلہ 22- اگر نماز کے وقت قرض خواہ اپنے قرضے کا مطالبہ کرے، اگر انسان ادا کر سکتا ہے تو پہلے قرضہ ادا کرے اور بعد میں نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر کوئی اور فوری واجب کام پیش آجائے۔ البتہ اس صورت میں کہ جب نماز کا وقت تنگ ہو تو پہلے نماز بجا لائے۔
- مسئلہ 23- اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ نماز کے بعض مستحبات کی وجہ سے کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا پڑے تو ان مستحبات کو انجام نہیں دینا چاہئے مثلاً قنوت پڑھنے سے نماز کا کچھ حصہ وقت گزرنے کے بعد پڑھنا پڑے تو قنوت کو نہیں پڑھنا چاہئے۔
- مسئلہ 24- اگر فقط ایک رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو نماز کو ادا کی نیت سے پڑھے لیکن جان بوجھ کر نماز میں اس وقت تک تاخیر نہ کرے۔
- مسئلہ 25- اگر غروب آفتاب تک پانچ رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو نماز ظہر اور عصر دونوں کو پڑھے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو ضروری ہے کہ فقط نماز عصر ادا کرے اور نماز ظہر کو قضا پڑھے۔ اگر آدھی رات تک پانچ رکعت پڑھنے کا وقت ہو تو نماز مغرب اور عشاء (دونوں) ادا کرے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو فقط عشاء ادا کرے اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھے اور احتیاط واجب کی بنا پر ادا اور قضا کی نیت کے بجائے مافی الذمہ کی نیت سے بجا لائے۔
- مسئلہ 26- جو شخص سفر میں ہو اگر غروب آفتاب تک تین رکعت پڑھنے کا وقت ہو تو نماز ظہر اور عصر (دونوں) ادا کرے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو فقط عصر کی نماز ادا کرے اور نماز ظہر کو قضا پڑھے۔ اگر آدھی رات تک چار رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو مغرب اور عشاء ادا کرے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو پہلے عشاء کی نماز ادا کرے اور اس کے بعد احتیاط واجب کی بنا پر مغرب کی نماز کو ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر مافی الذمہ کے قصد سے پڑھے۔ چنانچہ نماز عشاء پڑھنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ آدھی رات ہونے سے پہلے ایک رکعت یا اس سے زیادہ پڑھنے کا وقت ہے تو فوراً ادا کی نیت کے ساتھ نماز مغرب پڑھے۔

[1] البتہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ نماز صبح میں احتیاط کی رعایت کرتے ہوئے اذان شروع ہونے کے تقریباً دس منٹ بعد نماز فجر پڑھی جائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نمازوں کی ترتیب

مسئلہ 27۔ نماز عصر کو نماز ظہر کے بعد اور نماز عشاء کو نماز مغرب کے بعد پڑھا جائے اور اگر جان بوجھ کر اس ترتیب کے برعکس پڑھی جائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 28۔ اگر کوئی شخص غلطی سے یا غفلت کی وجہ سے نماز عصر کو نماز ظہر سے پہلے یا نماز عشاء کو نماز مغرب سے پہلے پڑھے اور نماز ختم ہونے کے بعد اس طرف متوجہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 29۔ اگر اس خیال سے کہ نماز ظہر پڑھ چکا ہے، عصر کی نیت سے نماز میں مشغول ہو جائے اور نماز کے دوران یاد آئے کہ نماز ظہر نہیں پڑھی ہے چنانچہ نماز ظہر اور نماز عصر کے مشترک وقت میں ہو تو فوراً نیت کو ظہر کی نماز میں تبدیل کرے اور نماز پوری کرے اور اس کے بعد نماز عصر بجلائے۔ اگر نماز ظہر کے مخصوص وقت میں ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نیت کو ظہر کی نماز میں تبدیل کر کے نماز پوری کرے لیکن بعد میں دونوں نمازیں (ظہر و عصر) ترتیب کے ساتھ بجلائے۔

مسئلہ 30۔ اگر اس خیال سے کہ نماز مغرب پڑھ چکا ہے، نماز عشاء میں مشغول ہو جائے اور نماز کے دوران غلطی کی طرف متوجہ ہو جائے چنانچہ نماز مغرب و عشاء کے مشترک وقت میں ہو اور چوتھی رکعت کے رکوع میں نہ پہنچا ہو تو نیت کو نماز مغرب میں تبدیل کرے اور نماز پوری کرے اور اس کے بعد نماز عشاء پڑھے۔ تاہم اگر چوتھی رکعت کے رکوع میں جا چکا ہو تو احتیاط کی بنا پر نماز پوری کرے اس کے بعد مغرب اور عشاء کی نماز کو ترتیب کے ساتھ بجلائے۔ اسی طرح اگر مغرب کے مخصوص وقت میں ہو اور چوتھی رکعت کے رکوع میں داخل نہ ہوا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نیت کو نماز مغرب میں تبدیل کر کے نماز پوری کرے اور اس کے بعد دونوں نمازوں کو ترتیب کے ساتھ بجلائے۔

مسئلہ 31۔ اگر ظہر کی نیت سے نماز میں مشغول ہو جائے اور نماز کے دوران یاد آئے کہ پہلے ہی نماز ظہر پڑھ چکا ہے تو نیت کو نماز عصر میں تبدیل نہیں کر سکتا بلکہ ضروری ہے کہ اس نماز کو توڑے اور عصر کی نماز پڑھے۔ اور یہی حکم ہوگا اگر نماز مغرب پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور نماز کے دوران یاد آئے کہ پہلے ہی مغرب پڑھ چکا ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

مستحب نمازیں

مسئلہ 32۔ مستحب (نافلہ) نمازیں بہت زیادہ ہیں۔ نافلہ نمازوں میں سے یومیہ نمازوں کے نوافل مخصوصا نماز شب کی زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

مسئلہ 33۔ یومیہ نمازوں کی نوافل وہ مستحب نمازیں ہیں جو شب و روز میں پڑھی جاتی ہیں۔ ان نوافل کا پڑھنا بہت اہم ہے اور ان کے لئے بہت زیادہ اجر و ثواب بیان کیا گیا ہے۔ ان نوافل میں سے نافلہ شب (نماز تہجد) جو کہ آدھی رات کے بعد پڑھی جاتی ہے، مستحب نمازوں کے مابین خصوصی اور منفرد طور پر اہمیت کی حامل ہے۔ یہ نماز بے تحاشا معنوی خصوصیات رکھتی ہے اور بہتر ہے کہ مسلمان نماز شب کی ادائیگی کے سلسلے میں خاص توجہ اور اہتمام سے کام لیں۔

مسئلہ 34۔ یومیہ نمازوں کی نافلہ نمازیں درج ذیل ہیں:

- 1۔ ظہر کے نوافل ، آٹھ رکعت (دو رکعت پر مشتمل چار نمازیں) نماز ظہر سے پہلے ؛
- 2۔ عصر کے نوافل ، آٹھ رکعت (دو رکعت پر مشتمل چار نمازیں) نماز عصر سے پہلے ؛
- 3۔ مغرب کے نوافل، چار رکعت (دو رکعت پر مشتمل دو نمازیں) نماز مغرب کے بعد ؛
- 4۔ عشاء کے نوافل، دو رکعت (بیٹھ کر) نماز عشاء کے بعد [1] ؛
- 5۔ صبح کے نوافل، دو رکعت نماز صبح سے پہلے ؛

6۔ نافلہ شب، گیارہ رکعت، آدھی رات سے اذان صبح تک (بہتر ہے کہ رات کے آخری تہائی حصے میں پڑھی جائے اور نماز صبح سے جس قدر نزدیک ہو، زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔)

مسئلہ 35۔ جمعہ کے دن ظہر اور عصر کے نوافل بیس رکعت ہیں یعنی ظہر اور عصر کے نوافل میں چار رکعت بڑھ جاتی ہیں۔ بہتر ہے کہ تمام بیس رکعت زوال آفتاب سے پہلے پڑھے ، تاہم اگر زوال کے بعد غروب تک بھی بجا لائی جائے تو اشکال نہیں رکھتا۔

مسئلہ 36۔ اگر ظہر اور عصر کے نوافل ان کے وقت [2] کے اندر لیکن نماز ظہر اور عصر کی دائیگی کے بعد پڑھے جائیں تو احتیاط واجب کی بنا پر ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر (مافی الذمہ کے قصد سے) پڑھے جائیں۔

مسئلہ 37۔ نماز شب کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نماز شب کی نیت سے صبح کی نماز کی طرح دو دو رکعت پر مشتمل چار نمازیں پڑھے۔ اس کے بعد نماز شفع کی نیت سے دو رکعت اور اس کے بعد نماز وتر کی نیت سے ایک رکعت پڑھے جس کے قنوت میں دعا کی کتابوں میں ذکر کی گئی ترتیب کے مطابق مومنین کے لئے استغفار ، مومنین کے لئے دعا اور خدا سے حاجات طلب کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ 38۔ مسافر یا ایسے جوان افراد جن کے لئے نماز شب پڑھنا سخت ہے یا جو افراد بڑھاپے یا بیماری جیسے عذر رکھتے ہوں نماز شب کو آدھی رات سے پہلے پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ 39۔ نافلہ نمازوں میں سورہ پڑھنا واجب نہیں بلکہ ہر رکعت میں سورہ حمد پڑھنا کافی ہے اگرچہ مستحب ہے کہ سورہ بھی پڑھی جائے۔

مسئلہ 40۔ نماز وتر (کہ جو ایک رکعت پر مشتمل ہے) کے علاوہ نافلہ نمازوں کی دو رکعت ہیں اور ان کو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، اگرچہ کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے۔ بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں مستحب ہے کہ دو رکعت کو ایک رکعت کے برابر شمار کیا جائے سوائے نماز وتیرہ (نافلہ عشاء) کے جو احتیاط کی بنا پر بیٹھ کر ہی پڑھی جائے۔

[1] اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی عشاء کی دو رکعت نافلہ ایک رکعت شمار ہوتی ہے، یومیہ نوافل کی رکعتوں کی تعداد چونیتیس (یومیہ نمازوں سے دوگنی) ہے۔

[2] ظہر کی نافلہ کا وقت ابتدائے ظہر سے لے کر اس وقت تک ہے کہ جب ظہر کے بعد بننے والا شاخص کا سایہ اس کے 7/2 برابر ہو جائے مثلاً اگر شاخص کی لمبائی سات بالشت ہو تو شرعی ظہر کے بعد بننے والا سایہ جب دو بالشت تک پہنچ جائے تو نافلہ ظہر کا آخری وقت ہے۔ نافلہ عصر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے کہ جب شرعی ظہر کے بعد بننے والا شاخص کا سایہ اس کے 7/4 برابر ہو جائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

قبلہ

مسئلہ 41۔ مکلف کو چاہئے کہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے اس اعتبار سے کعبہ کو قبلہ کہتے ہیں۔ البتہ جو افراد اس سے دور ہیں اور ان کے لئے حقیقی طور پر روبرو ہونا ممکن نہیں ہے، اتنا ہی کافی ہے کہ کہا جائے کہ قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔

مسئلہ 42۔ مستحب نمازوں کو چلتے ہوئے یا سواری کی حالت میں پڑھ سکتے ہیں اور اس صورت میں قبلے کی رعایت لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ 43۔ ضروری ہے کہ نماز احتیاطی بھولا ہوا سجدہ اور تشهد قبلے کی طرف رخ کر کے بجایا جائے اور سجدہ سہو میں بھی احتیاط مستحب یہ ہے کہ قبلے کی طرف رخ کیا جائے۔

مسئلہ 44۔ نماز پڑھنے والے کو قبلے کی سمت کے بارے میں یقین یا اطمینان ہونا چاہئے، خواہ صحیح اور معتبر قبلہ نما کے ذریعے یا سورج [1] اور ستاروں کی روشنی (جبکہ ان سے استفادہ کرنے سے واقفیت رکھتا ہو) کے ذریعے ہو یا دیگر ذرائع سے ہو۔ اگر اطمینان پیدا نہ کرسکے تو جس طرف زیادہ گمان ہو اسی سمت نماز پڑھے جیسے کہ محراب مسجد سے حاصل ہونے والا گمان۔

مسئلہ 45۔ اگر قبلے کی سمت معلوم کرنے کے لئے کوئی راہ نہ ہو اور کسی سمت گمان بھی نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر چاروں طرف رخ کر کے نماز پڑھے اور اگر چار نمازیں پڑھنے کا وقت نہ ہو تو جتنا وقت ہے اس کے مطابق نماز تکرار کرے۔

مسئلہ 46۔ اگر تحقیق کے باوجود قبلے کی سمت معلوم کرنے میں غلطی ہو جائے چنانچہ قبلے سے انحراف اگر قبلے کی دائیں سمت یا بائیں سمت (تقریباً 90 درجہ) سے کمتر ہو تو نماز صحیح ہے۔ اگر نماز کے دوران اس غلطی کا احساس ہو جائے تو باقی نماز کو قبلے کی طرف رخ کر کے پڑھے اس صورت میں کوئی فرق نہیں کہ نماز کا وقت وسیع ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ 47۔ جس کو قبلے کی سمت کے بارے میں یقین نہ ہو قبلے کی طرف رخ کر کے انجام پانے والے باقی کاموں مثلاً حیوانات کو ذبح کرنا وغیرہ میں بھی اپنے گمان پر عمل کرے۔ اگر کسی بھی طرف گمان نہ جائے اور تمام اطراف برابر ہوں تو جس طرف بھی رخ کر کے انجام دے صحیح ہے۔

[1]۔ کہاجاتا ہے کہ شمسی کیلنڈر کے تیسرے مہینے کی سات تاریخ (۲۸ مئی) اور چوتھے مہینے کی پچیس تاریخ (۱۶ جولائی) کو مکہ کے افق پر ظہر کے وقت سورج عمودی حالت میں کعبہ کے اوپر چمکتا ہے چنانچہ سیدھی لکڑی کی مانند کوئی مقیاس یا شاخص ہموار زمین میں سیدھا گاڑ دیا جائے تو ظہر کے وقت مکہ کے افق پر شاخص کا سایہ جس سمت کی نشاندہی کرے، قبلہ اس کی مخالف سمت میں ہوگا یعنی قبلہ سائے کی سیدھ میں شاخص کے اسی سمت ہوگا جہاں سایہ نہیں ہے۔ چنانچہ یہ طریقہ قبلے کی سمت کے بارے میں اطمینان کا باعث بنے تو اس کے مطابق عمل کرنا جائز ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز میں بدن کا ڈھانپنا

مسئلہ 48۔ واجب نمازوں اور ان کے ذیلی احکام جیسے کہ نماز احتیاط اور بھولے ہوئے اجزائے نماز اور احتیاط واجب کی بنا پر دونوں سجدہ سہو میں بدن کا پوشیدہ ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ 49۔ نماز میں بدن کو ڈھانپنا نامحرم کی موجودگی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ اگر کوئی موجود نہ ہو تو بھی بدن کو ڈھانپنا نماز صحیح ہونے کی شرط ہے۔

مسئلہ 50۔ مرد نماز کی حالت میں اپنی دونوں شرمگاہوں کو چھپائے اگرچہ کوئی اس کو نہ دیکھے اور بہتر ہے کہ ناف سے زانو تک بھی چھپائے۔

مسئلہ 51۔ عورت نماز پڑھتے وقت پورے بدن اور بالوں کو چھپائے لیکن چہرے کا وہ حصہ جو وضو میں دھونا واجب ہے، ہاتھوں اور پاؤں کو ٹخنے تک چھپانا لازمی نہیں ہے البتہ اگر کوئی نامحرم موجود ہو تو پاؤں کو بھی ٹخنوں تک چھپائے۔

مسئلہ 52۔ ٹھوڑی چہرے کا حصہ ہے اور عورت پر نماز میں اس کو چھپانا واجب نہیں ہے البتہ اس کا نچلا حصہ چہرے کا حصہ نہیں ہے لہذا اسے چھپانا واجب ہے۔

مسئلہ 53۔ نماز میت میں بدن کو چھپانا واجب نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔

مسئلہ 54۔ مستحب نمازوں میں بھی واجب نمازوں کی طرح بدن کو چھپانا نماز صحیح ہونے کے لئے شرط ہے۔

مسئلہ 55۔ اگر نماز کے دوران متوجہ ہو جائے کہ واجب مقدار میں بدن پوشیدہ نہیں ہے تو احتیاط یہ ہے کہ نماز کو پورا کرے اور پھر دوبارہ پڑھے۔ البتہ اگر متوجہ ہونے کے فوراً بعد بدن کو چھپائے تو بعید نہیں کہ اس کی نماز صحیح ہو۔ اسی طرح اگر نماز کے بعد متوجہ ہو جائے کہ واجب مقدار میں بدن کو نہیں ڈھانپنا تھا تو نماز صحیح ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز پڑھنے والے کے لباس کی شرائط

مسئلہ ۵۶۔ نمازی کے لباس کی شرائط درج ذیل ہیں:

- 1۔ پاک ہو ؛
- 2۔ مباح ہو ؛
- 3۔ مردار کے اجزاء سے نہ بنا ہو ؛
- 4۔ حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہو ؛
- 5۔ مرد کا لباس سونے کا نہ ہو ؛
- 6۔ مرد کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو ؛



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

پہلی شرط : پاک ہو

مسئلہ 56۔ نماز پڑھنے والے کا بدن اور لباس پاک ہونا چاہئے۔

مسئلہ 57۔ ایسا شخص جو نہ جانتا ہو کہ نجس بدن اور لباس کے ساتھ نماز باطل ہے، اگر نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو نماز باطل ہے مگر یہ کہ غافل یا جاہل قاصر [1] ہو یعنی نجس لباس کے ساتھ نماز باطل ہونے کا یہاں تک کہ احتمال بھی نہ دے۔

مسئلہ 58۔ جو شخص نہیں جانتا کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز کے بعد معلوم ہو جائے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر پہلے سے اس کے نجس ہونے کا علم تھا مگر بھول کر اس کے ساتھ نماز پڑھی ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ 59۔ اگر مکلف کو شک ہو جائے کہ اس کا لباس نجس ہوا ہے یا نہیں؟ تو اس کے پاک ہونے پر بنا رکھے اور اس لباس کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح ہے لیکن اگر پہلے نجس ہوا ہو اور شک کرے کہ پاک ہوا ہے یا نہیں تو اس میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ 60۔ اگر کسی کو معلوم نہ ہو کہ اس کا بدن یا لباس پاک ہے یا نجس چنانچہ نماز پڑھے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ نجس تھا تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 61۔ اگر نماز کے دوران معلوم ہو جائے کہ بدن یا لباس نجس ہے چنانچہ علم ہو جائے کہ نماز سے پہلے ہی نجس تھا اور وقت وسیع ہو تو نماز باطل ہے اور پاک کرنے کے بعد نماز دوبارہ پڑھے۔ وقت تنگ ہونے کی صورت میں اگر بدن یا لباس کو دھونے یا لباس کو بدلنے یا اتارنے سے نماز کی حالت خراب نہ ہوتی ہو تو نماز کی حالت میں ہی ایسا کرے (پاک کرے، بدل دے یا اتار دے) اور اس کے بعد نماز جاری رکھے۔ اگر ان کاموں کو انجام دینے سے نماز کی حالت خراب ہوتی ہو تو اسی حالت میں نماز کو جاری رکھے اور نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 62۔ اگر نجس لباس کو دھولے اور پاک ہونے کا یقین ہو جائے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ پاک نہیں ہوا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن بعد کی نمازوں کے لئے لباس کو پاک کرے۔

[1] وہ شخص جو اپنی جہالت کی طرف بالکل متوجہ نہیں یا متوجہ ہے لیکن جہالت کو برطرف کرنے کی کوئی راہ نہ ہو۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

وہ مقامات جہاں نماز پڑھنے والے کا بدن یا لباس پاک ہونا ضروری نہیں

مسئلہ 63۔ چار صورتوں میں نماز پڑھنے والے کا بدن یا لباس نجس ہوتو بھی نماز صحیح ہے۔

پہلی صورت: زخم، جراحت اور پھوڑے کا خون

مسئلہ 64۔ اگر نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر زخم، جراحت یا پھوڑے کا خون ہو چنانچہ بدن یا لباس کو دھونا یا لباس کو بدلنا اکثر لوگوں کے لئے یا خود اس شخص کے لئے مشکل اور مشقت و تکلیف کا باعث ہوتو جب تک زخم، جراحت یا پھوڑا ٹھیک نہ ہو جائے اس خون کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح خون کے ساتھ نکلنے والی پیپ اور زخم پر لگائی جانے والی دوائی نجس ہو جائے تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ 65۔ معمولی اور جلدی ٹھیک ہونے والے زخم سے نکلنے والا خون جس کو دھونا آسان ہے، یہ حکم نہیں رکھتا اور اس کے ساتھ نماز باطل ہے۔

مسئلہ 66۔ اگر بدن یا لباس کا وہ حصہ جو عام طور پر زخم کی رطوبت سے آلودہ ہوجاتا ہے، اس رطوبت کی وجہ سے نجس ہو جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن زخم سے دور بدن یا لباس کا کوئی حصہ زخم کی رطوبت سے نجس ہو جائے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 67۔ اگر بدن پر کئی زخم ایک دوسرے سے اس طرح نزدیک ہوں کہ ایک زخم شمار ہوں تو جب تک سارے زخم ٹھیک نہ ہو جائیں ان کے خون کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر ایک دوسرے سے اس قدر دور ہوں کہ ہر ایک الگ زخم شمار کیا جائے جو زخم ٹھیک ہو جائے بدن یا لباس کے اس حصے کو نماز کے لئے پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 68۔ جب بھی یقین ہو کہ بدن یا لباس پر موجود خون ایسا خون ہے جس کے ساتھ نماز صحیح ہے مثلاً یقین ہو کہ زخم، جراحت یا پھوڑے کا خون ہے، چنانچہ نماز کے بعد معلوم ہو جائے کہ یہ وہ خون تھا کہ جس کے ساتھ نماز باطل ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

دوسری صورت: انگشت اشارہ (شہادت کی انگلی) کے ایک پور یا گرہ سے کم خون

مسئلہ 69۔ اگر نماز پڑھنے والے کا بدن یا لباس گذشتہ صورت [1] میں مذکور تینوں خون کے علاوہ کسی اور خون سے آلودہ ہو جائے تو انگشت اشارہ کے ایک پور یا گرہ (ایک درہم) سے کم ہونے کی صورت میں (ان شرائط کے ساتھ جو بیان کی جائیں گی) اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں لیکن اگر شہادت کی انگلی (انگشت اشارہ) کے پور کے برابر یا اس سے زیادہ ہوتو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں اشکال ہے۔

مسئلہ 70۔ انگشت اشارہ (ایک درہم) سے کم خون کے ساتھ نماز صحیح ہونے کی کچھ شرائط ہیں:

1۔ حیض کا خون نہ ہو ؛ اگر حیض کا معمولی سا خون بھی نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر ہوتو نماز باطل ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر خون نفاس اور استحاضہ کا بھی یہی حکم ہے۔

2۔ نجس العین حیوان (کتا اور سور) ، حرام گوشت حیوان، مردار اور کافر کا خون نہ ہو۔

3۔ اس خون میں باہر سے کوئی رطوبت نہ لگی ہومگر اس صورت میں کہ جب رطوبت خون میں مخلوط ہو کر ختم ہو جائے اور مجموعی طور پر مجاز مقدار سے زیادہ نہ ہو تو اس صورت میں اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اس کے علاوہ باقی صورتوں میں احتیاط واجب کی بنا پر نماز صحیح نہیں۔

مسئلہ 71۔ اگر بدن یا لباس خون آلود نہ ہو لیکن خون کے ساتھ لگنے کی وجہ سے متنجس ہو جائے مثلاً نماز پڑھنے والے کا گیلا لباس یا ہاتھ خشک خون سے لگ کر نجس ہو جائے لیکن عین نجاست نہ لگے تو اگرچہ نجس ہونے والا حصہ انگلی کے ایک پور سے کم ہوتو بھی اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتے۔

مسئلہ 72۔ اگر بدن یا لباس سے خون زائل ہو جائے لیکن اس کی جگہ پاک نہ کی جائے تو مجاز مقدار سے زیادہ نہ ہونے کی صورت میں اس کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ 73۔ اگر استردار لباس پر خون لگے اور استر تک پہنچ جائے یا استر پر خون لگے اور اوپر والا کپڑا بھی خون آلود ہو جائے تو استر اور کپڑے پر گرنے والا خون مجموعی طور پر انگلی کے ایک پور سے کم ہوتو اس کے ساتھ نماز صحیح اور اگر زیادہ ہوتو نماز باطل ہے۔

تیسری صورت: چھوٹے لباس کا نجس ہونا

مسئلہ 74۔ اگر نماز پڑھنے والے کے چھوٹے لباس مثلاً جوراب، دستانے اور عرقچین (گول ٹوپی) جس سے شرم گاہ کو چھپایا نہ جاسکتا ہو اور اسی طرح انگوٹھیں، چوڑی وغیرہ نجاست لگنے سے نجس ہو جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

مسئلہ 75۔ اگر رومال، چابی یا چاقو جیسی نجس اشیاء انسان اپنے ہمراہ رکھ کر نماز پڑھے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

چوتھی صورت: نجس لباس پہننے پر مجبور ہو

مسئلہ 76۔ اگر سردی کی وجہ سے یا پانی وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہو جائے تو نماز صحیح ہے۔

[1] یعنی زخم، جراحت اور پھوڑے کے خون کے علاوہ جس کو پاک کرنا باعث مشقت ہے۔

دوسری شرط: مباح ہو

مسئلہ 77- نماز پڑھنے والے کا لباس مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔

مسئلہ 78- اگر نہ جانتا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے تو نماز صحیح ہے لیکن اگر حرام ہونا معلوم ہو اگرچہ اس کے ساتھ نماز باطل ہونے کا علم نہ رکھتا ہو چنانچہ جان بوجھ کر غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو مباح لباس کے ساتھ نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ 79- اگر لباس کا غصبی ہونا معلوم نہ ہو یا بھول جائے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 80- اگر جان بوجھ کر ایسے لباس کے ساتھ نماز پڑھے جس کا دھاگہ، بٹن یا دوسری چیز غصبی ہو تو نماز باطل ہے۔

تیسری شرط: مردار کے اجزاء سے نہ بنا ہو

مسئلہ 81- نماز پڑھنے والے کا لباس خون جھنڈا رکھنے والے مردار حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ خون جھنڈا نہ رکھنے والے مردار کے اجزاء سے بھی نہ بنا ہو۔

مسئلہ 82- اگر مردار کے اجزاء کا کوئی حصہ نماز پڑھنے والے کے ساتھ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز باطل ہے لیکن حلال گوشت کے وہ اجزاء جن میں روح نہیں مثلاً بال، اون، سینگ اور ہڈی وغیرہ نماز پڑھنے والے کے ساتھ ہو تو نماز باطل نہیں ہے۔

مسئلہ 83- غیر مسلم ممالک سے درآمد کئے جانے والے حلال گوشت حیوانات کا چمڑا اور کھال جن کا تذکیہ [1] مشکوک ہے، پاک اور نجس ہونے میں مردار کا حکم نہیں رکھتے اور پاک ہیں لیکن ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتے۔ البتہ اگر حکم شرعی معلوم نہ ہونے کی وجہ سے پہلے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے تو نماز صحیح ہے۔ اگر درآمد کرنے والا مسلمان ہو اور اس کی جانب سے تذکیہ کے بارے میں چہاں بین کا احتمال دیا جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

[1] - تذکیہ ان شرائط کو کہا جاتا ہے جو اسلام میں حلال گوشت حیوانات کو پاک یا حلال کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ حلال گوشت حیوان کا تذکیہ یہ ہے کہ حیوان کے اجزاء کو پاک کرنا اور اس کا گوشت کھانے کے لئے حلال کرنا۔ حرام گوشت حیوانات کا تذکیہ یہ ہے کہ اس کے اجزاء کو پاک کرنا۔ تذکیہ کے مختلف طریقے ہیں؛ اونٹ کے علاوہ باقی حیوانات کو ذبح کیا جاتا ہے، اونٹ کو نحر اور جنگلی حیوانات کو شکار کر کے تذکیہ کیا جاتا ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

چوتھی شرط: حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہو

مسئلہ 84- نماز پڑھنے والے کا لباس حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہو حتیٰ کہ اگر حرام گوشت حیوان کا ایک بال بھی نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس کے ساتھ ہو تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 85- اگر حرام گوشت حیوان مثلاً بلی کی پاک رطوبت مثلاً منہ یا ناک کا پانی نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر لگ جائے تو نماز باطل ہے مگر یہ کہ خشک ہونے کے بعد برطرف ہو جائے۔ اسی طرح حرام گوشت پرندوں کا فضلہ نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر لگا ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے لیکن اگر خشک ہونے کے بعد بدن یا لباس سے زائل ہو جائے نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 86- اگر انسان کا بال، پسینہ اور منہ کا پانی، موم، شہد، مروارید اور صدف نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر لگا ہو تو نماز میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 87- اس لباس کے ساتھ کہ جس کے بارے میں شک ہو کہ حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے بنا ہے یا حلال گوشت حیوان کے اجزاء سے؟ نماز پڑھنا صحیح ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

پانچویں شرط: مرد کا لباس سونے کا نہ ہو

مسئلہ 88۔ جو لباس سونے سے بنایا گیا ہو یا اس میں سونا استعمال کیا گیا ہو، مرد کے لئے اس کو پہننا حرام اور اس میں نماز باطل ہے لیکن عورت کے لئے نماز اور دیگر تمام حالات میں کوئی اشکال نہیں رکھتا۔

مسئلہ 89۔ مرد کے لئے سونے کی زنجیر، انگوٹھی اور ہاتھ کی گھڑی استعمال کرنا حرام ہے اگرچہ زینت کی نیت کے بغیر اور دوسروں کی نظروں سے مخفی اور مختصر مدت مثلاً نکاح کے وقت ہی کیوں نہ ہو اور احتیاط واجب کی بنا پر اس کے ساتھ نماز بھی باطل ہے۔

مسئلہ 90۔ مرد کے لئے ہڈی کی سرجری اور دندان سازی میں سونا استعمال کرنے میں کوئی اشکال نہیں اور نماز باطل ہونے کا باعث نہیں۔

مسئلہ 91۔ سفید سونا اگر زرد سونا ہو جو مرکب کرنے کی وجہ سے سفید ہوا ہو تو زرد سونے کا حکم رکھتا ہے لیکن اگر اس میں سونے کا عنصر اتنا کم ہو کہ عرف میں سونا نہ کہا جائے تو مرد کے لئے اس کا استعمال اشکال نہیں رکھتا۔ اسی طرح پلاٹینم استعمال کرنے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 92۔ اگر کوئی مرد جہالت کی وجہ سے یا بھول کر سونے کے لباس یا انگوٹھی کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

چھٹی شرط: مرد کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو

مسئلہ 93۔ مرد کا لباس یہاں تک کہ وہ لباس بھی جس سے شرم گاہ کو چھپایا نہ جائے مثلاً گول والی ٹوپی، جوراب وغیرہ بھی خالص ریشم کا ہوا تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے اور مرد کے لئے نماز کے علاوہ بھی اس کو پہننا حرام ہے لیکن اگر ریشم کا رومال وغیرہ نماز پڑھنے والے کے ہمراہ مثلاً جیب میں ہوتو کوئی اشکال نہیں ہے اور نماز باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ 94۔ لباس کے استرکی معمولی مقدار بھی خالص ریشم سے ہو تو مرد کے لئے حرام اور اس کے ساتھ نماز باطل ہے۔

مسئلہ 95۔ جس لباس کے بارے معلوم نہ ہو کہ خالص ریشم سے بنایا گیا ہے یا کسی اور چیز سے سے بنایا گیا ہے تو اس کو پہننے میں کوئی اشکال نہیں اور اس کے ساتھ نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 96۔ عورت کے لئے نماز اور دوسرے مواقع پر ریشم کا لباس پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز پڑھنے والے کے لباس کے مستحبات اور مکروہات

مسئلہ 97۔ نماز پڑھنے والے کے لباس کے چند مستحبات درج ذیل ہیں:

لباس سفید ہو، پاکیزہ ترین لباس ہو، کپاس سے بنا ہو، خوش بو استعمال کرے اور عقیق کی انگوٹھی پہنے -

مسئلہ 98۔ نماز پڑھنے والے کے لباس کے چند مکروہات درج ذیل ہیں:

سیاہ کپڑے، میلے کپڑے، تنگ کپڑے، شرابی اور اس شخص کے کپڑے پہننا جو نجاست سے پریشان نہیں کرتا، جس کپڑے پر تصویر بنی ہو اگرچہ اندر سے پہنے ہوئے ہوں، لباس کے بٹن کھلے ہوئے ہوں اور اس انگوٹھی کو پہننا جس پر تصویر بنی ہو۔



دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

نماز پڑھنے والے کی جگہ کی شرائط

جس مکان میں نماز پڑھ سکتے ہیں اس کی چند شرائط ہیں جو ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں:

1. مباح ہو

مسئلہ 99۔ نماز پڑھنے والے کی جگہ غصبی نہ ہو۔

مسئلہ 100۔ غصبی قالین یا بسترے پر نماز باطل ہے اگرچہ اس کی زمین (فرش) مباح ہو۔ اسی طرح غصبی زمین پر مباح قالین یا دری وغیرہ بچھائیں تو بھی نماز باطل ہے۔

مسئلہ 101۔ اگر مکان غصبی ہونے کا علم نہ ہو یا بھول جائے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 102۔ اگر مکان غصبی ہونے کا علم ہو لیکن نہ جانتا ہو کہ غصبی جگہ پر نماز باطل ہے اور اس جگہ نماز پڑھے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 103۔ اگر کوئی شخص جگہ کی ملکیت میں کسی دوسرے کے ساتھ شریک ہو اور ہر ایک کا حصہ جدا نہ ہو تو شریک کی اجازت کے بغیر اس جگہ نماز نہیں پڑھے سکتا۔

مسئلہ 104۔ اس جگہ نماز پڑھنا کہ جس کی منفعت کسی اور کے لئے ہو، اس شخص کی اجازت کے بغیر باطل ہے مثلاً کرایے کے مکان میں کرایہ دار کی اجازت کے بغیر مالک مکان یا کوئی اور نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

2- متحرک نہ ہو

مسئلہ 105- نماز پڑھنے والے کی جگہ متحرک نہ ہو یعنی اس طرح ہو کہ نماز پڑھنے والاحرکت کے بغیر اور آرام سے نماز پڑھ سکے، بنا برائیں ایسی جگہوں پر نماز پڑھنا کہ جہاں بے اختیار بدن کو حرکت آئے مثلاً چلتی ہوئی گاڑی اور ریل یا اسپرنگ والے کچھ پلنگوں پر نماز صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ وقت کی کمی یا کسی اور وجہ سے ایسی جگہ نماز پڑھنے پر مجبور ہو۔

مسئلہ 106- عمومی سفری وسائل میں سفر کرنے والوں کو نماز کا وقت ختم ہونے کا خوف ہوتو واجب ہے کہ ڈرائیور سے رکنے کی درخواست کریں اور ڈرائیور پر بھی ان کی درخواست قبول کرنا واجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے نہ رکے تو مسافروں پر واجب ہے کہ حرکت کی حالت میں نماز پڑھیں اور حتی الامکان قبلے کی سمت، قیام، رکوع اور سجود کی رعایت کریں۔



دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

3- ایسی جگہ نہ ہو جہاں ٹہرنا حرام ہے

مسئلہ 107۔ نماز پڑھنے والے کی جگہ ایسی نہ ہو جہاں ٹہرنا حرام ہو مثلاً انسان کی جان کو سنجیدہ خطرہ ہو، اسی طرح وہ جگہ اس نوعیت کی نہ ہو جہاں کھڑے ہونا یا بیٹھنا حرام ہو مثلاً جائے نماز یا قالین پر اس طرح خدا کا نام یا قرآنی آیات تحریر شدہ ہوں جس پر کھڑا ہونا یا بیٹھنا توہین شمار کیا جائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

4۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور امام علیہ السلام کی قبر سے آگے کھڑے نہ ہو۔

مسئلہ 108۔ نماز پڑھتے وقت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور امام علیہ السلام کی قبر سے آگے کھڑے نہ ہوں لیکن برابر میں کھڑے ہوں تو کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 109۔ اگر دیوار یا اس جیسی دوسری چیز درمیان میں حائل ہو کہ جس کی وجہ سے قبر سے آگے کھڑے ہونا بے احترامی شمار نہ کی جائے تو نماز میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن قبر مبارک پر رکھا گیا کا صندوق، ضریح اور اوپر رکھا ہوا کپڑا حائل شمار نہیں کیا جائے گا۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

5- سجدے کی جگہ پاک ہو

مسئلہ 110۔ نماز پڑھنے والے کے سجدے کی جگہ پاک ہو۔ اگر پیشانی کے علاوہ دوسرے اعضاء رکھنے کی جگہ نجس ہو چنانچہ اس کی نجاست بدن یا لباس تک سرایت نہ کرے تو کوئی اشکال نہیں اور نماز صحیح ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

6۔ مرد اور عورت کے درمیان فاصلہ ہو

مسئلہ 111۔ احتیاط واجب کی بنا پر نماز کی حالت میں (مسجد الحرام کے علاوہ) کم از کم ایک بالشت فاصلہ ہونا چاہئے اور اس صورت میں اگر مرد اور عورت ایک دوسرے کے برابر یا عورت مرد سے آگے کھڑی ہو جائے تو دونوں کی نماز صحیح ہے، کوئی فرق نہیں کہ مرد و عورت دونوں محرم ہوں یا نامحرم۔

7- ہموار ہو

مسئلہ 112۔ ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کی پیشانی رکھنے کی جگہ اس کے دونوں زانووں اور پاؤں کے انگوٹھے رکھنے کی جگہ سے ملی ہوئی چار انگلیوں سے زیادہ اوپر یا نیچے نہ ہو۔

مسئلہ 113۔ جن مقامات پر نماز پڑھنا مستحب ہے، درج ذیل ہیں:

1- مسجد (مساجد میں سب سے افضل مسجد الحرام اس کے بعد مسجد نبوی اس کے بعد مسجد کوفہ اور مسجد اقصیٰ اور اس کے بعد ہر شہر کی جامع مسجد افضل ہے)۔

2- ائمہ علیہم السلام کے حرم (حرم اور مشاہد مشرفہ میں نماز پڑھنا مساجد سے زیادہ افضل ہے)۔

3- انبیاء (علیہم السلام) مقدس روضے اور اولیاء، صلحاء اور علماء (رضوان اللہ علیہم) کے مقامات و مزارات۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

احکام مسجد

- مسئلہ 114۔ مسجد کا فرش ، دیوار اور اندرونی و بیرونی چہت کو نجس کرنا حرام ہے۔ اگر نجس ہو جائے تو اس کو فوراً پاک کرنا واجب ہے۔
- مسئلہ 115۔ مسجد کو پاک کرنا واجب کفائی [1] ہے اور اس شخص سے مخصوص نہیں جس نے مسجد کو نجس کیا ہو یا نجس ہونے کا سبب بنا ہو بلکہ ان تمام لوگوں پر واجب ہے جو مسجد کو پاک کرسکتے ہیں۔
- مسئلہ 116۔ ائمہ علیہم السلام کے حرم کو نجس کرنا حرام ہے۔ اگر نجس ہو جائے اور اس کا نجاست کی حالت میں رہنا بے حرمتی شمار کیا جائے تو پاک کرنا واجب ہے اور اگر بے حرمتی شمار نہ کیا جائے تو پاک کرنا نیک عمل ہے۔
- مسئلہ 117۔ سونے سے مسجد کی زینت کرنا اگر اسراف شمار کیا جائے تو حرام ہے۔ اس صورت کے علاوہ مکروہ ہے۔
- مسئلہ 118۔ مسجد کے مقام اور منزلت کی رعایت کرنا واجب ہے اور ان کاموں سے پرہیز کیا جائے جو مسجد کے مقام اور شان کے خلاف ہوں۔
- مسئلہ 119۔ تعلیمی دروس اور اس جیسے دیگر کام کرنا اگر مسجد کی شان کے خلاف نہ ہوں اور نماز جماعت اور نمازیوں کے لئے زحمت ایجاد نہ کریں تو کوئی اشکال نہیں ہے۔
- مسئلہ 120۔ پوری مسجد یا اس کا ایک حصہ توڑنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ کوئی مصلحت ہو کہ جس کو اہمیت نہ دینا اور نظر انداز کرنا ممکن نہ ہو۔
- مسئلہ 121۔ وہ مسجد جس کو غضب یا توڑدیا گیا ہو اور اس کی جگہ دوسری عمارت بنائی گئی ہو یا متروک ہونے کی وجہ سے مسجد کے آثار مٹ گئے ہوں اور دوبارہ تعمیر کی امید بھی نہ ہو تو معلوم نہیں کہ اس کو نجس کرنا حرام ہو اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ اس کو نجس نہ کریں۔
- مسئلہ 122۔ اگر مسجد شہر کے تعمیراتی منصوبے کی زد میں آکر روڈ میں شامل ہو جائے اور مجبوری میں مسجد کا ایک حصہ گرا دیا جائے اور دوبارہ پہلی حالت کی طرف پلٹنے کا کوئی احتمال نہ ہو تو اس پر مسجد کے شرعی احکام لاگو نہیں ہوں گے۔
- مسئلہ 123۔ مسجد کی شبستان کے کونے میں لائبریری یا میوزیم وغیرہ بنانا اگر اس شبستان کے وقف کی کیفیت سے تضاد رکھتا ہو یا مسجد کی عمارت میں تبدیلی کا باعث بنے تو جائز نہیں ہے۔
- مسئلہ 124۔ اگر مسجد کے لئے کسی متحرک اور غیر ثابت جگہ مثلاً گاڑی کو مسجد کے طور پر وقف کیا جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر شرعی مسجد کہلائے گی اور اس پر مسجد کے احکام جاری ہوں گے۔
- مسئلہ 125۔ مسجد کو صاف اور آباد کرنا مستحب ہے۔ مسجد میں جانے والے کے لئے مستحب ہے کہ خوشبو لگائے، پاک و صاف کپڑے پہنے، پاؤں یا جوتے پر نجاست یا کچرا لگنے سے احتیاط کرے، سب سے پہلے مسجد میں داخل ہو، آخر میں مسجد سے نکلے، مسجد میں داخل اور خارج ہوتے وقت زبان سے ذکر اور دل میں خشوع پیدا کرے اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد تحیت مسجد کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے، البتہ اگر دوسری واجب یا مستحب نماز پڑھے تو کافی ہے۔
- مسئلہ 126۔ مسجد میں سونا مکروہ ہے۔
- مسئلہ 127۔ عزاخانہ اور امام بارگاہ مسجد کا حکم نہیں رکھتے۔

[1] - واجب کفائی، واجب عینی کے مقابلے میں ہے اور اس واجب کو کہا جاتا ہے کہ شروع میں سب پر واجب ہوتا ہے لیکن اس کے کچھ افراد کی جانب سے انجام دئے جانے کے بعد اس کا واجب ہونا بقیہ افراد سے اٹھ جاتا ہے۔ اگر مکلفین میں سے کوئی ایک بھی اسے انجام نہ دے تو سب گناہگار ہوں گے جیسے کہ مسجد کو پاک کرنا، میت کو غسل دینا اور اس کی تدفین واجب عینی ایسا واجب کہ جسے انجام دینا تمام مکلفین کے لئے ضروری ہے جیسے کہ یومیہ نمازیں اور خمس و زکات وغیرہ۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

اذان و اقامہ

مسئلہ 128۔ یومیہ واجب نمازوں سے پہلے اذان اور اقامت کہنا مستحب ہے اور نماز فجر اور نماز مغرب مخصوصاً نماز جماعت میں مستحب ہونے کی تاکید کی گئی ہے لیکن دوسری واجب نمازوں مثلاً نماز آیات میں اذان و اقامہ نہیں ہیں۔

مسئلہ 129۔ اذان اٹھارہ جملوں پر مشتمل ہے جو ذیل کی ترتیب سے ہیں:

«اللَّهُ أَكْبَرُ» چار مرتبہ

«أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» دو مرتبہ،

«أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَرَسُولُ اللَّهِ)» دو مرتبہ،

«حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ» دو مرتبہ،

«حَيَّ عَلَى الْقَلَاةِ» دو مرتبہ،

«حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ» دو مرتبہ،

«اللَّهُ أَكْبَرُ» دو مرتبہ،

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» دو مرتبہ۔

اقامت بھی اذان کی طرح ہے اس فرق کے ساتھ کہ اقامت کے شروع میں اللہ اکبر دو مرتبہ کہا جائے گا اور «حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ» کے بعد دو مرتبہ «قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ» کہا جاتا ہے و آخر میں «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» ایک مرتبہ کہا جاتا ہے۔

مسئلہ 130۔ «أَشْهَدُ أَنْ عَلِيًّا وَوَلِيُّ اللَّهِ» کہنا تشیع کے شعار کی حیثیت سے اہم اور بہتر ہے لیکن اذان اور اقامت کا جزء نہیں ہے اور قربت مطلقہ کی نیت سے کہا جائے۔

مسئلہ 131۔ اذان نماز کا وقت داخل ہونے کا اعلان کرنے کے لئے دی جاتی ہے اور سننے والوں پر اس کو دہرانا موکد مستحبات میں سے ہے۔

مسئلہ 132۔ مساجد اور دیگر مکانات سے نماز کا وقت داخل ہونے کا اعلان کرنے کے لئے معمول کے مطابق اسپیکر پر اذان دینا اشکال نہیں رکھتا لیکن قرآن اور دعا وغیرہ پڑھنا اگر پڑوسیوں کے لئے اذیت کا باعث بنے تو جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 133۔ اگر نماز جماعت کے لئے اذان اور اقامت کہی جاچکی ہو اور کوئی اس نماز جماعت میں شریک ہونا چاہے تو اپنی نماز کے لئے اذان و اقامہ نہ کہے۔

مسئلہ 134۔ اذان دیتے وقت مستحب ہے کہ کھڑے ہو کر قبلے کی طرف رخ کرے، وضو یا غسل کے ساتھ ہو، ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھے، بلند آواز کے ساتھ کہے اور آواز کو کہینچے، اذان کے جملوں کے درمیان تھوڑا فاصلہ ڈالے اور درمیان میں بات نہ کرے۔

مسئلہ 135۔ مستحب ہے کہ اقامت کہتے ہوئے انسان کا بدن سکون کی حالت میں ہو، اذان سے آہستہ کہے اور جملوں کو نہ ملائے لیکن اذان کے جملوں کے برابر فاصلہ نہ ڈالے۔

مسئلہ 136۔ مستحب ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے یا سجدہ کرے یا تسبیح پڑھے یا تھوڑی دیر چپ رہے یا کوئی بات کرے یا دو رکعت نماز پڑھے۔

واجبات نماز

مسئلہ 137۔ واجبات نماز گیارہ ہیں:

1۔ نیت ؛ 2۔ قیام ؛ 3۔ تکبیرہ الاحرام ؛ 4۔ قرائت ؛ 5۔ رکوع ؛ 6۔ سجدے ؛ 7۔ ذکر ؛ 8۔ تشهد ؛ 9۔ سلام ؛ 10۔ ترتیب ؛ 11۔ موالات۔

واجبات نماز اور ان کے احکام کی تفصیل آتے والے مسائل میں بیان کی جائے گی۔

مسئلہ 138۔ واجبات نماز میں سے بعض رکن ہیں یعنی اگر نماز میں انجام نہ دیئے جائیں یا واجب مقدار سے زیادہ بجلائے جائیں حتیٰ کہ فراموشی اور بھولنے کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو، نماز باطل ہوجاتی ہے۔ بعض غیر رکن ہیں یعنی اگر جان بوجھ کر کم یا زیادہ کئے جائیں تو نماز باطل ہے لیکن بھولنے کی وجہ سے کم یا زیادہ ہوجائیں تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ 139۔ ارکان نماز درج ذیل ہیں :

1۔ نیت ؛ 2۔ تکبیرہ الاحرام ؛ 3۔ تکبیرہ الاحرام کے دوران اور رکوع سے پہلے قیام (قیام متصل بہ رکوع) ؛ 4۔ رکوع ؛ 5۔ دونوں سجدے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

1- نیت

مسئلہ 140- نیت (جو واجبات رکنی میں سے ایک ہے) کا معنی نماز کو خدا کے فرمان کی اطاعت کے قصد سے انجام دینا ہے۔

مسئلہ 141- نیت کو زبان پر جاری کرنا لازمی نہیں ہے مثلاً یوں کہے کہ چار رکعت نماز ظہر پڑھتا ہوں قربت الی اللہ، اسی طرح لازمی نہیں ہے کہ اس کو ذہن یا دل سے گزارے بلکہ اللہ کے فرمان کی اطاعت کا قصد ہوتو یہی کافی ہے۔

مسئلہ 142- نماز پڑھنے والے کو معلوم ہونا چاہئے کہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے۔ بنا برائیں اگر نیت کرے کہ چار رکعت نماز پڑھتا ہوں لیکن اس امر کا تعین نہ کرے کہ ظہر کی نماز ہے یا عصر کی تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 143- انسان کو چاہئے کہ فقط اللہ کے فرمان کی اطاعت کے قصد سے نماز پڑھے۔ بنا برائیں اگر اصل نماز کو ریا یعنی اپنی دینداری کے دکھاوے وغیرہ کے لئے پڑھے تو یہ عمل حرام اور نماز باطل ہونے کا باعث ہے۔

مسئلہ 144- اگر نماز کے بعض اجزاء میں ریا شامل ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ 145- اگر کوئی ریا کا مقابلہ کرتے ہوئے بعض مستحبات کو چھوڑ دے تو اس کا یہ کام ریا نہیں ہوگا اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 146- ایک نماز سے دوسری کی طرف عدول [1] جائز نہیں مگر مخصوص موارد میں کہ جس میں سے بعض میں واجب اور بعض میں جائز ہے [2]

مسئلہ 147- جن مقامات میں ایک نماز سے دوسری کی طرف عدول واجب ہے، درج ذیل ہیں:

1- نماز عصر سے نماز ظہر کی طرف؛ جب نماز عصر کے مخصوص وقت سے پہلے نماز کے دوران متوجہ ہو جائے کہ نماز ظہر نہیں پڑھی ہے۔

2- عشاء سے مغرب کی طرف؛ جب نماز عشاء کے مخصوص وقت سے پہلے عشاء پڑھتے ہوئے متوجہ ہو جائے کہ نماز مغرب نہیں پڑھی ہے اور عدول کا موقع بھی نہ گزرا ہو یعنی چوتھی رکعت کے رکوع سے پہلے ہو۔

3- ایک قضا نماز سے دوسری قضا نماز کی طرف کہ جس میں دونوں کی ادا نمازوں میں ترتیب کی رعایت ضروری ہو؛ مثلاً بھولنے کی وجہ سے ایک دن کی نماز ظہر اور عصر قضا ہو جائیں اور پہلی نماز (ظہر) کی قضا بجالانے سے پہلے دوسری نماز (عصر) میں مشغول ہو جائے۔

[1] - یعنی نماز کے دوران ایک نماز سے دوسری نماز کی طرف نیت تبدیل کرنا۔

[2] - عدول جائز ہونے کے مقامات تفصیلی کتابوں میں بیان ہوئے ہیں۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

2- قیام

مسئلہ 148- تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت اور اسی طرح رکوع میں جانے سے پہلے کھڑے ہونا رکن ہے یعنی اگر سہواً اور فراموشی سے بھی ترک ہو جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ 149- قرائت اور تسبیحات اربعہ پڑھتے وقت اور اسی طرح رکوع کے بعد قیام واجب اور غیر رکن ہے یعنی اگر عمدتاً ترک کر دے تو نماز باطل ہے لیکن سہواً ترک کر دے تو نماز باطل ہونے کا باعث نہیں ہے۔

مسئلہ 150- جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے اور کوئی عذر نہ ہو تو نماز کی ابتدا سے رکوع میں جانے تک کھڑا رہے۔ اسی طرح واجب ہے کہ رکوع کے بعد اور سجدے میں جانے سے پہلے بھی کھڑا ہو جائے۔

مسئلہ 151- اگر رکوع بھول جائے اور حمد اور سورہ پڑھنے کے بعد بیٹھ جائے اور اسی دوران یاد آئے کہ رکوع نہیں کیا ہے تو کھڑا ہو جائے اور قیام کی حالت سے رکوع میں جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہوئے بغیر بیٹھنے کی حالت سے رکوع کے لئے جھک جائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 152- نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ قیام کی حالت میں بدن کو حرکت نہ دے اور واضح طور پر کسی طرف نہ جھکے اور کسی جگہ ٹیک نہ لگائے مگر یہ کہ مجبور ہو یا بھولنے اور فراموشی کی وجہ سے ہو۔

مسئلہ 153- نماز پڑھنے والے کا بدن حمد و سورہ یا تیسری و چوتھی رکعت میں تسبیحات پڑھتے وقت ساکن ہونا چاہئے پس اگر قدرے آگے یا پیچھے ہونا چاہے یا بدن کو دائیں یا بائیں تھوڑی حرکت دینا چاہے تو ضروری ہے کہ حرکت کی حالت میں ذکر پڑھنا چھوڑ دے۔

مسئلہ 154- مستحب ہے کہ قیام کی حالت میں جسم سیدھا رکھے، کندھوں کو نیچے کی طرف ڈھیلا چھوڑ دے، ہاتھوں کو رانوں پر رکھے، انگلیوں کو ملا کر رکھے، سجدہ گاہ پر نگاہ کرے، بدن کا بوجھ دونوں پاؤں پر برابر رکھے، خضوع اور خشوع کے ساتھ کھڑا ہو اور پاؤں کو آگے پیچھے نہ رکھے۔

مسئلہ 155- کوئی نماز کے دوران کھڑا نہ ہوسکے تو بیٹھ کر نماز پڑھے لیکن اگر کسی چیز پر ٹیک لگا کر کھڑا ہوسکتا ہو تو اس کا وظیفہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔

مسئلہ 156- جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے یا ہو زحمت و مشقت کے بغیر جتنی مقدار ممکن ہو، کھڑے ہو کر پڑھے۔ بنا براین جو شخص بعض رکعتوں اور نماز کے بعض حصوں میں کھڑا ہونے کی طاقت رکھتا ہے لیکن پوری نماز میں قیام نہیں کرسکتا ہے تو واجب ہے کہ جتنی طاقت رکھتا ہے اتنا کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور جب کھڑا ہونے سے عاجز آئے تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ اگر دوبارہ کھڑا ہونے کے قابل ہو جائے تو کھڑا ہو کر نماز کو جاری رکھے۔

مسئلہ 157- جو شخص کھڑا ہونے کی طاقت نہیں رکھتا اگر تکبیرۃ الاحرام پڑھنے کی حد تک کھڑا ہوسکتا ہے تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو کر تکبیرۃ الاحرام پڑھے اور بقیہ نماز بیٹھ کر پڑھے۔ اسی طرح حمد اور سورہ پڑھنے کے بعد کھڑا ہوسکے تو کھڑا ہونے کے بعد رکوع میں جائے۔

مسئلہ 158- جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو اگر کھڑا ہونے سے بیمار ہونے یا کوئی نقصان پہنچنے کا خوف محسوس کرے تو بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے میں یہی خوف ہو تو لیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ 159- جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا لیٹ کر نماز پڑھے اور احتیاط واجب کی بنا پر اگر ممکن ہو تو دائیں پہلو پر لیٹ جائے اور چہرے اور بدن کا رخ قبلے کی طرف ہو ورنہ اسی حالت میں بائیں پہلو پر قبلے کی طرف رخ کر کے لیٹ جائے اور اگر اس طرح بھی ممکن نہ ہوتو پشت کے بل لیٹ جائے اس طرح کہ پاؤں کے تلوے کا رخ قبلے کی طرف ہو۔

مسئلہ 160- جو شخص لیٹ کر نماز پڑھتا ہے اگر کسی تکلیف، مشقت اور ضرر کے بغیر نماز کے دوران بیٹھ سکے یا کھڑا ہوسکے تو ممکن حد تک بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔

مسئلہ 161- جو شخص کسی عذر کی وجہ سے کھڑا نہ ہوسکتا ہو لیکن احتمال دے کہ نماز کے آخر وقت تک کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکے گا تو احتیاط واجب کی بنا پر اس وقت تک صبر کرے لیکن کسی عذر کی وجہ سے اول وقت میں بیٹھ کر نماز پڑھے اور آخر وقت تک عذر برطرف نہ ہوتو جو نماز پڑھی ہے وہ صحیح ہے اور دوبارہ پڑھنا لازمی نہیں۔

مسئلہ 162- اگر کوئی شخص اول وقت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور یقین ہو کہ آخر وقت میں بھی کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکے گا تو اول وقت میں ہی بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر وقت ختم ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر پڑھنے کے قابل ہو جائے تو نماز کو کھڑے ہو کر دوبارہ پڑھے۔



3- تکبیرۃ الاحرام

مسئلہ 163- نماز میں تکبیرۃ الاحرام واجب ہے اور اس سے مراد نماز کی ابتدا میں 'اللہ اکبر' کہنا ہے۔

مسئلہ 164- نماز کے آغاز میں تکبیرۃ الاحرام نہ کہنا عمداً ہو یا سہواً نماز باطل ہونے کا باعث ہے۔ اسی طرح نماز کے آغاز میں اس کو صحیح طرح کہنے کے بعد دوسری دفعہ فاصلے کے ساتھ (موالات ٹوٹنے کے برابر نہ ہو) یا بغیر فاصلے کے 'اللہ اکبر' کہے تو نماز باطل ہے اور یہ تکرار عمداً ہو یا سہواً کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ 165- تکبیرۃ الاحرام کو اس طرح کہے کہ اس کی ادائیگی شمار ہو اور اس کی علامت یہ ہے کہ اگر انسان کی قوت سماعت کمزور نہ ہو یا شو رو غل نہ ہو تو اس کو سن لے۔

مسئلہ 166- تکبیرۃ الاحرام کو صحیح عربی میں کہے اور اگر فارسی میں اس کا ترجمہ یا غلط عربی میں کہے مثلاً اللہ میں 'ہ' کو فتحہ (زیر) کے ساتھ کہے تو صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ 167- تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت بدن سکون کے ساتھ اور حرکت کے بغیر ہونا چاہئے۔ بنا برآں اگر عمداً اور اختیار کے ساتھ اس وقت تکبیرۃ الاحرام کہے جب بدن حرکت میں ہو تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 168- اگر کوئی شخص تکبیرۃ الاحرام کی درست ادائیگی کی کیفیت نہیں جانتا ہو تو واجب ہے کہ اسے سیکھے۔

مسئلہ 169- اگر کوئی شخص شک کرے کہ تکبیرۃ الاحرام کہی ہے یا نہیں؟ چنانچہ اذکار اور قرائت میں مشغول نہ ہوا ہو تو تکبیر کہے لیکن اگر حمد حتی کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتے وقت شک کرے تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور نماز کو جاری رکھے۔

مسئلہ 170- اگر کوئی تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد شک کرے کہ صحیح کہی ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

4۔ قرائت

- مسئلہ 171۔ یومیہ نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں پہلے سورہ حمد اور اس کے بعد احتیاط واجب کی بنا پر ایک مکمل سورہ پڑھا جائے۔
- مسئلہ 172۔ قرائت غیر رکنی واجب ہے یعنی عمداً ترک ہو جائے تو نماز باطل ہے لیکن غفلت یا فراموشی کی وجہ سے ترک ہو جائے تو نماز باطل ہونے کا باعث نہیں ہے۔
- مسئلہ 173۔ اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو سورہ نہ پڑھے۔
- مسئلہ 174۔ اگر بھول کر الحمد سے پہلے سورہ پڑھے اور رکوع میں جانے سے پہلے یاد آجائے تو الحمد کے بعد دوبارہ سورہ پڑھے اور اگر سورہ پڑھتے وقت یاد آئے تو سورہ کو ترک کرے اور الحمد پڑھنے کے بعد سورہ کو ابتدا سے پڑھے۔
- مسئلہ 175۔ اگر الحمد اور سورہ دونوں یا کسی ایک کو فراموش کردے اور رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آئے تو نماز صحیح ہے۔
- مسئلہ 176۔ اگر رکوع میں جانے سے پہلے یاد آجائے کہ الحمد اور سورہ یا فقط سورہ نہیں پڑھی ہے تو ضروری ہے کہ اسے پڑھے اور رکوع میں جائے تاہم اگر یاد آئے کہ فقط الحمد نہیں پڑھی ہے تو الحمد کو پڑھے اور اس کے بعد دوبارہ سورہ پڑھے۔ اسی طرح اگر جھک چکا ہو اور رکوع میں پہنچنے سے پہلے یاد آجائے کہ الحمد یا سورہ یا دونوں کو نہیں پڑھا ہے تو کھڑا ہو جائے اور اسی دستور کے مطابق عمل کرے۔
- مسئلہ 177۔ واجب نماز میں ان سوروں کو پڑھنا جائز نہیں کہ جن میں واجب سجدے ہیں۔ اگر عمداً یا بھول کر ان سوروں میں سے کسی کو پڑھے اور سجدے والی آیت پر پہنچ جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر سجدہ تلاوت بجلائے اور کھڑا ہو جائے اور اگر سورہ ختم نہیں ہوا ہے تو اس کو آخر تک پہنچائے اور نماز ختم کرے اور اس کے بعد نماز کو دوبارہ پڑھے۔ اگر سجدے والی آیت پر پہنچنے سے پہلے متوجہ ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ سورہ کو ترک کر دے اور دوسرا سورہ پڑھے اور بعد میں نماز دوبارہ پڑھے۔
- مسئلہ 178۔ اگر نماز کی حالت میں سجدے والی آیت سن لے تو نماز صحیح ہے اور آیت سننے کے بعد سجدہ کرنے کے بجائے اشارے سے سجدہ کرے اور اس کے بعد نماز کو جاری رکھے۔
- مسئلہ 179۔ اگر کوئی شخص الحمد کے بعد سورہ 'قل هو اللہ احد' یا 'قل یا ایہا الکافرون' شروع کرے تو اس کو چھوڑ کر دوسرا سورہ نہیں پڑھ سکتا لیکن نماز جمعہ میں اگر سورہ جمعہ یا منافقین کے بجائے بھول کر ان دونوں سوروں میں سے کسی ایک کو پڑھے تو اس کو چھوڑ کر سورہ جمعہ اور منافقین پڑھ سکتا ہے۔
- مسئلہ 180۔ اگر کوئی نماز میں سورہ 'قل هو اللہ احد' اور 'قل یا ایہا الکافرون' کے علاوہ دوسرا سورہ پڑھے تو نصف تک پہنچنے سے پہلے اس کو چھوڑ کر کوئی اور سورہ پڑھ سکتا ہے۔
- مسئلہ 181۔ اگر جس سورے کی تلاوت میں مشغول ہے اس کا ایک حصہ بھول جائے یا وقت کی کمی یا کسی دوسری وجہ سے اس کو آخر تک نہ پڑھ سکے تو اس سورہ کو چھوڑ دے اور دوسرا سورہ پڑھے۔ اس صورت میں کوئی فرق نہیں ہے کہ نصف سے زیادہ پڑھا ہو یا نہ ہو یا جس سورے کو پڑھنے میں مشغول ہے وہ قل هو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ہو یا کوئی اور سورہ۔
- مسئلہ 182۔ مستحب نمازوں میں سورہ پڑھنا لازم نہیں ہے اگرچہ نذر یا منت ماننے کی وجہ سے وہ نماز واجب ہوئی ہو۔ لیکن بعض مستحب نمازوں میں مخصوص سورے ہیں مثلاً نماز براءے والدین چنانچہ کوئی اس نماز کے دستور پر عمل کرنا چاہے تو وہی سورہ پڑھے۔
- مسئلہ 183۔ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ایک دفعہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا اللہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا کافی ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ تین دفعہ پڑھا جائے البتہ اس ذکر (جس کو تسبیحات اربعہ کہتے ہیں) کے بجائے سورہ حمد بھی پڑھ سکتے ہیں۔
- مسئلہ 184۔ اگر کوئی جانتا ہو کہ تسبیحات اربعہ پڑھی ہے لیکن تعداد معلوم نہ ہو تو کچھ واجب نہیں ہے لیکن رکوع میں جانے سے پہلے کم تعداد پر بنا رکھ کر تکرار کر سکتا ہے تاکہ یقین ہو جائے کہ تین دفعہ پڑھی ہے۔
- مسئلہ 185۔ کسی کو تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات اربعہ پڑھنے کی عادت ہو ، اگر سورہ حمد پڑھنا چاہے لیکن اپنے ارادے سے غافل ہو کر عادت کی وجہ سے تسبیحات پڑھے تو نماز صحیح ہے اور اسی طرح ہے اگر سورہ حمد پڑھنے کی عادت ہو اور تسبیحات پڑھنے کا ارادہ کرے لیکن غفلت کی وجہ سے الحمد پڑھے۔
- مسئلہ 186۔ اگر کوئی شخص تیسری یا چوتھی رکعت میں غفلت کی وجہ سے یا پہلی یا دوسری رکعت ہونے کے خیال سے الحمد اور سورہ پڑھے اور رکوع میں یا اس کے بعد متوجہ ہو جائے تو نماز صحیح ہے۔
- مسئلہ 187۔ اگر کوئی شخص قیام کی حالت میں شک کرے کہ الحمد یا تسبیحات پڑھی ہے یا نہیں تو الحمد یا تسبیحات پڑھے لیکن اگر رکوع میں جانے



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

سے پہلے مستحب استغفار پڑھتے ہوئے شک کرے کہ تسبیحات پڑھی ہے یا نہیں تو اس کو پڑھنا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ 188۔ اگر تیسری اور چوتھی رکعت کے رکوع میں شک کرے کہ الحمد یا تسبیحات پڑھی ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے لیکن اگر رکوع میں جاتے وقت جبکہ رکوع کی حد تک نہ پہنچا ہو اور شک کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر واپس پلٹ جائے اور الحمد یا تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ 189۔ مرد پر واجب ہے کہ نماز صبح، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد اور سورہ کو بلند آواز میں پڑھے اور مرد اور عورت پر واجب ہے کہ نماز ظہر اور عصر میں الحمد اور سورہ آہستہ پڑھیں۔

مسئلہ 190۔ عورت نماز صبح، مغرب اور عشاء میں الحمد اور سورہ کو بلند آواز سے یا آہستہ پڑھ سکتی ہے لیکن اگر نامحرم اس کی آواز سن رہا ہو تو بہتر ہے کہ آہستہ پڑھے۔

مسئلہ 191۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات یا الحمد کو آہستہ پڑھے اور الحمد پڑھنے کی صورت میں احتیاط کی بنا پر بسم اللہ بھی آہستہ پڑھے۔

مسئلہ 192۔ نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعتوں میں آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنا واجب ہونا حمد اور سورہ کی قرائت سے مخصوص ہے اور تیسری اور چوتھی رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہونا حمد اور تسبیحات کی قرائت سے مخصوص ہے۔ یومیہ نمازوں کے رکوع، سجدہ، تشهد، سلام اور دیگر اذکار میں مکلف کو آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنے میں اختیار ہے۔

مسئلہ 193۔ یومیہ واجب نمازوں میں جہر (اونچا) و اخفات (آہستہ پڑھنا) واجب ہونے میں ادا اور قضا نماز میں کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ قضا نماز احتیاط کے طور پر ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ 194۔ جہر کا معیار آواز کا جوہر ظاہر کرنا ہے اس کے مقابلے میں اخفات اور آہستہ پڑھنے کا معیار اسے ظاہر نہ کرنا ہے اگرچہ برابر میں بیٹھا ہوا شخص نماز پڑھنے والی کی آواز سن لے۔

مسئلہ 195۔ اگر کوئی شخص الحمد اور سورہ پڑھتے ہوئے آواز کو معمول سے زیادہ بلند کرے مثلاً چیخ و فریاد کے ساتھ پڑھے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 196۔ اگر کوئی شخص جس جگہ بلند آواز سے پڑھنا چاہئے، عمد۱ آہستہ پڑھے یا جہاں آہستہ پڑھنا چاہئے، عمد۱ بلند آواز سے پڑھے تو نماز باطل ہے لیکن اگر فراموشی یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ہو تو نماز صحیح ہے چنانچہ الحمد اور سورہ یا تسبیحات پڑھتے ہوئے متوجہ ہوجائے تو جتنی مقدار غلطی سے بلند یا آہستہ پڑھی ہے، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ 197۔ قرائت میں کلمات کو زبان سے اس طرح ادا کرے کہ اسے قرائت کہا جائے بنا براین قرائت قلبی یعنی کلمات کو زبان سے ادا کئے بغیر دل سے گزارنا کافی نہیں ہے۔ قرائت کہلانے کی علامت یہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے والے کی قوت سماعت کمزور نہ ہو یا ماحول میں شور و غل نہ ہو تو جو زبان پر جاری کر رہا ہے اس کو سن سکے۔

مسئلہ 198۔ جو شخص گونگا ہو اور تکلم پر قادر نہ ہو اگر اشارے کے ساتھ نماز پڑھے تو صحیح ہے۔

مسئلہ 199۔ انسان نماز کو غلطی کے بغیر اور صحیح پڑھے۔ جو شخص کسی بھی طور پر صحیح ادا نیگی نہیں سیکھ سکتا ہو ضروری ہے کہ جس طریقے سے بھی ممکن ہو نماز پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھے۔

مسئلہ 200۔ جو شخص نماز کا الحمد و سورہ یا دوسری چیزیں اچھی طرح نہ جانتا ہو اور انہیں سیکھ سکتا ہو چنانچہ نماز کا وقت وسیع ہو تو ضروری ہے کہ سیکھے ورنہ اگر وقت تنگ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ممکن ہوتو جماعت کے ساتھ نماز پڑھے۔

مسئلہ 201۔ قرائت صحیح ہونے کا معیار حروف اور ان کی حرکات و سکنات کو ان کے مخارج سے اس طرح ادا کرنا ہے کہ عربی زبان والے اس کو (کوئی دوسرا حرف نہیں بلکہ) اسی حرف کی ادائیگی سمجھیں اور تجوید کے محسنات (حسن تجوید) کی رعایت لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ 202۔ اگر کوئی شخص الحمد یا سورہ کا ایک کلمہ نہیں جانتا ہو یا عمد۱ پڑھے یا عمد۱ کسی حرف کے بجائے دوسرا حرف کہے مثلاً 'ض' کے بجائے 'ز' کہے یا کلمات کے زبر کو بدل دے یا تشدید کو ادا نہ کرے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 203۔ اگر کوئی شخص نماز کی قرائت یا اذکار کو غلط پڑھتا تھا مثلاً کلمہ 'بولد' میں لام کو زبر کے بجائے زیر کے ساتھ پڑھتا تھا چنانچہ جاہل مقصر ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز باطل ہے۔ اگر جاہل قاصر ہو اور صحیح ہونے کے خیال سے اسی طرح پڑھتا تھا تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 204۔ اگر کوئی شخص نماز کی قرائت کے دوران ایک آیت کو دوسری آیت سے ملادے تو پہلی آیت کی آخری حرکت کو ظاہر کرنا لازمی نہیں ہے مثلاً 'مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ' پڑھے اور آیت کے آخر میں نون کو ساکن کر کے فوراً پڑھے: 'إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ' تو کوئی اشکال نہیں ہے۔ اس کو وصل بہ سکون کہتے ہیں۔ اسی طرح جن کلمات سے آیت تشکیل پائی ہے ان کی آخری حرکت کا بھی یہی حکم ہے اگرچہ آخر الذکر میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ وصل بہ سکون نہ کرے۔

مسئلہ 205۔ کسی آیت کی عبارتوں کے درمیان وقف اور فاصلہ ڈالنے سے جب جملے کی وحدت کو ضرر نہ پہنچے تو کوئی اشکال نہیں ہے مثلاً 'عَبْرَ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ' کے بعد تھوڑا فاصلہ دے کر 'وَلَا الضَّالِّينَ' پڑھے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

مسئلہ 206۔ اگر کوئی شخص کسی آیت کو پڑھتے وقت اس سے پہلے والی آیت کے صحیح پڑھنے کے بارے میں شک کرے تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔ اسی طرح کسی جملے کو ادا کرتے وقت اس سے پہلے والے جملے کی درست ادائیگی کے بارے میں شک کرے مثلاً 'إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ' پڑھتے وقت شک کرے کہ 'إِيَّاكَ نَعْبُدُ' صحیح پڑھایا یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے، البتہ اگر جس کے صحیح ادا کرنے کے بارے میں شک ہے اس کو احتیاط کے طور پر دوبارہ پڑھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 207۔ الحمد اور سورہ یا تسبیحات کی قرائت کرتے وقت بدن حرکت کے بغیر اور ساکن ہونا چاہئے اور اگر قدرے آگے یا پیچھے ہونا چاہے یا بدن کو دائیں یا بائیں حرکت دینا چاہے تو حرکت کرتے ہوئے ذکر پڑھنا چھوڑدے۔

مسئلہ 208۔ مستحب ہے کہ نماز کی پہلی رکعت میں الحمد پڑھنے سے پہلے 'اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم' پڑھے اور نماز ظہر و عصر کی پہلی و دوسری رکعتوں میں 'بسم اللہ الرحمن الرحیم' کو بلند آواز سے پڑھے اور حمد و سورہ کو ترتیل کے ساتھ پڑھے اور ہر آیہ کے آخر میں وقف کرے یعنی بعد والی آیت سے نہ ملائے اور الحمد اور سورہ پڑھنے کے دوران آیات کے معانی کی طرف توجہ کرے اور سورہ حمد کی قرائت کے بعد جماعت میں ہو یا فرادی، امام ہو یا ماموم 'الحمد للہ رب العالمین' کہے اور سورہ 'قل هو اللہ احد' کے بعد ایک، دو یا تین مرتبہ کہے 'کذالک اللہ ربی' اور حمد کی قرائت کے بعد اور سورہ کے بعد بھی تھوڑی دیر ٹھہر جائے اور اس کے بعد نماز کو جاری رکھے۔

مسئلہ 209۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات کے بعد مستحب ہے کہ استغفار کرے مثلاً کہے 'استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ' یا کہے 'اللہم اغفر لی۔'

مسئلہ 210۔ یومیہ نمازوں میں سے کسی ایک میں بھی سورہ 'قل هو اللہ احد' کا نہ پڑھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح سورہ 'قل هو اللہ احد' کے علاوہ کسی اور سورہ کا ایک نماز کی دونوں رکعتوں میں تکرار کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ 211۔ مستحب ہے کہ تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں سورہ 'انا انزلناہ' اور دوسری رکعت میں سورہ 'قل هو اللہ احد' پڑھے۔



5- رکوع

مسئلہ 212۔ ہر رکعت میں قرائت کے بعد رکوع کرے یعنی اس قدر جھک جائے کہ ہاتھ گھٹنوں پر رکھ سکے اور اگر انگلیوں کے سرے بھی گھٹنوں تک پہنچیں تو کافی ہے۔

مسئلہ 213۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ رکوع کی حالت میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے۔

مسئلہ 214۔ رکوع واجب رکن ہے جو عمداً یا سہواً کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ لہذا اگر رکوع کی حد تک پہنچنے اور بدن ساکن ہونے کے بعد سر اٹھائے اور دوبارہ رکوع کی نیت سے جھک جائے یا رکوع کو فراموش کر دے اور دوسرے سجدے میں یا اس کے بعد یاد آئے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 215۔ (چنانچہ ان شرائط کے ساتھ جو نماز جماعت میں آئیں گی) امام کی اقتدا کی خاطر رکوع زیادہ ہو جائے تو نماز باطل ہونے کا باعث نہیں۔ اسی طرح اگر مستحب نماز میں بھولے سے رکوع زیادہ ہو جائے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 216۔ ضروری ہے کہ جھکنا رکوع کی نیت سے ہو، بنا برابریں اگر کسی اور کام کے لئے جھکے مثلاً کسی چیز کو اٹھانے کے لئے جھکے تو اسے رکوع نہیں سمجھ سکتا بلکہ ضروری ہے دوبارہ کھڑا ہو اور رکوع کے لئے جھکے۔ اس عمل کی وجہ سے رکن میں اضافہ نہیں ہوتا اور نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔

مسئلہ 217۔ جو شخص رکوع کے لئے نہیں جھک سکتا اگر کسی چیز سے ٹیک لگا کر جھک سکے تو اسی طرح رکوع کرے اور اگر ٹیک لگا کر بھی رکوع نہیں کر سکتا ہو تو جس قدر ممکن ہو جھک جائے۔ ان دونوں صورتوں میں بیٹھ کر رکوع نہیں کر سکتا، اگرچہ بیٹھ کر رکوع کے برابر جھک سکتا ہو۔ اگر حالت قیام سے رکوع کے لئے جھکنا بالکل ہی ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر رکوع کرے اور احتیاط یہ ہے کہ نماز کو تکرار کرے جس میں قیام کی حالت میں رکوع کے لئے اشارہ کرے اور اگر بیٹھ کر بھی رکوع نہ کر سکے تو کھڑا ہو کر سر کے اشارے سے رکوع کرے اور اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو رکوع کے لئے آنکھوں کو بند کرے اور رکوع سے سر اٹھانے کے لئے آنکھوں کو کھولے۔

مسئلہ 218۔ جو شخص بیٹھ کر رکوع کرتا ہے اس قدر جھکنا کافی ہے کہ چہرہ گھٹنوں کے بالمقابل جا پہنچے اور ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھنا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ 219۔ بیٹھ کر یا اشارے سے انجام دینے والا رکوع عمداً یا سہواً کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز باطل ہونے کا باعث ہے۔

مسئلہ 220۔ رکوع میں ذکر پڑھنا ضروری ہے۔ رکوع کا واجب ذکر ایک دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ یا تین دفعہ سُبْحَانَ اللَّهِ ہے۔ اگر اس کے بجائے (سجدے کے مخصوص ذکر کے علاوہ) کوئی دوسرا ذکر مثلاً الْحَمْدُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ وغیرہ اسی مقدار میں پڑھے تو کافی ہے۔

مسئلہ 221۔ وقت کی کمی یا ضرورت اور مجبوری کی صورت میں ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا کافی ہے۔

مسئلہ 222۔ رکوع میں واجب ذکر پڑھتے وقت بدن ساکن ہونا چاہئے بلکہ مستحب ہونے کے قصد سے پڑھنے والے اذکار کے دوران مثلاً سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ کو تکرار کرے تو بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ بدن کو سکون کی حالت میں رکھے۔

مسئلہ 223۔ اگر قدرے آگے یا پیچھے ہونا چاہے یا جسم کو دائیں یا بائیں تھوڑی سی حرکت دینا چاہے تو حرکت کرتے وقت ذکر پڑھنا چھوڑ دے لیکن نماز کے ذکر کی نیت کئے بغیر حرکت کی حالت میں مطلق ذکر کی نیت سے پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 224۔ رکوع کا ذکر پڑھتے وقت بدن یا انگلیوں وغیرہ کو معمولی حرکت دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 225۔ اگر رکوع کا واجب ذکر پڑھتے ہوئے بے اختیار بدن حرکت کرے جس سے واجب طمانینت (بدن کا ساکن ہونا) ختم ہو جائے تو بدن ساکن ہونے کے بعد واجب ذکر کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ 226۔ جو شخص جانتا ہو کہ رکوع کا ذکر پڑھتے وقت سکون اور طمانینت واجب ہے اگر رکوع کی حد تک پہنچنے اور بدن ساکن ہونے سے پہلے عمداً رکوع کا ذکر شروع کر دے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 227۔ اگر رکوع کی حد تک پہنچنے اور بدن ساکن ہونے سے پہلے سہواً ذکر پڑھے تو رکوع کی حد تک پہنچنے کے بعد دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ 228۔ جو شخص جانتا ہو کہ رکوع کا ذکر پڑھتے وقت سکون کی حالت واجب ہے اگر واجب ذکر ختم ہونے سے پہلے جان بوجھ کر رکوع سے سر اٹھالے تو نماز باطل ہے اور اگر بھولے سے ایسا کرے چنانچہ رکوع کی حد سے خارج ہونے سے پہلے متوجہ ہو جائے کہ ذکر ختم نہیں ہوا ہے تو اسی حالت میں ساکن ہو جائے اور رکوع کا ذکر پڑھے اور اگر رکوع کی حالت سے خارج ہونے کے بعد متوجہ ہو جائے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 229۔ جو شخص بیماری یا کسی اور وجہ سے رکوع کی حالت میں تین دفعہ سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھنے تک نہیں بیٹھ سکتا ہو تو ایک دفعہ سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھنا کافی ہے اور اگر رکوع کی حالت میں فقط ایک لمحہ بیٹھ سکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسی وقت ذکر شروع کرے اور سر اٹھاتے ہوئے ذکر کو ختم کرے۔

مسئلہ 230۔ نماز پڑھنے والا رکوع کا ذکر ختم ہونے کے بعد کھڑا ہو جائے اور بدن ساکن ہونے کے بعد سجدے میں جائے اور اگر کھڑا ہونے سے پہلے یا بدن



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

ساکن ہونے سے پہلے عمداً سجدے میں چلا جائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 231۔ اگر رکوع کرنا بھول جائے اور سجدے میں پہنچنے سے پہلے یاد آئے تو کھڑا ہو جائے اور قیام کی حالت سے رکوع میں جائے چنانچہ جھکے ہوئے ہونے کی حالت میں رکوع کی طرف جائے تو کافی نہیں ہے اور اگر اسی پر اکتفاء کرے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 232۔ اگر پہلے سجدے کی حالت میں یا اس کے بعد اور دوسرے سجدے میں جانے سے پہلے یاد آئے کہ رکوع نہیں کیا ہے تو کھڑا ہو جائے اور کھڑا ہونے کے بعد رکوع کرے اور اس کے بعد دو سجدے بجلائے اور نماز ختم کرے اور نماز کے بعد احتیاطاً مستحب کی بنا پر سجدہ زیادہ ہونے کی وجہ سے دو سجدہ سہو بجلائے۔

مسئلہ 233۔ مستحب ہے کہ رکوع میں جانے سے پہلے جب قیام کی حالت میں ہو تکبیر کہے اور اگر نماز پڑھنے والا مرد ہے تو رکوع کی حالت میں گھٹنوں کو پیچھے کی طرف دھکیلیے اور سر کو نیچے جھکائے اور پیٹھ کے برابر رکھے، ہاتھ کی ہتھیلی کو گھٹنوں پر رکھے اور دونوں پاؤں کے درمیان دیکھے اور رکوع کے ذکر سے پہلے یا بعد میں صلوات پڑھے، رکوع کا ذکر تکرار کرے، اس کو طاق عدد پر ختم کرے، رکوع سے سر اٹھانے اور کھڑا ہونے کے بعد جب بدن ساکن ہو تو پڑھے: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔

مسئلہ 234۔ مستحب ہے کہ عورت رکوع کی حالت میں ہاتھ کو گھٹنوں سے اوپر رکھے اور گھٹنوں کو پیچھے کی طرف نہ دھکیلیے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

6۔ سجدے

- مسئلہ 235۔ واجب اور مستحب نمازوں کی ہر رکعت میں رکوع کے بعد دو سجدے بجالاتے یعنی خدا کے حضور خضوع سے پیشانی کو زمین پر رکھے۔
- مسئلہ 236۔ سجدے میں پیشانی کے علاوہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کی نوک کو زمین پر رکھا جائے۔
- مسئلہ 237۔ ایک رکعت میں دونوں سجدے مل کر رکن ہیں بنا براین اگر جان بوجھ کر یا بھولے سے دونوں ترک ہو جائیں یا دو سجدے زیادہ ہو جائیں تو نماز باطل ہے۔
- مسئلہ 238۔ ایک سجدے کو جان بوجھ کر کم یا زیادہ کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔
- مسئلہ 239۔ اگر بھولے سے یا غلطی سے ایک سجدہ کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہے لیکن اس کے کچھ احکام ہیں جو بیان کئے جائیں گے۔
- مسئلہ 240۔ اگر عمداً یا سہواً پیشانی کو زمین پر نہ رکھے تو سجدہ نہیں ہوگا اگرچہ دوسرے چہرے (دونوں ہتھیلی، دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے) زمین پر رکھے ہوں اور اگر پیشانی کو زمین پر رکھے لیکن سہواً دوسرے اعضاء کو زمین پر نہ رکھے یا سہواً ذکر نہ پڑھے تو سجدہ صحیح ہے۔
- مسئلہ 241۔ سجدے کی حالت میں پاؤں کے انگوٹھوں کے علاوہ دوسری انگلیوں کو بھی زمین پر رکھنا جائز ہے۔
- مسئلہ 242۔ سجدے کا واجب ذکر ایک دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ یا تین دفعہ سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھنا ہے اور اگر اس کے بجائے (رکوع کے مخصوص ذکر کے علاوہ) کوئی اور ذکر مثلاً اَلْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَغَيْرِهِ اسی مقدار میں پڑھے تو کافی ہے۔
- مسئلہ 243۔ اگر رکوع کے ذکر کے بجائے سجدے کا ذکر اور سجدے کے ذکر کے بجائے رکوع کا ذکر پڑھے تو چنانچہ ایسا سہواً ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے اسی طرح ہے اگر عمداً اور مطلق ذکر خدا کی نیت سے پڑھے لیکن ضروری ہے کہ اس کے مخصوص ذکر کو بھی پڑھے۔
- مسئلہ 244۔ اگر رکوع اور سجدے کے بعد متوجہ ہو کہ رکوع یا سجدے کا ذکر غلط پڑھا ہے تو نماز صحیح ہے۔
- مسئلہ 245۔ سجدے کا واجب ذکر پڑھتے ہوئے بدن ساکن ہونا چاہئے۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر مستحب ہونے کی نیت سے کوئی ذکر پڑھے تو بھی بدن ساکن ہونا چاہئے مثلاً سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ کو تکرار کرے وغیرہ۔
- مسئلہ 246۔ جو شخص جانتا ہو کہ سجدے کا ذکر پڑھتے ہوئے بدن ساکن ہونا واجب ہے، اگر پیشانی زمین پر لگنے اور بدن ساکن ہونے سے پہلے عمداً ذکر پڑھے یا ذکر ختم ہونے سے پہلے عمداً سر کو سجدے سے اٹھا لے تو نماز باطل ہے۔
- مسئلہ 247۔ اگر پیشانی زمین پر لگنے اور بدن ساکن ہونے سے پہلے سہواً سجدے کا ذکر پڑھے اور سجدے کی حالت میں متوجہ ہو جائے تو بدن ساکن ہونے کے بعد دوبارہ ذکر پڑھے۔
- مسئلہ 248۔ اگر سجدے سے سر اٹھانے کے بعد متوجہ ہو کہ سجدے میں پہنچنے سے پہلے یا بدن ساکن ہونے سے پہلے ذکر پڑھا ہے یا ذکر ختم ہونے سے پہلے سجدے سے سر اٹھایا ہے تو نماز صحیح ہے۔
- مسئلہ 249۔ اگر میٹرس وغیرہ پر سجدہ کرے (کہ جس میں بدن پہلے حرکت کرتا ہے اور ساکن ہو جاتا ہے) چنانچہ اس وقت ذکر پڑھے جب بدن ساکن ہو تو نماز صحیح ہے۔
- مسئلہ 250۔ اگر سجدے کا ذکر پڑھتے ہوئے سات اعضاء میں سے کسی عضو کو جان بوجھ کر زمین سے اٹھالے تو نماز باطل ہے لیکن جب ذکر پڑھنے میں مشغول نہ ہو اور پیشانی کے علاوہ کسی اور عضو کو اٹھا کر دوبارہ زمین پر رکھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔
- مسئلہ 251۔ اگر سجدے کا ذکر ختم ہونے سے پہلے بھولے سے پیشانی زمین سے اٹھالے تو دوبارہ زمین پر نہیں رکھ سکتا اور ضروری ہے کہ اسے ایک سجدہ شمار کرے لیکن اگر دوسرے اعضاء کو بھولے سے زمین سے اٹھالے تو دوبارہ زمین پر رکھے اور ذکر پڑھے۔
- مسئلہ 252۔ اگر سجدے کے دوران پیشانی سجدہ گاہ سے لگے اور بے اختیار اٹھ جائے تو دوبارہ زمین پر رکھے اور سجدے کا ذکر پڑھے اور دونوں کو ملا کر ایک سجدہ شمار کرے۔
- مسئلہ 253۔ سجدے میں دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھے لیکن مجبوری میں ہاتھ کی پشت کو بھی رکھنے میں کوئی مانع نہیں ہے۔ اگر ہاتھ کی پشت بھی رکھنا ممکن نہ ہو تو کلائی کو رکھے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کہنی تک جو حصہ بھی ممکن ہو زمین پر رکھے اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو بازو کو رکھنا کافی ہے۔
- مسئلہ 254۔ پہلے سجدے کا ذکر ختم ہونے کے بعد بیٹھے تاکہ بدن ساکن ہو جائے اور دوبارہ سجدے میں جائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

مسئلہ 255۔ جو شخص کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے تین دفعہ سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھنے تک سجدے میں نہیں بیٹھ سکتا ہو تو ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھنا کافی ہے اور اگر سجدے میں فقط ایک لمحہ بیٹھ سکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسی لمحے ذکر شروع کرے اور سر اٹھانے ہوئے ذکر کو ختم کرے۔

مسئلہ 256۔ اگر کوئی شخص پیشانی کو زمین پر نہیں رکھ سکتا ہو تو جس قدر ممکن ہو جھک جائے اور سجدہ گاہ یا ایسی چیز کو جس پر سجدہ صحیح ہو، بلند جگہ پر رکھے اور اس طرح پیشانی کو اس پر رکھے کہ لوگ کہیں سجدہ کیا ہے لیکن اگر ممکن ہو تو ہتھیلیوں، گھٹنوں اور پاؤں کے انگوٹھوں کو معمول کے مطابق زمین پر رکھے اور اگر کوئی ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ گاہ رکھ سکے ہو تو اس کو ہاتھوں سے اٹھائے اور اس پر پیشانی رکھے اور اگر بالکل ہی جھک نہ سکے تو سجدہ کرنے کے بجائے سر سے اشارہ کرے اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو آنکھوں سے اشارہ کرے۔

مسئلہ 257۔ سجدے کی حالت میں پیشانی کی جگہ گھٹنوں اور پاؤں کی انگلیوں کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں کی مقدار سے نیچی یا بلند نہیں ہونا چاہئے۔

مسئلہ 258۔ سجدہ گاہ یا وہ چیز جس پر سجدہ کرے، پاک ہونی چاہئے لیکن نجس فرش پر سجدہ گاہ رکھنا چنانچہ بدن اور لباس تک نجاست سرایت نہ کرے یا سجدہ گاہ کی ایک طرف نجس ہونا جب کہ پیشانی کو پاک طرف رکھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 259۔ ضروری ہے کہ پیشانی اور سجدہ گاہ کے درمیان سر کے بال اور ٹوپے وغیرہ حائل نہ ہو۔

مسئلہ 260۔ اگر پیشانی اور سجدہ گاہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جائے تو نماز باطل ہے لیکن اگر سجدہ گاہ کا رنگ تبدیل ہو گیا ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 261۔ اگر سجدے کے دوران متوجہ ہو جائے کہ چادر یا اس جیسی کوئی چیز حائل ہونے کی وجہ سے پیشانی سجدہ گاہ پر نہیں لگی ہے تو واجب ہے کہ سر کو زمین سے اٹھائے بغیر پیشانی کو حرکت دے یا اس مانع کو پیشانی کے نیچے سے ہٹادے تاکہ کم از کم انگوٹھے کے پورے کے برابر سجدہ گاہ پر پیشانی لگ جائے۔ اگر سر کو زمین سے اٹھالے اور مانع کو ہٹانے کے بعد دوبارہ سجدہ گاہ پر رکھے تو چنانچہ نادانی یا فراموشی کی وجہ سے ہو اور ایک رکعت کے ایک سجدے میں ہو تو نماز صحیح ہے لیکن اگر جانتے ہوئے اور عمداً ہو یا ایک رکعت کے دونوں سجدوں میں ایسا ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 262۔ تمام نمازوں کی پہلی رکعت اور چار رکعتی نمازوں کی تیسری رکعت میں احتیاط واجب کی بنا پر دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ جائے اس کے بعد اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے البتہ تھوڑی دیر بیٹھے بغیر اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

وہ چیزیں جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے

مسئلہ 263۔ سجدے کے دوران پیشانی کو ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ صحیح ہو۔

مسئلہ 264۔ سجدے میں پیشانی کو زمین یا زمین سے اگے والے پودوں پر رکھے کہ جو کھائے اور پہنے نہ جاتے ہوں مثلاً پتھر، مٹی، لکڑی، درختوں کے پتے وغیرہ۔ کھانے اور پہننے کی چیزوں پر سجدہ صحیح نہیں ہے اگرچہ زمین سے اگتی ہوں مثلاً گندم اور کپاس اور معدنیات جو زمین کے اجزا شمار نہیں ہوتیں مثلاً سونے، چاندی اور شیشہ وغیرہ۔

مسئلہ 265۔ سنگ مرمر اور وہ پتھر جو عمارت بنانے یا اس کی زینت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں اسی طرح عقیق، فیروزہ اور ڈر وغیرہ پر سجدہ کرنا صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ آخری قسم (عقیق، فیروزہ اور در وغیرہ) پر سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ 266۔ اینٹ، مٹی کے برتن، چپسم، چونے کے پتھر اور سیمنٹ پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔

مسئلہ 267۔ ایسی چیزوں پر سجدہ صحیح ہے جو زمین سے اگتی ہیں اور فقط حیوانات کی خوراک ہیں مثلاً بھوسا اور گھاس۔

مسئلہ 268۔ چائے کے سبز پتے پر سجدہ کرنا احتیاط واجب کی بنا پر صحیح نہیں ہے لیکن قہوہ کے درخت کے پتے پر کہ جو خود خوراک کے طور پر استعمال نہیں ہوتا، سجدہ صحیح ہے۔

مسئلہ 269۔ جن پھولوں کو کھایا نہیں جاتا ان پر سجدہ صحیح ہے نیز وہ جڑی بوٹیاں جو زمین سے اگتی ہیں اور فقط دوائی کے طور پر استعمال ہوتی ہیں ان پر سجدہ صحیح ہے مثلاً ختمی اور بنفشہ کا پھول لیکن وہ جڑی بوٹیاں جو دوائی کے علاوہ طبی فوائد اور خصوصیات کی وجہ سے کھائی جاتی ہیں ان پر سجدہ صحیح نہیں ہے مثلاً خاکشیر وغیرہ

مسئلہ 270۔ ایسی گھاس اور جڑی بوٹیاں جو بعض شہروں میں یا بعض لوگ جنہیں کھاتے ہیں لیکن دوسرے لوگ اشیائے خوردنی کے طور پر استعمال نہیں کرتے، خوردنی شمار کی جائیں گی اور ان سجدہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ 271۔ لکڑی اور گھاس (پٹ سن اور روٹی کے علاوہ) سے تیار شدہ کاغذ پر سجدہ صحیح ہے۔

مسئلہ 272۔ اگر ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ صحیح ہے یا سردی یا گرمی وغیرہ کی وجہ سے اس پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو چنانچہ روٹی یا پٹ سن سے تیار شدہ لباس یا روٹی اور پٹ سن سے تیار شدہ کوئی اور چیز ہو تو اس پر سجدہ کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک روٹی اور پٹ سن سے تیار شدہ لباس ممکن ہو دوسری جنس سے تیار شدہ لباس پر سجدہ نہ کرے اور ایسی اشیاء اختیار میں نہ ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر ہاتھ کی پشت پر سجدہ کرے۔

مسئلہ 273۔ جس چیز پر سجدہ کرنا ہو اگر نماز کے دوران وہ گم ہو جائے اور ایسی چیز بھی نہ ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو تو چنانچہ نماز کا وقت وسیع ہو تو نماز کو توڑ دے اور اگر وقت تنگ ہو تو گذشتہ مسئلے میں بتائی گئی ترتیب کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ 274۔ جہاں تقیہ واجب ہو فرش وغیرہ پر سجدہ کرسکتا ہے اور نماز کے لئے دوسری جگہ جانا لازم نہیں ہے لیکن اگر اسی جگہ کسی زحمت کے بغیر چٹائی یا پتھر وغیرہ پر سجدہ کرسکتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ان اشیاء پر سجدہ کرے۔

مسئلہ 275۔ اگر پہلے سجدے کے دوران سجدہ گاہ پیشانی سے چپک جائے تو دوسرے سجدے کے لئے سجدہ گاہ کو پیشانی سے جدا کرے اور اگر سجدہ گاہ کو پیشانی سے جدا نہ کرے اور اسی حالت میں دوسرے سجدے میں جائے تو اشکال ہے۔

مسئلہ 276۔ مٹی اور زمین پر سجدہ کرنا سب سے بہترین سجدہ ہے جو خدا کے حضور خضوع و خشوع کی علامت ہے اور سجدے کے لئے کوئی بھی مٹی تربت مقدس سید الشہداء علیہ السلام کے برابر فضیلت نہیں رکھتی ہے۔

مسئلہ 277۔ سجدے کے بعض مستحبات درج ذیل ہیں :

1۔ سجدے سے پہلے اور بعد میں بدن جب ساکن ہو تو تکبیر کہے۔

2۔ دو سجدوں کے درمیان جب بدن ساکن ہو تو کہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي وَ اَتُوبُ اِلَيْهِہ۔

3۔ سجدے کو طول دے اور اس میں ذکر پڑھے اور دنیوی و اخروی حاجات کے لئے دعا کرے اور صلوات پڑھے۔

4۔ سجدے کے ذکر کو تکرار اور طاق عدد پر ختم کرے۔

5۔ سجدے کے بعد بائیں ران پر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کا اوپر والا حصہ بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے۔

6۔ اگلی رکعت کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے پڑھے: بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ

مسئلہ 278۔ سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ 279۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا حرام ہے اور بعض لوگ ائمہ علیہم السلام کے مزارات کے سامنے پیشانی کو زمین پر رکھتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی نیت سے ایسا کریں تو اشکال نہیں ہے ورنہ حرام ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

قرآن کے واجب سجدے

مسئلہ 280۔ چار سوروں سورہ سجدہ (الم تنزیل) ، فصلت (حم سجدہ) ، نجم اور علق میں سے ہر ایک میں واجب سجدے کی ایک آیت ہے جسے اگر انسان پڑھے یا سنے تو اس کے ختم ہونے کے فوراً بعد سجدہ کرنا ضروری ہے اور اگر سجدہ کرنا بھول جائے تو جب بھی یاد آئے سجدے کو انجام دے۔ [1]

مسئلہ 281۔ پوری آیت سجدہ واجب ہونے کا سبب ہے لہذا اگر آیت کا ایک حصہ پڑھے یا سنے تو سجدہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 282۔ مذکورہ آیات کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ 283۔ اگر ریڈیو، ٹی وی سے یا ٹیپ ریکارڈر وغیرہ سے نشر ہونے والی آیت سجدہ کو سنے تو سجدہ واجب ہے۔

مسئلہ 284۔ اگر آیہ سجدہ پڑھتے وقت کسی دوسرے شخص سے یا ٹیپ ریکارڈر وغیرہ سے سنیے اسے سنے تو دو سجدے کرے۔

مسئلہ 285۔ قرآن کے واجب سجدے میں ان چیزوں پر سجدہ کرے جن پر نماز کے دوران سجدہ صحیح ہے لیکن نماز کے سجدے کی دیگر شرائط مثلاً قبلہ رخ ہونا یا با وضو ہونا وغیرہ لازم نہیں ہے۔

مسئلہ 286۔ قرآن کے واجب سجدے میں پیشانی کو سجدے کے لئے زمین پر رکھنا کافی ہے اور ذکر پڑھنا لازم نہیں ہے اگرچہ مستحب ہے اور بہتر ہے کہ پڑھے: لَالَهُ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا، لَالَهُ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا وَتَصْدِيقًا، لَالَهُ إِلَّا اللَّهُ عُبُودِيَّةً وَرِقًّا، سَجْدَتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعْبُدًا وَرِقًّا، لَامُسْتَكْفًا وَ لَامُسْتَكْبِرًا، بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِيلٌ ضَعِيفٌ خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ۔

[1] سجدے والی آیات: 1۔ سورہ سجدہ، آیت 15۔ 2۔ سورہ فصلت، آیت 37۔ 3۔ سورہ نجم، آیت 62۔ 4۔ سورہ علق، آیت 19



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

7- تشہد

مسئلہ 287۔ نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ ہر نماز کی دوسری اور آخری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ جائے اور بدن ساکن ہونے کے بعد تشہد کے عنوان سے ذکر کے جملے اپنی زبان پر جاری کرے۔ اس عمل کو تشہد کہا جاتا ہے۔

مسئلہ 288۔ تشہد کی حالت میں واجب ذکر یہ ہے: اشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ

مسئلہ 289۔ تشہد کے واجب ذکر سے پہلے الْحَمْدُ لِلّٰهِ، یا بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ خَيْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ کہنا مستحب ہے اور اسی طرح صلوات کے بعد مستحب ہے کہے: وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ وَ اَرْفَعْ دَرَجَتَهُ

مسئلہ 290۔ تشہد غیر رکنی واجب ہے بنا براین اگر عمدًا اضافہ یا ترک ہو جائے تو نماز باطل ہے لیکن بھولے سے زیادہ یا ترک ہو جائے تو نماز باطل ہونے کا باعث نہیں ہے۔

مسئلہ 291۔ اگر تشہد پڑھنا بھول جائے اور تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے لیکن رکوع سے پہلے یاد آئے تو بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اور دوبارہ کھڑے ہو کر تیسری رکعت کی تسبیحات کو دوبارہ پڑھے اور نماز جاری رکھے اور نماز کے بعد بے جا قیام کے لئے احتیاط مستحب کی بنا پر دو سجدہ سہو بجلائے۔

مسئلہ 292۔ اگر تشہد پڑھنا بھول جائے اور تیسری رکعت کے رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے تو نماز کو ختم کرے اور سلام کے بعد بھولے ہوئے تشہد کے لئے دو سجدہ سہو بجلائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سجدہ سہو سے پہلے تشہد کی قضا کرے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

8. سلام

مسئلہ 293۔ سلام نماز کا آخری جزء ہے جس کو کہنے کے بعد نماز ختم ہوجاتی ہے۔ نماز کا واجب سلام یہ ہے کہ کہے: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اور بہتر ہے کہ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ کو بھی اضافہ کرے یا کہے: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ۔

مسئلہ 294۔ مستحب ہے کہ گذشتہ مسئلے میں مذکور دونوں سلام سے پہلے کہے: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ۔

مسئلہ 295۔ سلام غیر رکنی واجبات میں سے ہے بنابراین اگر بھولے سے اضافہ یا ترک ہوجائے تو نماز باطل نہیں ہے۔

مسئلہ 296۔ اگر نماز کا سلام کہنا بھول جائے اور اس وقت یاد آئے کہ ابھی نماز کی شکل ختم نہ ہوئی ہو اور ایسا کام بھی نہ کیا ہو جس کو عمد۱ یا بھول کر انجام دینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے مثلاً قبلے سے رخ موڑنا، تو سلام کہے اور نماز صحیح ہے۔



9- ترتیب

مسئلہ 297۔ نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ نماز کو بتائی گئی ترتیب کے مطابق پڑھے اور ہر جزء کو اس کے مخصوص مقام پر ادا کرے بنا برائیں اگر کوئی عمدہ اس ترتیب کی رعایت نہ کرے مثلاً الحمد سے پہلے سورہ پڑھے یا رکوع سے پہلے سجدہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ 298۔ اگر کسی رکن کو بھول جائے اور اس کے بعد والے رکن میں پہنچنے کے بعد یاد آئے مثلاً دونوں سجدے بھول جائے اور اگلی رکعت کے رکوع میں یاد آئے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 299۔ اگر کسی رکن کو بھول جائے اور غیر رکن جزء کو انجام دے اور بعد والے رکن میں پہنچنے سے پہلے یاد آئے تو اس (بھول جانے والے) رکن کو بجالائے اور اس کے بعد غلطی سے جس جزء کو بجالایا ہے دوبارہ انجام دے مثلاً تشہد پڑھنے کے بعد یاد آئے کہ دونوں سجدے بھول گیا ہے تو دونوں سجدے بجالانے کے بعد دوبارہ تشہد پڑھے۔

مسئلہ 300۔ اگر ایسا جزء ادا کرنا بھول جائے جو رکن نہیں ہے اور اس کے بعد والے رکن میں پہنچنے کے بعد یاد آئے مثلاً الحمد پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں متوجہ ہو کہ الحمد نہیں پڑھی ہے تو اس کی نماز صحیح ہے اور الحمد پڑھنے کے لئے نہیں پلٹ سکتا ہے۔

مسئلہ 301۔ اگر ایسا جزء ادا کرنا بھول جائے کہ جو رکن نہیں ہے اور اس کے بعد والے غیر رکنی جزء کو انجام دے اور رکن میں پہنچنے سے پہلے یاد آئے مثلاً الحمد پڑھنا بھول جائے اور سورہ پڑھے اور رکوع میں جانے سے پہلے متوجہ ہو جائے تو پہلے بھول جانے والے جزء (الحمد) کو پڑھے اور اس کے بعد جس جزء (سورہ) کو غلطی سے پہلے پڑھا ہے، دوبارہ پڑھے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

10- موالات

مسئلہ 302۔ نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ نماز کے اجزاء مثلاً رکوع، سجدہ اور تشهد وغیرہ کو پے در پے بجلائے اور ان کے درمیان طویل اور غیر معمولی فاصلہ نہ ڈالے۔ اس عمل کو موالات کہتے ہیں۔ بنا براین اگر نماز کے اجزاء کے درمیان اتنا فاصلہ ڈالے کہ دیکھنے والے کی نظر میں نماز کی حالت سے خارج ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 303۔ اگر کچھ کلمات یا ایک کلمے کے حروف کے درمیان بھولے سے غیر معمولی فاصلہ ڈال دے لیکن ایسا نہ ہو کہ نماز کی صورت ختم ہو جائے اور اس کے بعد والے رکن میں پہنچنے کے بعد متوجہ ہو جائے تو نماز صحیح ہے اور ان کلمات اور جملوں کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہے لیکن اگر بعد والے رکن میں پہنچنے سے پہلے متوجہ ہو جائے تو پلٹ جائے اور دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ 304۔ رکوع اور سجدوں کے ذکر کو لمبا کرنا یا لمبی سورتیں پڑھنا موالات ٹوٹنے کا باعث نہیں ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

قنوت

مسئلہ 305۔ مستحب ہے کہ تمام واجب اور مستحب نمازوں کی دوسری رکعت میں الحمد اور سورے کے بعد اور رکوع سے پہلے ہاتھوں کو بلند کرے اور دعا پڑھے۔ اس عمل کو قنوت کہتے ہیں۔

مسئلہ 306۔ نماز جمعہ میں ہر رکعت میں ایک قنوت ہے جو پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد ہے۔

مسئلہ 307۔ عید فطر اور عید قربان کی نماز میں پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری رکعت میں چار قنوت ہیں۔

مسئلہ 308۔ قنوت میں کوئی بھی ذکر، دعا یا قرآن کی آیت پڑھ سکتا ہے حتیٰ کہ ایک صلوات یا سُبْحَانَ اللَّهِ یا بِسْمِ اللَّهِ یا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پر بھی اکتفا کر سکتا ہے لیکن بہتر ہے قرآن میں موجود دعائیں پڑھے مثلاً رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا معصومین علیہم السلام سے منقول دعائیں اور اذکار پڑھے مثلاً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

مسئلہ 309۔ قنوت میں ہر زبان میں دعا کرنا، استغفار اور حاجت طلب کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 310۔ قنوت کو بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے لیکن نماز جماعت میں اگر امام جماعت ماموم کی آواز سن رہا ہو تو مستحب نہیں ہے۔

تعقیبات نماز

مسئلہ 311۔ نماز پڑھنے کے بعد مستحب ہے کہ دعا، ذکر یا قرآن پڑھے اس عمل کو تعقیبات نماز کہتے ہیں اور بہتر ہے کہ اسی حالت میں جب قبلہ رخ اور وضو یا غسل یا تیمم کے ساتھ ہو اس عمل کو انجام دے۔

مسئلہ 312۔ تعقیبات نماز کو عربی میں پڑھنا لازم نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ معصومین علیہم السلام سے منقول دعائیں اور اذکار پڑھے۔ ان میں سے بہترین ذکر تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام کے نام سے معروف ہے جس میں 34 مرتبہ اللہُ اکبرُ، 33 مرتبہ الحمدُ للہِ اور 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ ہے۔ دعاؤں کی کتابوں میں معصومین علیہم السلام سے بہترین اور خوبصورت مضامین کے ساتھ دعائیں نقل ہوئی ہیں۔

مسئلہ 313۔ مستحب ہے کہ نماز پڑھنے کے بعد سجدہ شکر بجلائے یعنی نماز کی توفیق ملنے اور دوسری نعمتوں کے شکر کی نیت سے پیشانی کو زمین پر رکھے اور بہتر ہے کہ تین مرتبہ یا اس سے زیادہ کہے: شکرًا اللہ -



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز کا ترجمہ

مسئلہ 314۔ نماز پڑھنے والے کے لئے مناسب ہے کہ نماز کے اذکار و الفاظ کو ان کے معانی پر توجہ دیتے ہوئے اور خشوع و حضور قلب کے ساتھ زبان پر جاری کرے تاکہ نماز کے ذریعے روح کی پاکیزگی اور دل کو خدا سے نزدیک کرنے کے لئے استفادہ کرسکے۔

مسئلہ 315۔ سورہ حمد کا ترجمہ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اللہ کے نام سے جس کی بے انتہا رحمت اور فیض دنیا میں سب انسانوں کے لئے عام ہے اور اس کی ابدی رحمت اور بخشش مومنین سے مخصوص ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تعریف اور ستائش اس خدا کی ذات سے مخصوص ہے جو تمام موجودات کا پالنے والا ہے۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وہ رحمان ہے (جس کی بخشش اور فضل دنیا میں تمام انسانوں کے لئے ہے) اور رحیم ہے (جس کی ابدی بخشش اور فضل مومنین سے مخصوص ہے)۔

مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ روز جزا (قیامت) کا اختیار اس کے ہاتھ میں ہے۔

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ہم فقط تیری بندگی کرتے ہیں اور فقط تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہمیں راہ راست کی طرف ہدایت فرما

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ان لوگوں کے راستے کی جانب جنہیں تو نے نعمت عطا کی ہے (ان کے دلوں میں اپنی معرفت کا نور روشن کیا ہے)

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّالِّیْنَ جو تیرے غضب کا شکار نہ ہوئے اور گمراہی سے دوچار نہ ہوئے (یعنی تو نے جو بڑی نعمت انہیں عطا کی اس کے بعد انہوں نے ناشکری اور گناہ نہیں کیا کہ تیرے غضب اور ان کی گمراہی کا باعث بنے)

مسئلہ 316۔ سورہ توحید کا ترجمہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَبَدٌ اَبَدٌ آپ کہہ دیں کہ خدا یکتا ہے۔

اللّٰهُ الصَّمَدُ خدا بے نیاز ہے اور تمام موجودات کو خدا کی ضرورت ہے۔

لَمْ یَلِدْ و لَمْ یُوْلَدْ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

وَ لَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کوئی بھی اس جیسا نہیں ہے۔

مسئلہ 317۔ رکوع اور سجدوں کے اذکار اور بعض مستحب اذکار کا ترجمہ:

سُبْحٰنَ اللّٰهِ خدا پاک اور منزہ ہے۔

سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَ بَحْمَدِهِ میرا عظیم پروردگار پاک و منزہ ہے اور میں اس کی ستائش میں مشغول ہوں۔

سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَ بَحْمَدِهِ میرا پروردگار پاک و منزہ اور سب سے بالاتر ہے اور میں اس کی ستائش میں مشغول ہوں۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ خدا کی عنایت اس پر ہو جو اس کی ستائش کرتا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ میں اس خدا سے مغفرت چاہتا ہوں جو میرا پروردگار ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

یَحْوِلُ اللّٰهُ وَ قُوَّتِهِ اقْوَمٌ وَ اَقْعَدُ میں خدا کی قوت اور ارادے سے اٹھتا اور بیٹھتا ہوں۔

مسئلہ 318۔ قنوت کے اذکار کا ترجمہ:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً اے پروردگار! ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر۔

وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ اور ہمیں آگ کے عذاب سے دور رکھ۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ اس حلیم و کریم خدا کے علاوہ کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اس بلند مرتبہ اور بزرگ خدا کے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں ہے۔
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ پاك و منزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا پروردگار ہے۔
وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ اور سات زمینوں کا پروردگار ہے۔
وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ اور ہر اس چیز کا پروردگار ہے جو ان میں اور دونوں کے درمیان ہے۔
وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور عرش عظیم کا پروردگار ہے۔
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور حمد و ثناء اس خدا کے لئے مخصوص ہے جو تمام موجودات کا پالنے والا ہے۔
مسئلہ 319۔ تسبیحات اربعہ کا ترجمہ:

سُبْحَانَ اللَّهِ خِدا پاك و منزہ ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حمد و ثناء خدا کے لئے مخصوص ہے۔

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللہ کے علاوہ کوئی پرستش کے لائق نہیں۔

وَاللَّهُ أَكْبَرُ اور اللہ سب سے بزرگ ہے۔

مسئلہ 320۔ تشہد اور سلام کا ترجمہ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ حمد و ثناء اللہ کے لئے مخصوص ہے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی پرستش کے لائق نہیں ہے۔

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ جو یکتا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں۔

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اے خدا رحمت بھیج محمد اور آل محمد پر۔

وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ اور اس کی شفاعت کو قبول کر اور اس کا درجہ بلند فرما۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اے نبی آپ پر اللہ کا درود، رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ہم پر اور اللہ کے صالح بندوں پر درود ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ آپ (مومنین اور فرشتوں) پر اللہ کا درود، رحمت اور برکتیں ہوں۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

مبطلات نماز (وہ چیزیں جو نماز کو باطل کرتی ہیں)

مسئلہ 321۔ مبطلات نماز درج ذیل ہیں:

- 1۔ ان شرائط میں سے کسی کا مفقود ہونا جن کی رعایت کرنا ضروری ہے۔
- 2۔ وضو یا غسل کا باطل ہونا۔
- 3۔ قبلے سے رخ پھیرنا
- 4۔ بات کرنا
- 5۔ ہنسنا
- 6۔ رونا
- 7۔ نماز کی شکل باقی نہ رہنا
- 8۔ کھانا اور پینا
- 9۔ وہ شک جو نماز کو باطل کرتا ہے [1]
- 10۔ ارکان نماز کو کم کرنا اور بڑھانا
- 11۔ الحمد کے بعد آمین کہنا
- 12۔ پیٹ پر ہاتھوں کو باندھنا (تکتف)

مسئلہ 322۔ اگر نماز کے دوران ان شرائط میں سے کوئی مفقود ہو جائے جن کی رعایت ضروری ہے مثلاً نماز کے دوران متوجہ ہو جائے کہ نماز کی جگہ غصبی ہے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 323۔ اگر نماز کے دوران ایسی چیز سے دوچار ہو جائے جس سے وضو یا غسل یا تیمم باطل ہوتا ہے مثلاً نیند آئے یا پیشاب وغیرہ نکلے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 324۔ اگر جان بوجھ کر قبلے سے اس حد تک اپنا بدن یا رخ پھیرے کہ دائیں اور بائیں طرف آسانی سے دیکھ سکتا ہو تو نماز باطل ہے اور اگر بھول کر رہی ایسا کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز باطل ہے لیکن اگر چہرے کو ایک طرف تھوڑا پھیرے تو نماز باطل نہیں ہے۔

مسئلہ 325۔ اگر نماز کے دوران جان بوجھ کر بات کرے تو چاہے ایک کلمہ ہی کیوں نہ ہو، نماز باطل ہے۔

مسئلہ 326۔ کھانسنے، چھینکنے اور گلہ صاف کرنے سے نکلنے والی آواز سے اگر کوئی حرف بن جائے تو بھی نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔

مسئلہ 327۔ اگر ذکر کی نیت سے کوئی کلمہ ادا کرے مثلاً کہے: اللہ اکبر اور کہتے وقت آواز کو بلند کرے تا کہ کسی کو کوئی بات سمجھائے تو کوئی اشکال نہیں ہے لیکن کسی کو بات سمجھانے کی نیت سے ذکر پڑھے تو اگرچہ ذکر کی بھی نیت رکھتا ہو تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 328۔ ضروری ہے کہ انسان نماز کی حالت میں کسی کو سلام نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اسے سلام کرے تو اس کا جواب دینا واجب ہے اور اس طرح جواب دے کہ کلمہ سلام پہلے ہو مثلاً کہے: سلام علیکم یا السلام علیکم ؛ اور علیکم السلام نہ کہے۔

مسئلہ 329۔ اگر کوئی شخص کسی گروہ کو سلام کرے اور کہے: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ جَمِیعاً اور ان میں سے ایک نماز میں مشغول ہو چنانچہ دوسرا شخص اس کا جواب دے تو نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ جواب نہ دے۔

مسئلہ 330۔ بالغ شخص کی طرح اس بچے کے سلام کا جواب دینا بھی واجب ہے جو اچھے برے میں تمییز کر سکتا ہو۔

مسئلہ 331۔ سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے اگر کوئی کسی بھی وجہ سے اتنی تاخیر کرے کہ اس سلام کا جواب شمار نہ کیا جائے چنانچہ نماز کی حالت میں ہو تو سلام کا جواب نہیں دینا چاہئے اور اگر نماز کی حالت میں نہ ہو تو بھی جواب دینا واجب نہیں ہے اور اگر تاخیر کی مقدار میں شک کرے تو بھی یہی حکم ہے، تاہم جان بوجھ کر جواب دینے میں تاخیر کی ہے تو گناہ کیا ہے۔

مسئلہ 332۔ نماز پڑھنے والے کو سلام کرتے ہوئے سلام علیکم کے بجائے فقط سلام کہے تو اگر عرفی طور پر اسے تحیت و سلام کہاجاتا ہو تو جواب دینا واجب ہے اور احتیاط کی بنا پر اسی طرح جواب دے جو بیان ہو چکا ہے۔

مسئلہ 333۔ جان بوجھ کر اور آواز کے ساتھ ہنسنا (قہقہہ لگانا) نماز کو باطل کرتا ہے لیکن بھول کر یا بغیر آواز کے ہنسنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ 334۔ ایسا نمازی جو اپنی ہنسی نہ روک سکے، اگر اندرونی ہنسی کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہو جائے یا بدن میں لرزش پیدا ہو جائے تو جب تک نماز کی شکل ختم نہیں ہوتی اس کی نماز صحیح ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

مسئلہ 335۔ دنیاوی کام کے لئے جان بوجھ کر اور بلند آواز میں رونے سے نماز باطل ہوتی جاتی ہے لیکن خدا کے خوف سے یا آخرت کے لئے ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے بلکہ بہترین اعمال میں سے ہے۔

مسئلہ 336۔ ان کاموں کو انجام دینا جن سے نماز کی شکل تبدیل ہوجاتی ہے مثلاً تالی بجانا اور ہوا میں اچھلنا، جان بوجھ کر ہو یا بھولے سے، نماز کو باطل کردیتا ہے۔

مسئلہ 337۔ اگر نماز پڑھنے والا کسی کو کوئی بات سمجھانے یا سوال کا جواب دینے کے لئے نماز کی حالت میں ہاتھ یا آنکھ کو اس طرح تھوڑی حرکت دے کہ سکون یا نماز کی شکل کے منافی نہ ہو تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ 338۔ نماز میں آنکھوں کو بند کرنے میں کوئی اشکال نہیں اور نماز باطل نہیں ہوتی، اگرچہ رکوع کے علاوہ مکروہ ہے۔

مسئلہ 339۔ قنوت کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر ملنا مکروہ ہے لیکن نماز باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ 340۔ نماز کی حالت میں کھانا اور پینا نماز کو باطل کرتا ہے چاہے کم ہو یا زیادہ لیکن منہ کے اطراف میں باقی بچ جانے والی غذا کے ذرات کو نگلنا یا ذرا سی قند یا شکر کو چوسنا نماز باطل ہونے کا باعث نہیں ہے۔ اسی طرح اگر سہواً یا فراموشی سے کوئی چیز کھائے یا پیئے تو نماز باطل نہیں ہوتی بے بشرطیکہ نماز کی شکل سے خارج نہ ہو۔

مسئلہ 341۔ اگر نماز پڑھنے والا عمداً یا سہواً کسی رکن کو کم کرے یا بڑھائے یا غیر رکنی واجبات میں سے کسی کو عمداً کم کرے یا بڑھائے تو اس کی نماز باطل ہوجاتی ہے۔

مسئلہ 342۔ سورہ حمد پڑھنے کے بعد آمین کہنا جائز نہیں اور نماز باطل ہونے کا سبب ہے لیکن اگر تقیہ کی خاطر بوتو کوئی اشکال نہیں ہے۔ اسی طرح سینے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا اگر اس نیت سے ہو کہ یہ عمل نماز کا جزء ہے تو نماز باطل کردیتا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس نیت کے بغیر بھی اس عمل کو انجام نہ دے۔

مسئلہ 343۔ بغیر کسی عذر کے واجب نماز کو توڑنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 344۔ اگر نماز توڑے بغیر جان یا ایسے مال کی حفاظت کرنا ممکن نہ ہو کہ جسے بچانا واجب ہے تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑدے اور مجموعی طور ان تمام جانی و مالی خطرات سے بچنے کے لئے نماز توڑنا جائز ہے جو نماز پڑھنے والے کے لئے قابل توجہ اور اہم ہوں۔

[1] - شکایات نماز میں بیان کئے جائیں گے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

شکایات نماز

مسئلہ 345۔ نماز میں شک [1] کی تین قسمیں ہیں:

1۔ خود نماز میں شک ؛

2۔ نماز کے اجزاء میں شک ؛

3۔ نماز کی رکعتوں میں شک ؛

[1] - شک سے مراد دو یا دو سے زائد چیزوں کے مابین مساوی طور پر تردید کا شکار ہونا ہے اس طرح کہ کوئی ایک بھی کسی دوسرے پر ترجیح نہ رکھتا ہو اور اگر ایک طرف دوسرے پر کوئی رجحان یا برتری رکھتا ہو تو برتری رکھنے والا طرف ظن (گمان) اور کمزور طرف وہم کہلاتا ہے۔



دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

1- خود نماز میں شک

مسئلہ 346۔ اگر وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں یا گمان کرے کہ نہیں پڑھی ہے تو نماز پڑھنا لازم نہیں لیکن اگر وقت ختم ہونے سے پہلے شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے نماز پڑھے بلکہ نماز پڑھنے کا گمان ہو جائے تو بھی پڑھے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

2۔ نماز کے اجزاء میں شک

مسئلہ 347۔ اگر کسی کو نماز کی حالت میں شک ہو جائے کہ نماز کے واجب کاموں میں سے کسی کو انجام دیا ہے یا نہیں، چنانچہ اس کے بعد کے جزء میں داخل نہ ہوا ہو تو اس کو بجلائے اور اگر بعد کے جزء میں (اگرچہ وہ جزء مستحب ہی کیوں نہ ہو) داخل ہو چکا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ 348۔ اگر قرائت کو شروع کرنے سے پہلے بلکہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" سے پہلے شک کرے کہ تکبیرہ الاحرام کہی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ تکبیرہ الاحرام کہے۔

مسئلہ 349۔ اگر شک کرے کہ سورہ حمد پڑھا ہے یا نہیں چنانچہ بعد کے جزء میں (اگرچہ مستحب ہی کیوں نہ ہو) داخل نہ ہوا ہو مثلاً "الحمد لله رب العالمین" نہ پڑھا ہو تو ضروری ہے کہ سورہ حمد کو پڑھے۔

مسئلہ 350۔ اگر شک کرے کہ سورہ پڑھا ہے یا نہیں چنانچہ بعد کے جزء میں داخل نہ ہوا ہو تو اس کو پڑھے اور اگر سورہ کے بعد رکوع، قنوت یا مستحب اذکار میں مشغول ہو چکا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ 351۔ اگر سجدے کے لئے جھکنے سے پہلے شک کرے کہ رکوع بجالایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ رکوع بجلائے۔

مسئلہ 352۔ اگر دوسری اور چوتھی رکعت کے لئے اٹھنے سے پہلے یا تشہد سے پہلے شک کرے کہ ایک سجدہ بجالایا ہے یا دو سجدے تو مزید ایک سجدہ بجلائے۔ اسی طرح اگر کھڑے ہوتے ہوئے (پوری طرح قیام میں پہنچنے سے پہلے) شک کرے تو سجدہ بجلائے۔

مسئلہ 353۔ اگر کھڑے ہونے سے پہلے شک کرے کہ تشہد پڑھا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ تشہد پڑھے لیکن اگر کھڑے ہوتے وقت شک کرے کہ اسے پڑھا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے، نیز اگر بعد کے جزء میں داخل ہوا ہو اگرچہ مستحب ہی کیوں نہ ہو تو شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ 354۔ اگر شک کرے کہ نماز کا سلام پڑھا ہے یا نہیں چنانچہ تعقیبات نماز یا دوسری نماز میں مشغول ہو یا کسی کام کی وجہ سے نماز کی حالت سے خارج ہوا ہو مثلاً قبلے سے رخ پھیر لیا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر ان کاموں کو انجام دینے سے پہلے شک کرے تو ضروری ہے کہ سلام پڑھے۔

مسئلہ 355۔ اگر کوئی آیت پڑھتے وقت شک کرے کہ اس سے پہلی آیت پڑھی ہے یا نہیں یا آیت کا آخری حصہ پڑھتے ہوئے شک کرے کہ پہلا حصہ پڑھا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ 356۔ اگر نماز کا کوئی عمل انجام دینے کے بعد شک کرے کہ اس کو صحیح طور پر انجام دیا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اگرچہ بعد کے جزء میں داخل نہ ہوا ہو۔

مسئلہ 357۔ اگر نماز کے کسی جزء میں شک کرے جبکہ بعد کے جزء میں داخل نہ ہوا ہو اور اس کو انجام دے تاہم بعد میں یاد آئے کہ اس جزء کو دوبار انجام دیا ہے چنانچہ وہ جزء ارکان نماز میں سے نہ ہو تو نماز باطل نہیں ہے۔

مسئلہ 358۔ اگر کسی جزء میں شک کرے جبکہ بعد کے جزء میں داخل ہو چکا ہو اور اپنے شک کی پروا نہ کرے تاہم اس کے بعد یاد آئے کہ اس جزء کو بجا نہیں لایا ہے تو اگر بعد کے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو اس جزء کو بجلائے اور پہلے جو غلطی سے پڑھا ہے دوبارہ پڑھے اور اگر بعد کے رکن میں مشغول ہو چکا ہو تو چنانچہ ترک ہونے والا جزء رکن ہو تو نماز باطل ہے اور اگر رکن نہیں تو نماز صحیح ہے۔ اگر ترک ہونے والا جزء ایک سجدہ یا تشہد ہے تو نماز کے بعد سجدے کی قضا اور احتیاط واجب کی بنا پر تشہد کی قضا بجلائے اور اس کے بعد دو سجدہ سہو بھی انجام دے۔

3۔ نماز کی رکعتوں میں شک

مسئلہ 359۔ اگر نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک کرے مثلاً شک کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو پہلے تھوڑی دیر غور کرنا چاہئے اگر کسی طرف یقین یا گمان ہو جائے تو اسی کے مطابق نماز کو جاری رکھے اور نماز صحیح ہے اور اگر کسی طرف یقین یا گمان نہ ہو تو ان احکام کے مطابق عمل کرے جو بعد میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ 360۔ نماز کی رکعتوں میں شک کی دو قسمیں ہیں :

1۔ وہ شک جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں (مبطل شکوک)

2۔ وہ شک جو نماز کو باطل نہیں کرتے (صحیح شکوک)



دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

1- وہ شک جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں

مسئلہ 361- مندرجہ ذیل صورتوں میں نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک سے نماز باطل ہو جاتی ہے:

1- دو رکعتی واجب نمازوں میں شک مثلاً نماز صبح اور نماز مسافر لیکن دو رکعتی نماز احتیاط کی رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک نماز کو باطل نہیں کرتا۔

2- نماز مغرب میں شک؛

3- چار رکعتی نمازوں میں شک جب شک کی ایک طرف ایک کا عدد ہو مثلاً ایک اور دو رکعتوں میں شک یا ایک اور تین رکعتوں میں شک؛

4- چار رکعتی نمازوں میں دوسرا سجدہ ختم ہونے سے پہلے شک کہ ایک طرف دو رکعتوں کا عدد ہو اور دوسری طرف دو سے زیادہ مثلاً دو اور تین یا دو اور چار میں شک؛

5- نماز کی رکعتوں میں اس طرح شک کرے کہ یاد نہ آئے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

مسئلہ 362- اگر نماز پڑھنے والے کو ایسا شک ہو جائے جو نماز کو باطل کرتا ہے تو احتیاط کی بنا پر نماز کو فوراً نہیں توڑ سکتا ہے بلکہ تھوڑی دیر غور و فکر کرے تاکہ اس کا شک مستحکم ہو جائے (یعنی کسی ایک طرف یقین یا گمان پیدا نہ ہو) اس وقت نماز توڑ سکتا ہے۔



2- صحیح شکوک

مسئلہ 363۔ اگر چار رکعتی نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک کرے اور غور و فکر کے بعد کسی ایک طرف یقین یا گمان ہو جائے تو اسی کے مطابق نماز کو جاری رکھے اور نماز صحیح ہے اور اگر کسی ایک طرف گمان نہ ہو تو ان احکام کے مطابق عمل کرے جو بیان کئے جائیں گے:

1۔ اگر دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین، تو یہ فرض کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں اور مزید ایک رکعت پڑھے اور نماز کو تمام کرے۔ نماز کے بعد کھڑے ہو کر ایک رکعت یا بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط (اس طریقے کے مطابق جو بعد میں بیان کیا جائے گا) بجلائے۔
2۔ اگر دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو یہ سمجھنا چاہئے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز کو تمام کرے اور نماز کے بعد کھڑے ہو کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھے۔

3۔ اگر دوسرے سجدے کے بعد شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین یا چار تو یہ فرض کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر بجلائے۔ [1]

4۔ نماز کے دوران جس وقت بھی شک کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بنا رکھے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز کو تمام کرے۔ نماز کے بعد کھڑے ہو کر ایک رکعت یا بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھے۔

5۔ اگر دوسرے سجدے کے بعد شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ تو بنا رکھے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز کو تمام کرے اور نماز کے بعد دو سجدہ سہو (جس کا طریقہ بعد میں بیان کیا جائے گا) بجلائے۔

6۔ اگر قیام کی حالت میں شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ تو رکوع کئے بغیر بیٹھ جائے اور تشهد اور سلام پڑھے اور کھڑے ہو کر ایک رکعت یا بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھے۔ [2]

مسئلہ 364۔ جب نماز پڑھنے والے کو صحیح شکوک میں سے کوئی شک ہو جائے تو جیسا کہ بیان کیا گیا تھوڑی دیر غور و فکر کرے۔ اگر شک باقی رہے تو بتائے گئے حکم پر عمل کرے۔

مسئلہ 365۔ اگر نماز پڑھنے والے کو صحیح شکوک میں سے کوئی شک ہو جائے تو نماز کو نہیں توڑنا چاہئے۔ اگر ایسا کرے تو گناہ کا مرتکب ہوگا اور اگر نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام کرنے سے پہلے مثلاً قبلے سے رخ پھیرنے سے پہلے نماز کو شروع سے بجلائے تو دوسری نماز باطل ہے لیکن اگر نماز کو باطل کرنے والے کام کو انجام دینے کے بعد دوسری نماز شروع کرے تو دوسری نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 366۔ اگر ان شکوک میں سے کوئی پیش آئے جن کے لئے نماز احتیاط واجب ہوتی ہے چنانچہ نماز کے بعد نماز احتیاط پڑھے بغیر دوبارہ نماز شروع سے پڑھے تو گناہ گار ہوگا اور اگر نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام کرنے سے پہلے نماز کو دوبارہ پڑھے تو دوسری نماز باطل ہے اور اگر مبطلات نماز میں سے کوئی کام انجام دینے کے بعد دوسری نماز پڑھنا شروع کرے تو دوسری نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 367۔ نماز کی رکعتوں کے بارے میں گمان کا حکم یقین کی طرح ہے یعنی جب تین یا چار رکعت پڑھنے میں شک ہو جائے اور کسی ایک طرف زیادہ گمان ہو جائے تو اسی کے مطابق عمل کرے اور نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 368۔ اگر شروع میں شک کے ایک جانب اس کا گمان زیادہ ہو پھر اس کے بعد دونوں جانب کے متعلق اس کی رائے مساوی ہو جائے تو شک کے دستور پر عمل کرے اور جب شروع میں دونوں جانب اس کی نظر میں مساوی ہوں اور اپنے وظیفے پر عمل کرنے کا قصد کرے پھر اس کے بعد دوسری طرف گمان ہو جائے تو اپنے گمان کے مطابق عمل کرے اور نماز کو تمام کرے۔

[1] - پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ اگر ان تین شکوک میں سے کوئی شک دوسرا سجدہ مکمل ہونے سے پہلے پیش آئے تو نماز باطل ہے۔

[2] - صحیح شکوک کی مزید صورتیں یہی ہیں کہ جو فقہ کی مفصل کتابوں میں درج ہیں اور کمتر پیش آتی ہیں۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز احتیاط

مسئلہ 369۔ جس شخص پر نماز احتیاط واجب ہو ضروری ہے کہ سلام کے بعد (نماز کی حالت سے خارج ہوئے بغیر) فوراً نماز احتیاط کی نیت کرے اور تکبیر کہے، اس کے بعد الحمد کو (سورے کے بغیر) پڑھے اور رکوع میں جائے اور دونوں سجدے بجلائے۔ اگر ایک رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو سجدوں کے بعد تشهد اور سلام پڑھے لیکن اگر دو رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو سجدوں کے بعد پہلی رکعت کی طرح ایک اور رکعت بجلائے اس کے بعد تشهد اور سلام پڑھے۔

مسئلہ 370۔ نماز احتیاط میں سورہ اور قنوت نہیں ہیں اور ضروری ہے کہ اس کی نیت کو زبان پر نہ لائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سورہ حمد بلکہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو بھی آہستہ پڑھے۔

مسئلہ 371۔ اگر نماز احتیاط پڑھنے سے پہلے معلوم ہو جائے کہ پڑھی گئی نماز صحیح تھی تو نماز احتیاط پڑھنا واجب نہیں ہے اور اگر نماز احتیاط کے دوران پتا چلے تو اس کو تمام کرنا واجب نہیں ہے۔

وہ شکوک جن کی پروا نہیں کرنی چاہئے

مسئلہ 372۔ وہ شکوک جن کی پروا نہیں کرنی چاہئے، مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ اس چیز کے بارے میں شک کہ جس کا موقع گزر گیا ہو؛

2۔ سلام کے بعد شک؛

3۔ نماز کا وقت گزر جانے کے بعد شک؛

4۔ امام اور ماموم کا شک؛

5۔ کثیر الشک کا شک؛

6۔ مستحب نمازوں میں شک؛



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

1- اس چیز کے بارے میں شک کہ جس کا موقع گزر گیا ہو

مسئلہ 373۔ اگر نماز کے دوران شک کرے کہ نماز کا ایک واجب فعل انجام دیا ہے یا نہیں اگر اس کے بعد والے جزء میں مشغول ہو گیا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے مثلاً رکوع میں شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

2. سلام کے بعد شک

مسئلہ 374۔ اگر نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ نماز صحیح پڑھی ہے یا نہیں مثلاً شک کرے کہ رکوع انجام دیا ہے یا نہیں یا چار رکعتی نماز میں سلام کے بعد شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور بنا رکھے کہ نماز صحیح پڑھی ہے یعنی پہلی مثال میں یوں سمجھے کہ رکوع انجام دیا ہے اور دوسری مثال میں یوں سمجھے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں۔

مسئلہ 375۔ اگر نماز کے سلام کے بعد رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک کرے لیکن شک کی دو نوں طرف نماز باطل ہوتی ہو مثلاً چار رکعتی نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ تو نماز باطل ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

3- نماز کا وقت گزرنے کے بعد شک

مسئلہ 376۔ اگر نماز کا وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

4۔ امام اور ماموم کا شک

مسئلہ 377۔ اگر امام جماعت رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک کرے مثلاً شک کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار، چنانچہ ماموم کو یقین یا گمان ہو کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور یہ بات امام کے علم میں لائے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں تو امام کو چاہئے نماز کو تمام کرے اور نماز احتیاط پڑھنا لازم نہیں ہے۔ اسی طرح اگر امام کو رکعتوں کی تعداد کے بارے میں یقین یا گمان ہو اور ماموم کو رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک ہو جائے تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔



5۔ کثیر الشک کا شک

مسئلہ 378۔ جو شخص معمولاً ایک نماز میں تین مرتبہ شک کرتا ہو یا معمولاً مسلسل تین نمازوں میں کم از کم ایک مرتبہ شک کرتا ہو، اگر زیادہ شک کرنے کہ وجہ ڈر یا غصہ یا پریشانی کا باعث بننے والا کوئی سانحہ نہ ہو تو ایسا شخص کثیر الشک ہے اور اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ 379۔ اگر کثیر الشک کسی عمل کے بجالانے کے بارے میں شک کرے چنانچہ اس عمل کو انجام دینے سے نماز باطل نہ ہوتی ہو تو یوں سمجھنا چاہئے کہ اسے انجام دیا ہے مثلاً شک کرے کہ سجدہ بجالایا ہے یا نہیں تو سمجھے کہ سجدہ بجالایا ہے اور اگر اس کو انجام دینے سے نماز باطل ہوتی ہو تو سمجھے کہ وہ کام انجام نہیں دیا ہے مثلاً شک کرے کہ ایک رکوع کیا ہے یا زیادہ تو چونکہ رکوع زیادہ ہونے سے نماز باطل ہوتی جاتی ہے لہذا یوں سمجھے کہ ایک رکوع کیا ہے۔

مسئلہ 380۔ جو شخص نماز کے صرف ایک جزء میں زیادہ شک کرتا ہو تو اسی جزء میں کثیر الشک کا حکم رکھے گا اور چنانچہ نماز کے دوسرے اجزاء میں شک کرے تو عام لوگوں کے حکم کے مطابق عمل کرے مثلاً جو شخص سجدے کو انجام دینے کے بارے میں زیادہ شک کرتا ہو اگر رکوع کو بجالانے کے بارے میں شک کرے تو اس شک کے حکم پر عمل کرے یعنی اگر کھڑا ہے تو رکوع کو بجالائے اور اگر سجدے میں پہنچا چکا ہے تو شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ 381۔ جو شخص کسی مخصوص نماز مثلاً جہریہ نمازوں میں زیادہ شک کرتا ہو اگر دوسری نماز مثلاً اخفاتی نماز میں شک کرے تو اس شک کے حکم پر عمل کرے۔

مسئلہ 382۔ جو شخص کسی مخصوص جگہ نماز پڑھتے ہوئے زیادہ شک کرتا ہو اگر دوسری جگہ نماز پڑھے اور شک کرے تو اس شک کے حکم پر عمل کرے۔

مسئلہ 383۔ اگر انسان کو اس بارے میں شک ہو کہ وہ کثیر الشک ہو گیا ہے یا نہیں تو کثیر الشک کا حکم نہیں آئے گا اور ضروری ہے کہ اس شک کے حکم پر عمل کرے اور کثیر الشک شخص کو جب تک یقین نہ ہو جائے کہ وہ لوگوں کی عام حالت پر لوٹ آیا ہے اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

6۔ مستحب نمازوں میں شک

مسئلہ 384۔ اگر مستحب نمازوں کی رکعتوں کی تعداد میں شک کرے تو اختیار ہے کہ کم پر بنا رکھے یا زیادہ والی طرف پر، البتہ اگر زیادہ والا عدد نماز کو باطل کرتا ہو تو یہ سمجھے کہ کم رکعتیں پڑھی ہیں مثلاً صبح کی نافلہ میں شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھیں یا تین تو یہ سمجھے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اگر شک کرے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو جس طرف پر بھی عمل کرے اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 385۔ اگر مستحب نماز کے کسی جزء میں شک کرے خواہ وہ فعل رکن ہو یا غیر رکن چنانچہ اس کا موقع نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ بجالاتے اور اگر اس کا موقع گزر گیا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ 386۔ رکن زیادہ ہونے سے مستحب نماز باطل نہیں ہوتی ہے لیکن کم ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز باطل ہوتی جاتی ہے پس اگر نماز نافلہ کے افعال میں سے کوئی فعل بھول جائے اور اس وقت یاد آئے جب اس کے بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہو تو ضروری ہے کہ پہلے اس فعل کو انجام دے اور اس کے بعد دوبارہ رکن کو بجالاتے مثلاً رکوع کے دوران یا د آئے کہ سورہ نہیں پڑھا ہے تو ضروری ہے کہ واپس لوٹے اور سورہ پڑھے اور دوبارہ رکوع میں جائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

سجدہ سہو

مسئلہ 387۔ نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ تین مواقع پر سلام کے بعد دو سجدہ سہو (اس طریقے کے مطابق جو بیان کیا جائے گا) بجالائے:

1۔ نماز کے دوران بھول کر بات کرے۔

2۔ چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کے بعد شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ۔

3۔ تشہد کو فراموش کرے۔

4۔ دو صورتوں میں احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو بجالائے:

4۔ ایک سجدہ فراموش کرے۔

5۔ جہاں سلام نہ پڑھنا ضروری ہو وہاں بھولے سے سلام پڑھ لے۔

مسئلہ 388۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ہر اس چیز کے لئے جو غلطی سے نماز میں کم یا زیادہ ہو جائے (مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ) اور موقع گزر جانے کے

بعد متوجہ ہو جائے تو دو سجدہ سہو کرے مثلاً سہو! تسبیحات اربعہ نہ پڑھے اور رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

سہواً کلام کرنا

مسئلہ 389۔ اگر انسان غلطی سے اس خیال سے کہ نماز پڑھ چکا ہے کلام کرے تو ضروری ہے کہ دو سجدہ سہو بجالائے۔

مسئلہ 390۔ آہ بھرنے اور کھانسنے سے پیدا ہونے والی آواز کے لئے سجدہ سہو واجب نہیں لیکن اگر مثلاً غلطی سے "آخ" یا "آہ" کہے تو ضروری ہے کہ سجدہ سہو بجالائے۔

مسئلہ 391۔ اگر ایسا کلمہ جو بھولے سے غلط پڑھا ہو دوبارہ صحیح طور پر پڑھے تو اس کے دوبارہ پڑھنے پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 392۔ اگر نماز میں غلطی سے کئی کلمات ادا کرے اور وہ سارے کلمات ایک گفتگو شمار ہوتے ہوں تو دو سجدہ سہو کافی ہیں۔



دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

بے محل سلام کہنا

مسئلہ 393۔ اگر کوئی شخص جہاں نماز کا سلام نہیں کہنا چاہئے، بھولے سے کہے: السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین یا کہے: السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ تو احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو بجالائے لیکن اگر سلام کا کچھ حصہ کہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دو سجدہ سہو بجالائے۔

مسئلہ 394۔ جہاں سلام نہیں پڑھنا چاہئے اگر کوئی شخص وہاں بھول کر تینوں سلام پڑھے تو دو سجدہ بجالانا کافی ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

فراموش شدہ سجدہ اور تشہد

مسئلہ 395۔ اگر کوئی شخص ایک سجدہ یا تشہد کو فراموش کردے اور بعد والی رکعت کے رکوع سے پہلے یاد آئے تو فوراً بیٹھ جائے اور سجدہ یا تشہد کو بجالاتے۔

مسئلہ 396۔ اگر کوئی شخص ایک سجدہ یا تشہد کو فراموش کردے اور بعد والی رکعت کے رکوع میں یا اس کے بعد متوجہ ہو تو ضروری ہے کہ سلام کے بعد سجدے اور احتیاط واجب کی بنا پر تشہد کی قضا کرے اور اس کے بعد تشہد کے لئے دو سجدہ سہو اور احتیاط واجب کی بنا پر سجدے کے لئے بھی دو سجدہ سہو بجالاتے۔

سجدہ سہو کا طریقہ

مسئلہ 397۔ سجدہ سہو کرنے کے لئے نماز کے سلام کے فوراً بعد سجدہ سہو کی نیت سے پیشانی کو ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ صحیح ہو اور احتیاط کی بنا پر کہے "بسم اللہ و باللہ، السلام علیک ایہا النبی و رحمة اللہ و برکاتہ" اس کے بعد سجدے سے سر اٹھائے اور دوبارہ سجدے میں جائے اور اسی ذکر کو تکرار کرے۔ اس کے بعد تشهد اور سلام پڑھے۔

سجدہ سہو کے احکام

مسئلہ 398۔ اگر نماز کے سلام کے فوراً بعد عمدتاً سجدہ سہو بجا نہ لائے تو اس نے گناہ کیا ہے اور واجب ہے کہ جس قدر جلدی ہوسکے اسے ادا کرے اور اگر بھول کر سجدہ سہو نہیں کیا تو جس وقت بھی یاد آئے فوراً انجام دے اور ہر صورت میں نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا

مسئلہ 399۔ اگر کوئی شخص نماز کا ایسا واجب فعل بھول کر انجام نہ دے جو رکن نہ ہو تو نماز باطل نہیں ہے اور اس کی قضا بھی لازم نہیں البتہ سجدہ اور احتیاط واجب کی بنا پر تشہد میں ضروری ہے کہ نماز کے بعد ان دونوں کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 400۔ اگر ایک سجدہ بھول جائے اور اگلی رکعت کے رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے تو ضروری ہے کہ نماز کے بعد اس کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 401۔ اگر تشہد پڑھنا بھول جائے اور اگلی رکعت کے رکوع میں یا اس کے بعد متوجہ ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز کے بعد اس کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 402۔ بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا میں ضروری ہے کہ نماز کی تمام شرائط کی رعایت کرے مثلاً بدن اور لباس کا پاک ہونا اور رو بقبلہ ہونا وغیرہ

مسئلہ 403۔ نماز کے سلام کے بعد تشہد کی قضا بجالانے والے شخص کے لئے ضروری نہیں ہے کہ تشہد کی قضا بجالانے کے بعد سلام بھی کہے اور سجدے کی قضا بجالانے والے کے لئے بھی لازم نہیں ہے کہ سجدے کی قضا بجالانے کے بعد تشہد اور سلام پڑھے۔

مسئلہ 404۔ اگر نماز کے سلام اور سجدے یا تشہد کی قضا بجالانے کے درمیان کوئی ایسا کام انجام دے جو نماز کو باطل کرتا ہو مثلاً قبلے سے رخ موڑے تو ضروری ہے کہ سجدے اور تشہد کی قضا بجلائے اور نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 405۔ جس شخص پر سجدے یا تشہد کی قضا واجب ہو اگر اس پر کسی اور کام کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہو جائے تو نماز کے بعد ضروری ہے کہ پہلے سجدے یا تشہد کی قضا کرے اس کے بعد سجدہ سہو کو بجلائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

مسافر کی نماز

مسئلہ 406- مسافر کے لئے ضروری ہے کہ اگر قصر کی شرائط موجود ہوں تو یومیہ واجب نمازوں میں سے چار رکعت والی نمازوں کو دو رکعت پڑھے۔

مسئلہ 407- آٹھ شرائط کے ساتھ سفر میں نماز قصر ہوتی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- شرعی مسافت پوری ہو ؛
- 2- مسافت شرعی طے کرنے کا قصد ہو ؛
- 3- آخر تک اپنے قصد پر باقی رہے (مسافت شرعی تک جانے کے ارادے سے باز نہ آئے یا اس میں تردد کا شکار نہ ہو جائے)
- 4- سفر کے دوران اپنے وطن سے نہ گزرے یا کسی جگہ دس دن یا اس سے زیادہ رہنے کا قصد نہ کرے۔
- 5- سفر حرام نہ ہو۔
- 6- خانہ بدوش نہ ہو
- 7- سفر اس کا پیشہ نہ ہو
- 8- حد ترخص تک پہنچ جائے



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

پہلی شرط: مسافت شرعی

مسئلہ 408۔ نماز قصر ہونے کے لئے مسافت کم از کم آٹھ فرسخ ہونی چاہئے بنا براین اگر سفر اس مسافت سے کم ہوتو نماز، قصر نہیں ہوگی۔

مسئلہ 409۔ شرعی مسافت (آٹھ فرسخ) جس سے نماز قصر ہوتی ہے، (اطمینان بخش تحقیق کے مطابق) 41 کلومیٹر کے برابر ہوتی ہے۔

مسئلہ 410۔ مسافت شرعی کو حساب کرنے کا معیار جس شہر سے سفر شروع کر رہا ہے اس کے آخر سے لے کر جس شہر کی طرف سفر کر رہا ہے اس کی ابتدا تک کا فاصلہ ہے [1] اس میں کوئی فرق نہیں کہ شہر بڑا ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ 411۔ اگر کسی شخص کی منزل شہر نہیں بلکہ شہر کے اردگرد مخصوص جگہ ہو اس طرح کہ عرفاً شہر میں پہنچنا منزل تک پہنچنا شمار نہ ہو بلکہ شہر میں داخل ہو کر گزرنا منزل کی طرف راستہ شمار ہوتا ہو جیسے کہ بعض یونیورسٹیاں یا چھاونیاں یا ہسپتال جو شہر کے نواح میں واقع ہوتے ہیں تو اس صورت میں شہر کا ابتدائی حصہ انتہائی مسافت نہیں بلکہ وہ مخصوص جگہ انتہائی مسافت شمار ہوگی۔

مسئلہ 412۔ نماز قصر ہونے کا باعث بننے والی مسافت کو جاتے ہوئے طے کرنا لازم نہیں بلکہ جانے اور آنے دونوں کو ملا کر مطلوبہ مقدار طے کرے تو بھی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 413۔ ایک طرفہ مسافت طے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سفر کے شروع سے منزل پر پہنچنے تک یا منزل سے دوبارہ جہاں سے سفر شروع کیا ہے وہاں واپس پہنچنے تک کم از کم آٹھ فرسخ (یعنی 41 کلومیٹر) ہو اور دوطرفہ مسافت طے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سفر کے شروع سے منزل تک پہنچنے اور واپسی کا سفر ہر ایک آٹھ فرسخ سے کم ہو لیکن مجموعی طور پر جانے اور آنے کا سفر کم از کم آٹھ فرسخ ہو۔

مسئلہ 414۔ دوطرفہ مسافت میں جانے کا سفر کم از کم چار فرسخ (ساڑھے بیس کلومیٹر) ہونا چاہئے بنا براین اگر کوئی شخص پانچ فرسخ جائے اور تین فرسخ واپسی پر طے کرے تو اس کی نماز قصر ہوگی لیکن اگر جانے کا سفر تین فرسخ اور واپسی کا پانچ فرسخ ہو تو نماز پوری ہوگی البتہ اگر واپسی کا سفر انفرادی طور پر آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو تو اس صورت میں سفر کے آغاز سے نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 415۔ دوطرفہ مسافت میں اسی دن یا رات کو واپس آنا شرط نہیں ہے بلکہ اگر کوئی شخص کئی روز ٹھہرے اور اس کے بعد واپس آئے تو جب تک سفر ختم کرنے والا کوئی سبب پیش نہ آئے (مثلاً دس دن بیٹھنے کا ارادہ) نماز قصر ہوگی، اسی طرح ایک طرفہ مسافت میں اگر آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے (سفر ختم کرنے والے اسباب کے بغیر) کسی جگہ کئی دن ٹھہر جائے تو نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 416۔ اگر کوئی شخص چار فرسخ سے کم مسافت (مثلاً ڈیڑھ فرسخ) کے اندر کئی دفعہ رفت و آمد کرے کہ مجموعی طور پر آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو جائے تو اس کی نماز قصر نہیں ہوگی۔

مسئلہ 417۔ اگر کسی مسافر کی متعدد منزلیں ہوں چنانچہ دوسری منزل تک جانے کے لئے پہلے طے کئے ہوئے راستے سے واپس آنا ضروری ہو تو اگر سفر کے آغاز سے آخری منزل تک (اس مسافت کی مقدار کو بھی ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جس سے بعد والی منزل تک جانے کے لئے واپس آیا تھا) ایک طرفہ مسافت کم از کم آٹھ فرسخ یا دوطرفہ مسافت چار فرسخ ہو (کہ واپسی کی مسافت کو بھی شامل کر کے آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو جائے) تو اس کی نماز قصر ہوگی اگرچہ کئی دفعہ سفر کرنے سے بننے والی مسافت کو مدنظر نہ رکھے تو اس مقدار سے کم ہوتی ہے۔

مسئلہ 418۔ اگر منزل تک پہنچنے کے دو راستے ہوں، ایک طویل اور کم از کم آٹھ فرسخ اور دوسرا مختصر اور آٹھ فرسخ سے کم ہوتو کئی صورتیں ہیں:

1۔ اگر طویل راستے سے جائے تو نماز قصر ہوگی چاہے اسی راستے سے واپس آنے کا قصد ہو یا نہ ہو۔

2۔ اگر مختصر راستے سے جائے جو کم از کم چار فرسخ ہو تو نماز قصر ہوگی چاہے اسی راستے سے واپس آنے کا قصد ہو یا نہ ہو۔

3۔ اگر مختصر راستے چار فرسخ سے کم ہو اور اسی راستے سے جانے کا اور طویل راستے سے واپس آنے کا ارادہ کرے تو نماز قصر ہوگی۔

4۔ اگر مختصر راستے چار فرسخ سے کم ہو اور اسی راستے سے جانے اور اسی راستے سے واپس آنے کا ارادہ کرے تو نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 419۔ گذشتہ مسئلے میں اگر دونوں راستے آٹھ فرسخ سے کم ہوں چنانچہ ایک راستہ کم از کم چار فرسخ ہو اور کوئی شخص اسی راستے سے جائے اور رفت و آمد دونوں ملا کر کم از کم آٹھ فرسخ ہو جائے تو اس کی نماز قصر ورنہ پوری ہوگی۔

مسئلہ 420۔ اگر حد ترخص سے نکلنے کے بعد اور شہر کے باہر چکر لگانے سے شرعی مسافت پوری ہو جائے چنانچہ کوئی مخصوص منزل نہ ہو بلکہ فقط راستہ طے کرنا مقصد ہو مثلاً سڑک کی نگرانی کے لئے یا اپنی گاڑی کے پانی کا نظام ٹھیک کرنے کے لئے بیرون شہر چکر لگائے تو ایک طرفہ مسافت شمار ہوگی اور نماز قصر ہوگی۔

[1] - یعنی جس شہر سے سفر شروع کر رہا ہے اس کے آخری گھروں سے منزل مقصود والے شہر کے ابتدائی گھروں تک کا فاصلہ حساب کیا جائے گا۔



دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

شرعی مسافت ثابت ہونے کے طریقے

- مسئلہ 421۔ اگر کسی شخص کو علم یا اطمینان ہو یا دو عادل افراد گواہی دیں کہ اس کا سفر کم از کم آٹھ فرسخ ہے تو ضروری ہے کہ نماز کو قصر کر کے پڑھے۔
- مسئلہ 422۔ لوگوں کے درمیان مشہور ہونے کی وجہ سے کسی شخص کو مسافت شرعی پوری ہونے پر علم یا اطمینان ہو جائے تو اس کے مطابق عمل کر سکتا ہے اور نماز کو قصر کر کے پڑھ سکتا ہے بصورت دیگر اگرچہ ظن اور گمان کا باعث بنے تو بھی اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔
- مسئلہ 423۔ اگر کسی شخص کو مسافت کی مقدار کے بارے میں شک ہو چنانچہ اس کے بارے میں تحقیق کرنا مشکل نہ ہو مثلاً کلومیٹر شمار کرنے کا آلہ استعمال کر سکتا ہو یا لوگوں سے پوچھ سکتا ہو تو تحقیق کرنی چاہئے اور چنانچہ کسی نتیجے پر نہ پہنچے تو اس کی نماز پوری ہوگی۔
- مسئلہ 424۔ اگر مقلد کو اپنے مجتہد کا فتویٰ معلوم نہ ہو مثلاً معلوم نہ ہو کہ مجتہد کے نزدیک دو طرفہ مسافت یک طرفہ مسافت کی طرح ہے یا نہیں تو اپنے مجتہد کے فتویٰ کے بارے میں تحقیق کرے اور تحقیق نہ کر سکے یا نہ کرنا چاہے تو احتیاط پر عمل کرتے ہوئے نماز کو پوری اور قصر دونوں پڑھے۔
- مسئلہ 425۔ اگر مسافت میں شک کی وجہ سے کسی شخص کا وظیفہ نماز پوری پڑھنا ہو لیکن اپنے وظیفے کے برعکس قصر کر کے پڑھے تو کافی نہیں ہے اور ضروری ہے کہ نماز کو پوری کر کے دوبارہ پڑھے، البتہ اگر نماز کے بعد معلوم ہو جائے کہ اس کا وظیفہ قصر کر کے ہی پڑھنا تھا چنانچہ قصد قربت کی نیت سے نماز پڑھی ہو تو کافی ہے اور دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔
- مسئلہ 426۔ اگر کسی شخص کا خیال یہ ہو کہ سفر کے آغاز سے منزل تک مسافت پوری ہوتی ہے اور نماز کو قصر کر کے پڑھے اور بعد میں معلوم ہو کہ مسافت سے کم تھا تو اگر وقت باقی ہو تو نماز کو پوری کر کے دوبارہ پڑھے اور وقت کے بعد ہوتو قضا کرے۔
- مسئلہ 427۔ اگر کسی شخص کا خیال یہ ہو کہ سفر آٹھ فرسخ نہیں ہے اور نماز کو پوری پڑھے اور بعد میں معلوم ہو کہ مسافت پوری تھی تو وقت کے اندر ہونے کی صورت میں نماز کو قصر کر کے دوبارہ پڑھے اور وقت کے بعد ہوتو قضا کرے۔
- مسئلہ 428۔ کوئی شخص کسی مخصوص جگہ جانے کا ارادہ کرے اور شک ہو جائے کہ اس جگہ تک شرعی مسافت پوری ہوتی ہے یا نہیں یا اس کا خیال کرے کہ مسافت پوری نہیں ہوتی ہے (اس کا وظیفہ دونوں صورتوں میں نماز کو پوری کر کے پڑھنا ہے) چنانچہ راستے میں معلوم ہو جائے کہ مسافت پوری ہوتی ہے تو اسی جگہ سے نماز کو قصر کر کے پڑھے اور لازم نہیں ہے کہ جس جگہ مسافت پوری ہونے کا علم ہوا تھا وہاں سے منزل تک مسافت پوری ہو۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

دوسری شرط: مسافت شرعی تک جانے کا قصد ہو

مسئلہ 429۔ مکلف کے لئے ضروری ہے کہ شہر سے خارج ہوتے وقت آٹھ فرسخ (یک طرفہ یا مجموعی طور پر) طے کرنے کا قصد رکھتا ہو بنا برائیں اگر سفر کے شروع میں شرعی مسافت سے کم طے کرنے کا ارادہ ہو مثلاً تین فرسخ تک جانے کا قصد ہو اور منزل (تین فرسخ) تک پہنچنے کے بعد مزید پانچ فرسخ سفر کرنے کا ارادہ کرے اور اس جگہ دس دن قیام کرے تو ایسا سفر (اگرچہ آٹھ فرسخ طے کیا ہے) نماز قصر ہونے کا باعث نہیں ہے۔

مسئلہ 430۔ جو شخص سفر کے آغاز میں نہیں جانتا ہو کہ کتنی مسافت طے کرے گا مثلاً کسی مجرم کو گرفتار کرنے پر مامور ہو اور نہیں جانتا ہو کہ (یک طرفہ یا مجموعی طور پر) آٹھ فرسخ تک جائے گا یا نہیں تو اس کی نماز قصر نہیں ہوگی اگرچہ آٹھ فرسخ تک سفر کرے۔ البتہ اگر واپسی کی مسافت آٹھ فرسخ ہو تو واپسی میں نماز قصر ہوگی اسی طرح راستے میں متوجہ ہو جائے کہ مزید کم از کم چار فرسخ تک جائے گا اور واپسی کا سفر ملا کر آٹھ فرسخ ہو جائے تو اسی جگہ سے نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 431۔ شرعی مسافت طے کرنے کے بارے میں علم ہونا مسافت کے قصد کی مانند ہے بنا برائیں اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ شرعی مسافت تک سفر کرے گا تو قصد کے بدلے یہی کافی ہے اور اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 432۔ اگر کوئی شخص قصد کرے کہ مسافت شرعی تک جائے گا اگرچہ کوئی مخصوص منزل نہ ہو تو بھی اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 433۔ مسافت شرعی کا قصد یقینی اور بغیر کسی شرط کے ہونا چاہئے بنا برائیں اگر سفر کو کسی چیز کے حصول سے مشروط کرے تو نماز قصر نہیں ہے مثلاً کوئی شخص قصد کرے کہ چار فرسخ سے کم سفر کرے گا اور اس جگہ پہنچ کر کوئی ساتھی مل جائے تو سفر جاری رکھے ورنہ واپس آئے گا تو چونکہ اس کا قصد یقینی اور بغیر کسی شرط کے نہیں ہے لہذا ضروری ہے کہ نماز کو پوری پڑھے۔

مسئلہ 434۔ گذشتہ مسئلے میں اگر جانتا ہو کہ کوئی ساتھی مل جائے گا تو حقیقت میں آٹھ فرسخ کا قصد ہے اور حد ترخص کے بعد نماز کو قصر کرے۔

مسئلہ 435۔ جو شخص مسافت شرعی تک جانا چاہتا ہے لیکن اس کا قصد یہ ہو کہ آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے راستے میں کسی جگہ دس دن قیام کرے گا تو اس کی نماز پوری ہوگی اور چنانچہ کچھ مسافت طے کرنے کے بعد دس دن قیام کے ارادے کے منحرف ہو جائے تو باقی سفر اگرچہ مجموعی سفر کا شمار کر کے بھی مسافت شرعی کے برابر ہو اور جانے کا (باقی ماندہ) سفر کم از کم چار فرسخ ہو یا فقط واپسی کا سفر آٹھ فرسخ ہو تو اس کی نماز قصر بصورت دیگر پوری ہوگی۔

مسئلہ 436۔ اگر یک طرفہ مسافت کے دوران تردید کا شکار ہو جائے کہ آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے کسی جگہ دس دن قیام کرے گا یا نہیں تو حقیقت میں شرعی مسافت طے کرنے کا قصد نہیں ہے اور نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 437۔ اگر مجموعی مسافت میں شک ہو کہ منزل تک پہنچ کر یا اس سے پہلے یا واپسی کے دوران (آٹھ فرسخ طے کرنے سے پہلے) دس دن کسی جگہ قیام کرے گا یا نہیں تو آٹھ فرسخ کا قصد نہیں ہوا اور نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 438۔ مسافت کو بغیر کسی توقف کے طے کرنا لازم نہیں ہے بنا برائیں جو شخص شرعی مسافت طے کرنے کا قصد رکھتا ہو چنانچہ دو یا تین فرسخ کے بعد ایک یا دو راتیں کسی جگہ قیام کرے اس کے بعد تھوڑی مسافت طے کرے اور دوبارہ کچھ راتیں کسی جگہ قیام کرے تو جب تک کسی جگہ دس دن قیام کا قصد نہ کرے اس کی نماز قصر ہوگی۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

سفر میں کسی کے تابع ہونے کے احکام

مسئلہ 439۔ جو شخص سفر میں کسی اور کے تابع ہو، چاہے تابع ہونا اس کی مرضی سے ہو یا زبردستی ہو تو چنانچہ متبوع (جس کے تابع ہو) شرعی مسافت تک سفر کرے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 440۔ اگر تابع شخص کو معلوم نہ ہو متبوع شرعی مسافت تک جائے گا یا نہیں تو اس سے پوچھنا واجب نہیں ہے اور متبوع پر بھی واجب نہیں ہے کہ تابع کو آگاہ کرے اور جب تک تابع کو متبوع کے مسافت تک جانے کے قصد کا علم نہ ہو اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 441۔ اگر تابع سمجھے کہ متبوع مسافت تک جانے کا قصد نہیں رکھتا ہے اور راستے میں متوجہ ہو کہ وہ اس کا قصد رکھتا ہے چنانچہ باقی راستہ (یک طرفہ یا مجموعی طور پر) مسافت سے کم ہو تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 442۔ اگر کسی کو زبردستی کسی جگہ لے جایا جائے چنانچہ جانتا ہو کہ اٹھ فرسخ تک لے جایا جائے گا تو اس کی نماز قصر ہوگی۔



تیسری شرط: شرعی مسافت کا قصد بقرار رہے

مسئلہ 443۔ نماز قصر ہونے کی تیسری شرط یہ ہے کہ شرعی مسافت تک جانے کا قصد بقرار رہے لہذا اگر سفر کے دوران یہ شرط مفقود ہو جائے تو اگرچہ باقی شرائط موجود ہوں تو بھی نماز پوری ہوگی مثلاً کوئی شخص آٹھ فرسخ تک جانے کا قصد کرے اور دو یا تین فرسخ طے کرنے کے بعد سفر کو جاری رکھنے کے قصد سے پھر جائے یا تردید کا شکار ہو جائے لیکن اگر راستہ گم ہو جائے اور قصد کئے بغیر آٹھ فرسخ پر واقع جگہ تک جائے تو نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ 444۔ اگر کوئی شخص سفر کے آغاز میں ایسی جگہ جانے کا قصد رکھتا ہو جو آٹھ فرسخ کے فاصلے پر واقع ہو لیکن چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے دوسری جگہ جانے کا ارادہ کرے جہاں کا فاصلہ سفر کے آغاز سے آٹھ فرسخ ہوتا ہو تو نماز قصر ہے۔

مسئلہ 445۔ اگر کوئی شخص یک طرفہ (یعنی جانے کا سفر) آٹھ فرسخ طے کرنے کا قصد رکھتا ہو چنانچہ چار فرسخ تک پہنچنے کے بعد اپنے قصد سے منحرف ہو جائے اور اسی راستے سے واپس آنے کا ارادہ کرے (یعنی یک طرفہ مسافت کو مجموعی مسافت میں تبدیل کرے) تو اس کی نماز قصر ہے۔

مسئلہ 446۔ جو شخص آٹھ فرسخ یا زیادہ طے کرنے کا قصد رکھتا ہو اگر چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے ارادے سے منحرف یا تردید کا شکار ہو جائے تو اس کی نماز پوری ہوگی اور چنانچہ دوبارہ سفر جاری رکھنے کا ارادہ کرے تو کئی صورتیں ہیں:

1۔ منحرف ہوتے وقت یا تردید کے دوران کسی جگہ توقف کیا ہو تو اس صورت میں نماز قصر ہے چاہے فقط باقی راستہ مسافت شرعی کے برابر ہو یا نہ ہو حتیٰ کہ دوبارہ قصد کرنے اور آگے حرکت کرنے سے پہلے اس جگہ نماز پڑھنا چاہے تو قصر پڑھے۔

2۔ تردید یا سفر کو جاری رکھنے سے منحرف ہونے کے دوران کچھ مسافت طے کرے اور دوبارہ سفر کا قصد کرنے کے بعد باقی راستہ (یک طرفہ یا مجموعی طور پر) شرعی مسافت کے برابر ہو تو اس صورت میں تردید کی حالت میں جتنا فاصلہ طے کیا ہے اس میں نماز پوری ہوگی لیکن دوبارہ قصد کرنے کے بعد نماز قصر ہوگی۔

3۔ تردید کی حالت میں یا سفر کو جاری رکھنے کے قصد سے منحرف ہوتے وقت کچھ مسافت طے کی ہو اور باقی راستہ مسافت شرعی سے کم ہو تو نماز پوری ہوگی البتہ اگر ارادہ بدلنے یا تردید سے پہلے کی مسافت اور سفر جاری رکھنے کا دوبارہ قصد کرنے کے بعد کی مسافت مجموعی طور پر شرعی مسافت کے برابر ہو تو اس صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ 447۔ جو شخص مسافت شرعی کا قصد کر کے سفر شروع کرے اور حد ترخص سے گزر جانے کے بعد اپنی نماز قصر پڑھی ہو چنانچہ اگر چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے ارادے سے پھر جائے یا دس دن قیام کا ارادہ کرے تو جو نمازیں قصر کر کے پڑھی ہیں، احتیاط واجب کی بنا پر وقت کے اندر دوبارہ پوری پڑھے اور وقت کے بعد قضا کرے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

چوتھی شرط: وطن یا ایسی جگہ سے نہ گزرے جہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو۔

مسئلہ 448۔ نماز قصر ہونے کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ سفر کے آغاز میں یا سفر کے دوران راستے میں (اٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے) کسی جگہ دس دن قیام یا اپنے وطن سے گزرنے کا ارادہ نہ کرے۔

مسئلہ 449۔ اگر کوئی شخص سفر کے آغاز یا درمیان میں اٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے کسی جگہ دس دن قیام یا اپنے وطن سے گزرنے کا ارادہ کرے تو سفر کے آغاز سے اس کی نماز پوری ہوگی اسی طرح اگر وطن یا جس جگہ قیام کر رہا ہے اسے چھوڑنے کے بعد باقی راستہ اگرچہ آنے اور جانے دونوں ملا کر اٹھ فرسخ نہ ہوتو نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 450۔ گذشتہ مسئلے میں اگر کوئی شخص راستے میں دس دن قیام یا وطن سے گزرنے کے بارے میں متزلزل ہو جائے تو شرعی مسافت کا قصد نہیں بنے گا اور اس کی نماز پوری ہوگی۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

پانچویں شرط: سفر جائز ہو

مسئلہ 451۔ نماز قصر ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ سفر جائز ہو (حرام نہ ہو) بنا براین اگر کوئی حرام سفر کرے چاہے خود سفر حرام ہو مثلاً جنگ سے بھاگنے کے لئے سفر کرے یا کسی حرام کام کو انجام دینے کے لئے سفر کرے مثلاً چوری کے لئے سفر کرے تو نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 452۔ اگر سفر کسی واجب کام کے ترک ہونے کا باعث ہو چنانچہ سفر کرنے کا مقصد واجب کو ترک کرنا ہو مثلاً قرض کی ادائیگی سے بھاگنے کے لئے سفر کرے تو نماز پوری پڑھے گا لیکن واجب کو ترک کرنے کا قصد نہ ہو اگرچہ بے اختیار واجب ترک ہو جائے تو گناہ کا سفر شمار نہیں ہوگا اور نماز قصر کر کے پڑھے۔

مسئلہ 453۔ اگر کوئی شخص غصبی سواری پر سفر کرے یا غصبی زمین سے گزرے تو گناہ کا سفر شمار نہیں ہوگا اور نماز قصر ہوگی ، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں نمازیں پڑھے۔

مسئلہ 454۔ جو شخص کسی ظالم کے ساتھ سفر کر رہا ہو چنانچہ اس کے ساتھ جانے پر مجبور ہو یا کسی مباح اور نیک مقصد کی خاطر ہو مثلاً ظلم سے باز رکھنے کے لئے ہو تو نماز قصر ہوگی لیکن اگر اختیار کے ساتھ اور کسی حرام مقصد سے اس کے ساتھ سفر کرے یا کوئی حرام مقصد نہ ہو لیکن ظالم کی شان و شکوت بڑھانے یا ظلم میں مدد کرنے کا باعث ہو تو سفر حرام شمار ہوگا اور نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ 455۔ اگر کوئی شخص شک کرے کہ اس کا سفر حرام ہے یا نہیں تو یوں سمجھے کہ اس کا سفر حرام نہیں ہے اور نماز قصر کر کے پڑھے۔ البتہ اگر پہلے سفر حرام تھا اور بعد میں شک کرے کہ اب بھی حرام ہے یا نہیں تو اس صورت میں حرام سمجھے اور نماز کو پوری پڑھے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

سفر کا جاری رکھنا جائز ہو

مسئلہ 456۔ نماز قصر ہونے کے لئے سفر کے جائز ہونے کی شرط فقط اس کی ابتدا سے مخصوص نہیں ہے بلکہ پورے سفر کے دوران یہ شرط موجود ہونی چاہئے، بنا براین اگر سفر کے دوران کسی شخص کا قصد گناہ میں تبدیل ہو جائے تو سفر حرام ہو جائے گا اور نماز پوری ہوگی اگرچہ مسافت شرعی طے کی ہو۔

مسئلہ 457۔ اگر کوئی شخص مباح سفر شروع کرے اور راستے میں (اٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے) اپنے وظیفے کے مطابق نماز کو قصر کر کے پڑھے اور اس کے بعد اس کا قصد حرام میں بدل جائے تو جو نماز قصر کر کے پڑھی ہے، وقت باقی ہو تو دوبارہ پوری پڑھے اور وقت ختم ہوا ہو تو قضا کرے۔ [1]

مسئلہ 458۔ اگر کوئی شخص مباح سفر کرے اور منزل پر پہنچنے کے بعد کسی حرام سفر کا قصد کرے (مثلاً محاذ جنگ سے بھاگنے کے لئے اپنے گھر واپس لوٹے) تو حرام قصد (جنگ سے فرار) کے بعد نماز پوری ہوگی اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ حرام کے قصد اور جہاں سے سفر شروع کیا ہے وہاں تک کے فاصلے میں قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ 459۔ اگر کوئی شخص مباح قصد سے سفر شروع کرے اور مسافت شرعی طے کرنے کے بعد کسی جگہ ٹھہر جائے جہاں اس کا قصد حرام میں بدل جائے تو چنانچہ آگے سفر کرنے سے پہلے اس جگہ نماز پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ پوری پڑھے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ 460۔ اگر کوئی شخص مباح قصد سے سفر شروع کرے اور کچھ راستے طے کرنے کے بعد گناہ کا قصد کرے اور کچھ راستے اس کا قصد کے ساتھ طے کرے اس کے بعد پشیمان ہو جائے اور دوبارہ مباح قصد کرے چنانچہ گناہ کے قصد سے طے کی ہوئی مسافت کے علاوہ باقی مسافت اٹھ فرسخ ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 461۔ اگر کوئی شخص مباح کام مثلاً تجارت یا سیاحت کے لئے سفر کرے لیکن راستے میں تھوڑی مسافت کو مباح قصد کے ساتھ ساتھ حرام قصد کے ساتھ بھی طے کرے تو جس سفر میں جائز اور حرام دونوں کا قصد ہے اس کی نماز پوری ہوگی، اگرچہ احوط یہ ہے کہ قصر کر کے بھی پڑھے اور باقی راستے میں جو کہ مباح قصد کے ساتھ طے کیا ہے چنانچہ مسافت شرعی کے برابر ہو (اگرچہ شروع والے مباح سفر کو بھی شامل کر کے) تو نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 462۔ اگر کوئی سفر کے آغاز میں گناہ کا قصد رکھتا ہو چنانچہ راستے میں پشیمان ہو جائے اور سفر کو مباح قصد سے جاری رکھنے کا قصد کرے چنانچہ باقی راستے (فقط جانے کا یا جانے اور آنے دونوں کو ملا کر) اٹھ فرسخ بوتو اس کی نماز قصر ہوگی بصورت دیگر پوری ہوگی البتہ اگر فقط واپسی کا سفر اٹھ فرسخ ہو تو اس صورت میں جس وقت مباح قصد کیا ہے اس وقت سے نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 463۔ گذشتہ مسئلے میں اگر کسی جگہ ٹھہر جائے جہاں گناہ کی نیت سے پہر جائے چنانچہ (آگے سفر کرنے سے پہلے) اس جگہ نماز پڑھنا چاہے تو اس کی نماز پوری ہوگی اگرچہ اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ قصر کر کے بھی پڑھی اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ 464۔ تفریح کے لئے سفر کرنا حرام نہیں ہے اور اس میں نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 465۔ گناہ والے سفر میں ظہر، عصر اور عشاء کی نافلہ نماز میں ساقط نہیں اور کوئی چاہے تو ان کو پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ 466۔ گناہ والے سفر کے دوران نماز جمعہ میں شرکت ساقط نہیں ہے۔

[1]۔ تاہم اگر اٹھ فرسخ تک پہنچنے کے بعد اس کا قصد بدل جائے تو جو نمازیں قصر کی صورت میں پڑھی ہیں صحیح ہوں گی۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

گناہ والے سفر سے واپسی

مسئلہ 467۔ جو شخص گناہ والے سفر سے واپس آتا ہے اگر واپسی کا سفر شرعی مسافت کے برابر ہو اور وہ پہلے سفر کا تسلسل ہو تو توبہ کرنے کی صورت میں اس کی نماز قصر ہوگی لیکن اگر توبہ نہ کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے لیکن اگر واپسی کا سفر (پہلے سفر کا تسلسل نہیں بلکہ) نیا سفر شمار کیا جائے مثلاً طویل مدت مثلاً ایک سال گزرنے کے بعد پہلے شہر میں واپس آنا چاہے تو ہر صورت میں (توبہ کی ہو یا نہ ہو) نماز کو قصر کر کے پڑھے اور روزہ بھی افطار کرے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

شکار کے لئے سفر

مسئلہ 468۔ شکار کے لئے سفر کرنا اگر اپنی اور اپنے گھر والوں کی غذا اور زندگی کی دوسری ضروریات پوری کرنے کے لئے ہو تو مباح ہے اور اس میں نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 469۔ اگر شکار کرنا تجارت اور کمائی کا وسیلہ ہو اور اس کے لئے سفر کرے مثلاً جانور کے گوشت، کھال، دانت اور باقی اجزاء کو فروخت کرنے کے لئے شکار کرے یعنی تجارت، مال کمانے اور بڑی مقدار میں کمائی کے لئے شکار کرے [1] تو اس صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر نماز قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے لیکن روزہ کو افطار کرے۔

مسئلہ 470۔ اگر شکار کے لئے انجام پانے والا سفر، لہوی (بے بودہ) ہو [2] (زندگی کی ضروریات پوری کرنے یا تجارت کے لئے نہ ہو) تو اس سفر میں نماز پوری ہوگی اور روزہ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ 471۔ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کو شکار کرنے کے لئے سفر کرنا لہوی (بے بودہ) سفر کا حکم نہیں رکھتا۔

[1] - یعنی اگر شکار والے جانور کو بیچنا زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہو تو اس صورت میں شکار پر جانے والے سفر میں نماز قصر ہوگی، تاہم اگر اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے شکار نہ کرتا ہو بلکہ بڑی مقدار میں دولت حاصل کرنے کے لئے ہو جیسے کہ نادر حیوانات مثلاً سمور، گلہری یا ہاتھی کا ان کے دانت، پشم اور پوستین یا بقیہ اجزاء بیچنے کے لئے شکار کرے تاکہ اپنی مال و دولت میں اضافہ کرسکے اس صورت میں ایسے شکار کے لئے انجام پانے والے سفر میں نماز قصر نہیں ہوگی۔

[2] - یعنی عیاشی کے طور پر جانور کا شکار کیا جائے اور اس بات کی کوئی پروا نہ ہو کہ اس کا گوشت کھانے کے قابل ہے یا نہیں۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

چھٹی شرط: ٹھہرنے کی جگہ ہو

مسئلہ 472- نماز قصر ہونے کے شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کے لئے سفر کے علاوہ ایک مستقل جگہ اور رہائش گاہ ہو، بنا برآں اگر کسی مسافر کے پاس مستقل سکونت کے لئے سرے سے جگہ اور مکان نہ ہو (یعنی خانہ بدوش ہو) [1] تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 473- خانہ بدوش قبائل اور وہ لوگ جو سال میں کچھ عرصہ کسی جگہ قیام کر کے سال کے دوسرے ایام میں صحراوں میں جاتے ہیں اور جنگلوں اور بیابانوں میں بستے ہیں ان پر خانہ بدوش کا حکم لاگو نہیں ہو گا بلکہ یہ لوگ دو وطن رکھتے ہیں اگر دونوں جگہوں کا فاصلہ مسافت شرعی کے برابر ہو تو ان دونوں جگہوں کے درمیان ان کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 474- اگر خانہ بدوش دوسرے سفر پر جانا چاہے مثلاً حج یا کسی کی عیادت کے لئے کسی شہر میں جانا چاہے تو چنانچہ دوسرے سفر کی طرح اس سفر میں بھی اس کا خاندان اور گھریار ساتھ ہو اس طرح کہ اس دوران بھی اسے خانہ بدوش کہا جائے تو اس کی نماز پوری ہوگی لیکن اگر خاندان اور گھریار کو کسی شہر میں چھوڑ دے اور خود جائے اس طرح کہ اسے خانہ بدوش نہ کہا جائے تو بعید نہیں ہے کہ اس کی نماز قصر ہو۔

مسئلہ 475- اگر کوئی شخص سال کا ایک حصہ کسی مستقل جگہ رہتا ہو لیکن دوسرے ایام میں کوئی مستقل ٹھکانہ نہ ہو اور خانہ بدوش ہو تو ضروری ہے کہ مستقل جگہ قیام کے دوران نماز کو پوری پڑھے اور جب باہر جائے اور کوئی مستقل ٹھکانہ نہ ہو (مثلاً بعض قبائل) تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ 476- اگر خانہ بدوش قبیلے کا کوئی فرد گھاس اور پانی کی تلاش میں قبیلے سے جدا ہو جائے تو اگرچہ آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ طے کرے تو بھی اس کی نماز پوری ہوگی۔

[1] - "خانہ بدوش" کی تعبیر ایسے انسان کے لئے کتابہ ہے جس کا گھریار اس کے ہمراہ ہو اور کسی قسم کی مخصوص قیام گاہ، رہائش کا مقام اور ٹھہرنے کی مستقل جگہ نہ ہو کہ جب کبھی وہاں سے نکلے تو پلٹ کر واپس وہاں آئے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

ساتویں شرط: سفر اس کا پیشہ نہ ہو

مسئلہ 477۔ سفر میں نماز قصر ہونے کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ سفر اس کا پیشہ نہ ہو ، بنا براین اگر کسی شخص کا پیشہ سفر ہو چاہے اس کے پیشے کا وجود سفر سے ہو (یعنی سفر اس کی درآمد کا ذریعہ ہو) مثلاً ڈرائیور اور پائلٹ یا سفر اس کے پیشے کا مقدمہ (ضروری تمہید) ہو مثلاً ڈاکٹر یا معلم جو اپنے پیشے کے لئے سفر کرتے ہیں، اس سفر میں نماز پوری ہوگی اور روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ 478۔ اگر کسی شخص کا پیشہ سفر نہ ہو اگرچہ متعدد مرتبہ سفر کرے تو بھی اس کی نماز قصر ہوگی ، چاہے شروع میں ہی کئی دفعہ سفر کرنے کا قصد رکھتا ہو مثلاً کوئی چالیس جمعہ تک تہران سے مسجد جمکران زیارت جانے کا قصد کرے یا کسی قصد کے بغیر اتفاقاً متعدد سفر پیش آجائیں مثلاً بیمار کو علاج کے لئے مسلسل کسی شہر کی طرف سفر کرنا پڑے۔

مسئلہ 479۔ پیشے والا سفر بننے کے لئے تین شرائط ہونی چاہئے:

1۔ جو سفر انسان کا پیشہ ہے اسی سفر کا قصد ہو ؛

2۔ جو سفر اس کا پیشہ ہے اس کو شروع کرے ؛

3۔ اسی پیشے والے سفر کو جاری رکھنے کا قصد ہو۔

مسئلہ 480۔ سفر پیشہ ہونے کا معیار عرف ہے اگر کسی مورد میں سفر کوعرفاً پیشہ کہنے میں شک ہو نماز قصر اور روزہ باطل ہے۔

مسئلہ 481۔ سفر کا پیشہ ہونا اس چیز سے وابستہ نہیں ہے کہ مال کمایا جائے اور کھانے پینے کا بندوبست کیا جائے لہذا جو معلم مفت تعلیم دینے کے لئے سفر کرتا ہو اس کے لئے بھی وہ سفر پیشہ شمار ہوگا اور اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 482۔ مندرجہ بالا شرائط پوری ہونے کے بعد پہلے سفر سے ہی اس پر حکم جاری ہوگا اور نماز پوری اور روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ 483۔ اگر حصول علم کے لئے سفر کرنا پیشے کا حصہ ہو مثلاً کسی ملازم کے لئے ٹریننگ پروگرام منعقد کیا جائے اور اس میں شرکت کے لئے سفر پر جائے تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 484۔ وہ طالب علم جو حصول علم کے لئے سفر کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے مستقبل میں کوئی پیشہ اختیار کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر حصول علم کے سفر میں نماز کو قصر کر کے بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے اور بعد میں اس کی قضا بھی کرے۔

مسئلہ 485۔ اگر حصول علم کا آغاز کسی گروہ میں شامل ہونے کے ساتھ ہو اور اس گروہ کا عنوان کسی پیشے کی حیثیت رکھتا ہو مثلاً دینی طالب علم کو تعلیم کے آغاز میں ہی مولانا کہا جاتا ہے یا کیڈٹ کالج کے طالب علم جو کچھ مہینے تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے بعد کندھوں پر لگایا جانے والا اعزازی نشان حاصل کرتے ہیں اور افسر کہلاتے ہیں۔ اس طرح کی تعلیم پیشے کا حصہ شمار ہوگی اور تعلیم کے سلسلے میں سفر کے دوران نماز پوری ہوگی اور روزہ رکھنا ہوں گے۔

مسئلہ 486۔ اگر کوئی مکلف اپنے پیشے کے لئے فقط ایک دفعہ طویل سفر کرے مثلاً طویل سمندری سفر کرے تو بعید نہیں کہ عرف اس سفر کو پیشے کا حصہ شمار کرے بنا براین نماز پوری ہوگی اگرچہ اس سفر کو جاری رکھنے کا قصد نہ ہو یعنی ایک طویل سفر بذات خود سفر جاری رکھنے کے قصد کا نعم البدل ہوگا۔

مسئلہ 487۔ اگر کسی کا پیشہ یہ ہو کہ سال میں فقط ایک دفعہ طویل سفر کرتا ہو مثلاً قافلہ حج کا سالار ہو چنانچہ سارا سال اسی کام میں مشغول رہنے کا قصد ہو تو اس کی نماز حتی کہ پہلے سفر میں بھی پوری ہوگی لیکن اگر جاری رکھنے کا ارادہ نہ ہو تو نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 488۔ جو شخص سال کے کچھ حصے میں پیشے کے سلسلے میں سفر کرتا ہے اور اس کا قصد یہ ہے کہ ہر سال اس پیشے کو جاری رکھے مثلاً گرمیوں میں ایک یا دو مہینے ڈرائیونگ کرتا ہے تو اس کا سفر پیشے کا سفر ہوگا اور پہلے سفر سے ہی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 489۔ جو شخص سال کے فقط ایک حصے میں کسی کام میں مشغول رہنا چاہتا ہے اور بعد کے سالوں میں اس کو جاری رکھنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اس کی مشغولیت کا عرصہ کم از کم مسلسل تین مہینے ہونے کی صورت میں (یعنی فقط تعطیلات کے دوران چھٹی کرے مثلاً ہفتہ وار تعطیل اور عزا داری) تو اس کی نماز حتی کہ پہلے سفر میں بھی پوری ہوگی لیکن اگر اس کی مدت طویل نہ ہو مثلاً ایک مہینہ اس کام کو انجام دینا چاہے عرفاً پیشے کا سفر کا کہلانا واضح نہیں ہے اور شک ہونے کی صورت میں نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 490۔ جس شخص کا پیشہ شہر سے باہر مسافت شرعی سے کم چکر لگانا ہو مثلاً ٹیکسی ڈرائیور چنانچہ اتفاقی طور پر اسی پیشے کے سلسلے میں مسافت شرعی تک سفر کرے تو پیشے کا سفر شمار نہیں ہوگا اور اس کی نماز قصر ہوگی۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

مسئلہ 491۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو (چاہے سفر ہی پیشہ ہو یا پیشہ کے لئے مقدمہ ہو) اگر پیشے کے علاوہ کسی سفر پر جائے اگرچہ ڈیوٹی کی جگہ جائے تو بھی اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 492۔ گذشتہ مسئلے میں اگر اپنے پیشے کے علاوہ کسی اور کام کے لئے ملازمت کی جگہ سفر کرے لیکن ڈیوٹی کی وجہ سے اس جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو جب تک ڈیوٹی پر جانے کے لئے وہاں ٹھہرے اور اس کے بعد اور واپسی کے دوران نماز پوری ہوگی اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ جب تک ڈیوٹی انجام دینے کے لئے ٹھہرے نماز کو پوری بھی پڑھے اور قصر کر کے بھی پڑھے۔

مسئلہ 493۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر وطن یا غیر وطن میں قصد کے ساتھ یا بغیر قصد کے دس دن ٹھہرے تو دس دن کے بعد پہلے سفر میں اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 494۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر دس دن وطن یا غیر وطن میں قیام کرے اور اس کے بعد پیشے کے علاوہ کوئی اور سفر کرے مثلاً زیارت کئے جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر زیارتی سفر کے بعد پیشے کے لئے سفر میں نماز کو قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ 495۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر شک کرے کہ کسی جگہ دس دن قیام کیا ہے یا اس سے کم چنانچہ شک کی وجہ سے اس جگہ پہنچنے کے دن کے بارے میں تردید کا شکار ہو تو پیشے کے سلسلے میں ابتدائی سفر میں نماز پوری پڑھے اور اگر اس جگہ سے خارج ہونے کے دن میں تردید کی وجہ سے شک ہو جائے تو اس کا وظیفہ قصر کر کے پڑھنا ہے۔

مسئلہ 496۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر اس سفر کے دوران ایک منزل ہو جہاں پہنچنے سے پہلے راستے میں کسی جگہ دس دن قیام کرے تو آگے منزل کی طرف سفر اور وطن کی طرف واپسی کا سفر دونوں کو ملا کر پہلا سفر شمار ہوگا اور ضروری ہے کہ نماز کو قصر کر کے پڑھے۔

مسئلہ 497۔ گذشتہ مسئلے میں اگر کئی منازل ہوں تو پہلا سفر (دس دن قیام کے بعد) پہلی منزل تک پہنچنے کے بعد پورا ہوگا اور جب دوسری منزل کی طرف سفر شروع کرے تو دوسرا سفر ہے اور نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 498۔ پیشے کے سلسلے میں جس سفر کے دوران نماز پوری اور روزہ صحیح ہے اس میں کوئی فرق نہیں کہ راستہ، پیشے کی نوعیت یا سفر کا وسیلہ تبدیل کرے یا پہلے والا باقی ہو۔

مسئلہ 499۔ جس شخص کا پیشہ ڈرائیونگ ہو اور اس پیشے کو شروع کرنے کے بعد گاڑی خراب ہو جائے اور اس کی مرمت اور ضروری چیزیں خریدنے کے لئے شرعی مسافت تک سفر کرے تو یہ سفر پیشے کا سفر ہے اور نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ 500۔ گذشتہ مسئلے میں اگر پیشہ شروع کرنے سے پہلے گاڑی خراب ہو جائے اور مرمت یا ضروری سامان خریدنے کے لئے شرعی مسافت تک سفر کرے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 501۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر پیشے کے علاوہ کوئی سفر کرے تو اس کی نماز قصر ہے مثلاً ایک شہر سے دوسرے شہر تک مسافر لے جانا پیشہ ہو اگر حج یا زیارت کے سفر پر جائے تو نماز قصر کر کے پڑھے لیکن پیشے کے سفر کے دوران ذاتی کام انجام دے مثلاً زیارت کرے چاہے اصلی مقصد ذاتی کام اور اس کے ضمن میں مسافر بھی لے جائے یا اس کے برعکس یا دونوں کام برابر قصد رکھتا ہو تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 502۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر پیشے کے علاوہ کوئی سفر کرے اور منزل پر پہنچ کر ملازمت کی جگہ پیشے کا سفر کرے تو اس جگہ (قصد کے ساتھ یا قصد کے بغیر) دس دن قیام نہ کیا ہو تو ملازمت کی جگہ سفر کرتے ہوئے اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 503۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اس سفر سے واپسی کے دوران اس کی نماز پوری ہوگی لیکن اگر پیشے کے علاوہ کسی اور کام سے کئی دن (دس دن سے کم) مثلاً زیارت یا تفریح کے لئے رک جائے اور اس کے بعد واپس آئے تو احتیاط واجب کی بنا پر واپسی کے دوران نماز قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ 504۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر پیشے کے سلسلے میں آخری سفر کرے یا سفر کے دوران پیشہ جاری رکھنے سے پہر جائے تو چنانچہ پیشے کا دارومدار سفر پر ہی ہو مثلاً ڈرائیونگ تو آخری سفر سے واپسی کے دوران کوئی مسافر ساتھ نہ لائے تو واپسی کا سفر پیشے کا سفر شمار نہیں ہوگا اور اس کی نماز قصر ہوگی چاہے اپنی گاڑی میں واپس آئے یا دوسرے کی گاڑی میں آئے اور اگر سفر اس کے پیشے کا مقدمہ ہو تو آخری سفر سے واپسی کے دوران احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

آٹھویں شرط: حد ترخص تک پہنچے

مسئلہ 505۔ جو مسافر وطن سے خارج ہوتا ہے اور مسافت شرعی طے کرنے کا قصد رکھتا ہے اس کی نماز اس وقت قصر ہوگی جب ایک معین حد تک پہنچے اسی طرح واپسی کے دوران جب اس حد تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ نماز کو پوری پڑھے۔ اس حد کو حد ترخص کہتے ہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ حد ترخص اور شہر میں داخل ہونے کے درمیانی فاصلے میں نماز کو قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ 506۔ حد ترخص کو تشخیص دینے کا معیار یہ ہے کہ شہر کے آخری گھر سے اس قدر دور ہو جائے کہ لاؤڈ سپیکر کے بغیر شہر سے دی جانے والی اذان نہ سنے چاہے شہر کی دیواریں دیکھے یا نہ دیکھے۔

مسئلہ 507۔ اگر شہر سے باہر اذان کی آواز سننے اور تشخیص دے کہ اذان ہی ہے لیکن جملوں کو تشخیص نہ دے سکے تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے مگر اس صورت میں جب اپنا سفر اس قدر جاری رکھے کہ اذان کی آواز بالکل نہ سنے۔

مسئلہ 508۔ حد ترخص کا معیار اس اذان کا سنائی دینا ہے جو معمولاً بلند جگہ مثلاً قدیمی مساجد کے میناروں سے اور شہر کے آخری حصے میں دی جاتی ہے۔

مسئلہ 509۔ اذان کی آواز کے بلند ہونے کا معیار درمیانہ درجے کی عام آواز ہے اور آواز سنائی دینے کا معیار سننے کی درمیانہ درجے کی عام قوت سماعت ہے اور ماحول کی کیفیت کا معیار معمول کا ماحول ہے یعنی تندوتیز ہوا اور گردوغبار نہ ہو۔

مسئلہ 510۔ اگر کوئی مسافر وطن سے اس قدر دور ہو جائے کہ اذان نہ سننے لیکن دعا اور قرائت قرآن کی آواز سنائی دے تو احتیاط یہ ہے کہ اگر اس جگہ نماز پڑھے تو قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے یا اس قدر دور ہو جائے کہ کوئی آواز سنائی نہ دے۔

مسئلہ 511۔ اگر مسافر ایسی جگہ جائے جہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو تو اس جگہ کی حد ترخص تک پہنچنے سے پہلے اس کی نماز قصر ہوگی اور اس جگہ کی حد ترخص اور اس جگہ کے درمیانی فاصلے میں احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ 512۔ اگر جس جگہ دس دن قیام کیا ہے اس جگہ سے مسافت شرعی تک جانے کے قصد سے خارج ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس جگہ اور حد ترخص کے درمیانی فاصلے میں نماز کو قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے یا نماز پڑھنے میں اتنی تاخیر کرے کہ حد ترخص سے نکل جائے اور قصر کر کے پڑھے۔

مسئلہ 513۔ جو شخص تیس دن تک تردد میں کسی جگہ قیام کرے اور اکتیسویں دن سے نماز پوری کر کے پڑھتا ہو اگر مسافت شرعی طے کرنے کے قصد سے اس جگہ سے خارج ہو جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر حد ترخص سے پہلے نماز کو قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے یا نماز پڑھنے میں تاخیر کرے اور قصر کر کے پڑھے۔

مسئلہ 514۔ ان تین صورتوں کے علاوہ اگر کسی مسافر کا وظیفہ نماز کو پوری پڑھنا تھا لیکن قصر میں تبدیل ہو جائے تو نماز کو قصر کر کے پڑھنے کے لئے حد ترخص سے گزرنا معیار نہیں ہے مثلاً کوئی حرام سفر کرے اور بعد میں سفر جائز بن جائے یا قصد کے بغیر آٹھ فرسخ طے کرے اور واپس آنا چاہے۔

مسئلہ 515۔ جو شخص وطن سے شرعی مسافت طے کرنے کے قصد سے سفر کرے اگر شک کرے کہ حد ترخص تک پہنچا ہے یا نہیں تو یوں سمجھے کہ حد ترخص تک نہیں پہنچا ہے اور نماز کو پوری کر کے پڑھے اور اگر یہی شک سفر سے واپسی کے دوران ہو جائے تو نماز کو قصر کر کے پڑھے البتہ جانے اور واپس آنے دونوں میں ایک جگہ شک کرے کہ حد ترخص گزر گیا ہے یا نہیں اور وہاں نماز پڑھنا چاہے تو قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے اور اگر جانے وقت نماز کو صرف پوری پڑھا ہے تو ضروری ہے کہ قصر کر کے بھی پڑھے۔

مسئلہ 516۔ جو شخص وطن سے سفر کرتا ہے چنانچہ حد ترخص تک پہنچنے سے پہلے اس خیال سے کہ حد ترخص تک پہنچا ہے نماز کو قصر کر کے پڑھے اس کے بعد غلطی کی طرف متوجہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔ اگر واپسی کے دوران ایسا ہو جائے اور نماز پوری پڑھی ہے تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ 517۔ جو شخص وطن سے سفر کرتا ہے اگر حد ترخص عبور کرنے کے بعد اس خیال سے کہ حد ترخص نہیں پہنچا ہے نماز پوری کر کے پڑھے اور بعد میں متوجہ ہو جائے کہ کہ ایسا نہیں تھا تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔ اگر واپسی کے دوران ایسا ہو جائے اور نماز قصر کر کے پڑھے تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ 518۔ اگر وطن سے خارج اور حد ترخص کو عبور کرنے کے بعد دوبارہ حد ترخص کے اندر واپس آئے تو حد ترخص میں داخل ہونے کے بعد نماز کو پوری پڑھے اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ واپسی اختیاری ہو یا غیر اختیاری یا راستہ ٹیڑھا ہونے کی وجہ سے ہو۔

مسئلہ 519۔ گذشتہ مسئلے میں اگر حد ترخص میں داخل ہونا راستے کی وجہ سے ہو مثلاً راستہ ٹیڑھا ہو تو لازم نہیں کہ باقی راستہ مسافت شرعی کے برابر ہو بلکہ سفر کے آغاز سے لے کر حد ترخص کے اندر دوبارہ داخل ہونے اور واپس جانے کا پورا سفر شرعی مسافت میں حساب ہوگا۔

مسئلہ 520۔ گذشتہ مسئلے میں حد ترخص میں داخل ہونا راستے کی وجہ سے نہ ہو بلکہ کسی اور کام کی وجہ سے اختیاری یا غیر اختیاری صورت میں



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

حدترخص میں داخل ہوجائے مثلاً حدترخص کے اندر اپنا بیگ بھول جائے اور اس کو لینے کے لئے دوبارہ واپس آئے اور بیگ اٹھانے کے بعد دوبارہ پہلا سفر جاری رکھے تو اس صورت میں مسافت شرعی سفر کے آغاز سے ہی حساب ہوگا لیکن جو اضافی راستہ حدترخص کے باہر سے بیگ اٹھانے کے لئے واپس آنے اور جانے کے لئے طے کیا ہے وہ مسافت شرعی میں حساب نہیں ہوگا۔

مسئلہ 521۔ اگر کوئی شخص وطن سے مسافت طے کرنے کے قصد سے حدترخص سے خارج ہوجائے اور نماز کو قصر کرکے پڑھے اور دوبارہ حدترخص میں داخل ہوجائے اور اس کے بعد دوبارہ سفر جاری رکھے تو جو نماز پڑھی ہے وہ کافی ہے اور اس کو دوبارہ پڑھنا لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ 522۔ اگر کوئی شخص اس جگہ سے جہاں دس دن قیام کا قصد کیا ہے مسافت شرعی طے کرنے کے قصد سے خارج ہوجائے اور حدترخص سے گزرنے کے بعد کسی وجہ سے دوبارہ حد ترخص یا اس جگہ واپس آجائے اور دس دن قیام کا قصد نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 523۔ اگر کوئی شخص کم از کم آٹھ فرسخ ہونے تک شہر کے باہر چکر لگانے کا قصد کرے چنانچہ حدترخص کے اندر ہی چکر لگائے تو اس کی نماز پوری ہوگی اور اگر حدترخص کے باہر چکر لگائے تو نماز قصر ہوگی اگرچہ راستہ ٹیڑھا ہونے کی وجہ سے بعض مواقع پر حدترخص کے اندر داخل ہوجائے اور حد ترخص کے باہر طے کیا ہوا راستہ آٹھ فرسخ سے کم ہو البتہ اگر حدترخص کے اندر نماز پڑھنا چاہے تو نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 524۔ گذشتہ مسئلے میں اگر حدترخص میں داخل ہونا راستے کی خاطر نہ ہو بلکہ اپنے اختیار سے حدترخص میں داخل ہوا ہو تو اس صورت میں اگر حدترخص میں دوبارہ داخل ہونے اور خارج ہونے کے علاوہ باقی راستہ آٹھ فرسخ نہ ہو تو نماز پوری ہوگی اور مسافت کے برابر ہوتو نماز قصر ہوگی البتہ حدترخص کے اندر نماز پوری ہوگی۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

وہ صورتیں جن میں سفر منقطع ہوجاتا ہے

مسئلہ 525۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کوئی ایک پیش آجائے تو سفر منقطع ہوجائے گا اور ضروری ہے کہ نماز کو پوری پڑھے:

- 1۔ وطن سے گزرنا
- 2۔ کسی جگہ کم از کم دس دن ٹھہرنے کا قصد یا اس کا علم ہونا
- 3۔ کسی جگہ قیام کے قصد کے بغیر تردد کی حالت میں تیس دن رہنا

1- وطن سے گزرنا

مسئلہ 526۔ اگر کوئی شخص شرعی مسافت طے کرنے کے قصد سے نکلے اور دورانِ راہ وطن میں داخل ہو جائے تو اس کا سفر منقطع ہو جائے گا اور اس جگہ نماز پوری پڑھنا ہوگی تاہم سفر کو جاری رکھنے کی صورت میں اگر منزل تک باقی مسافت (یک طرفہ یا مجموعی طور پر) کم از کم آٹھ فرسخ ہو تو اس کی نماز قصر ہے اور اگر شرعی مسافت سے کم ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ 527۔ (توقف اور ٹھہرے بغیر) محض وطن سے گزرنا، سفر کے منقطع ہونے کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ 528۔ عرف میں وطن اس جگہ کو کہا جاتا ہے جہاں انسان زندگی گزارے اور سکونت و رہائش اختیار کرے، چاہے شہر ہو یا دیہات یا کوئی اور جگہ۔

مسئلہ 3 اصلی وطن اور اختیاری وطن:۔

اصلی وطن

مسئلہ 530۔ اصلی وطن وہ جگہ ہے جہاں انسان نے اپنی ابتدائی زندگی (بچپن اور نوجوانی) کا بیشتر عرصہ گزارا ہو اور نشو و نما پائی ہو۔

مسئلہ 531۔ اصلی وطن ہونے کے لئے لازمی نہیں ہے کہ انسان اس جگہ پیدا ہوا ہو یا اس کے والدین کا وطن ہو، اسی طرح لازمی نہیں کہ ہمیشہ یا طویل عرصے کے لئے زندگی گزارنے کا قصد رکھتا ہو بلکہ اگر مستقبل میں وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو بھی جب تک اس جگہ کو چھوڑ کر وہاں سے چلا نہ جائے اس کا اصلی وطن شمار ہوگا۔

مسئلہ 532۔ اصلی وطن کہلانے کے لئے مطلوبہ مدت کا تعین عرف پر منحصر ہے مثلاً اگر کسی نے زندگی کے ابتدائی دس سال کسی جگہ زندگی بسر کی ہے تو عرف کی نظر میں اصلی وطن کہلائے گا اور اگر ایک یا دو سال رہا ہو تو وطن نہیں کہا جائے گا۔



اختیاری وطن

مسئلہ 533۔ عرف کی نظر میں اختیاری وطن وہ جگہ ہے جو انسان نے وطن اور سکونت کی جگہ کے طور پر انتخاب کی ہو جبکہ پہلے وہ اس کا وطن نہیں تھا، چاہے اصلی وطن کو مکمل طور پر چھوڑ چکا ہو یا نہ چھوڑا ہو۔

مسئلہ 534۔ اختیاری وطن ہونے میں کوئی فرق نہیں کہ انسان ہمیشہ رہنے کا قصد کرے یا مدت طے کئے بغیر رہنے کا قصد کرے یا طویل مدت زندگی کرنے کا قصد کرے۔

مسئلہ 535۔ اگر کوئی شخص کسی جگہ تقریباً دس سال رہنے کا قصد کرے تو بعید نہیں ہے کہ عرف کی نظر میں اختیاری وطن کہلانے کے لئے کافی ہو۔

مسئلہ 536۔ اختیاری وطن کہلانے کے لئے فقط قصد کرنا کافی نہیں ہے بلکہ وطن کہلانے کے لوازمات بھی تاثیر رکھتے ہیں مثلاً وطن بنانے کے قصد سے کچھ مدت (مثلاً ایک یا دو مہینے) قیام کرے یا ان کاموں کو انجام دے جو کسی جگہ کو وطن بنانے کے لئے عام طور پر انسان انجام دیتا ہے۔

مسئلہ 537۔ اگر کوئی شخص کسی جگہ کو وطن بنانے کے قصد سے شروع میں کوئی گھر کرایے پر حاصل کرے یا خریدے یا ملازمت اور کاروبار شروع کرے تو اسی وقت سے ہی وطن شمار ہوگا اور اس کی نماز پوری ہوگی اور وطن کہلانے کے لئے ایک یا دو مہینے گزرنا لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ 538۔ اگر وطن بنانے کے قصد کے بعد اور وطن کہلانے کے لوازمات کو انجام دینے پہلے (جیسا کہ گذشتہ دو مسئلوں میں بیان کیا گیا) اس جگہ رہنے کے بارے میں تردید کا شکار ہو جائے تو وطن کا عنوان نہیں آئے گا اور دس دن رہنے کا قصد نہ ہونے کی صورت میں اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 539۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شہر میں (مثلاً مشہد مقدس میں) یا سرسبز علاقے میں کوئی گھر بنائے اور مسلسل (مثلاً ہر ہفتہ) زیارت یا تفریح کے لئے وہاں جانے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس صورت میں کہ جب اس کا وہاں قیام کرنا اتنا زیادہ نہ ہو کہ عرف کی نظر میں وہ جگہ اس کے رہائش اور زندگی بسر کرنے کا مقام شمار ہو تو وہاں اس کی نماز قصر ہے اور روزہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ 540۔ جس جگہ کو انسان ایک یا دو سال زندگی گزارنے کے لئے انتخاب کرتا ہے عرف کے لحاظ سے وہ جگہ وطن نہیں ہے لیکن اس کو مسافر بھی نہیں کہا جائے گا بنا براین دس دن قیام کا قصد نہ رکھے تو بھی اس کی نماز پوری ہوگی۔

موجودہ طور پر متعدد وطن

مسئلہ 541۔ ایک ہی وقت میں دو یا تین وطن ہونا اشکال نہیں رکھتا، اس طرح کہ ہر ایک میں گھر ہو جہاں سال میں کچھ مہینے رہتا ہو لیکن ایک ہی وقت میں تین سے زیادہ وطن ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ 542۔ اگر کوئی قصد کرے کہ ہمیشہ کے لئے یا کئی سالوں کے لئے تین یا چار مہینے (مثلاً گرمیوں یا چھٹیوں میں) کسی جگہ زندگی گزارے چنانچہ گھر جیسے زندگی کے وسائل فراہم کرے تو عرف کی نظر میں وہ دوسرا وطن شمار ہوگا لیکن اگر وطن بنانے کے قصد اور زندگی کے لوازمات فراہم کئے بغیر فقط تفریح کے لئے وہاں جائے تو وطن ہونا بعید ہے۔

مسئلہ 543۔ جو شخص ایک سے زیادہ جگہ رہتا ہے وطن ہونے کے لئے ہر جگہ برابر قیام کرنا لازم نہیں ہے بنا برآں جس شخص کے دو وطن ہوں اگر ایک جگہ پانچ مہینے اور دوسری جگہ سات مہینے رہتا ہو اور جس شخص کے تین وطن ہوں اور ایک جگہ چار مہینے، دوسری جگہ پانچ مہینے اور تیسری جگہ تین مہینے رہتا ہو تو سب پر وطن کے احکام جاری ہوں گے۔



وطن میں دوسرے کا تابع ہونا

مسئلہ 544۔ وطن کے سلسلے میں دوسرے کا تابع ہونا ، خود وطن کے مسئلے کی طرح ایک عرفی امر ہے یعنی جو بچے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ رہتے ہیں عرف کی نظر میں ان کے تابع ہوتے ہیں اور ان کا وطن بچوں کا بھی وطن ہے۔

مسئلہ 545۔ وطن کے سلسلے میں تابع ہونا اصلی وطن میں نہیں بلکہ بعد میں انتخاب کرنے والے وطن میں ہے بنا براین اگر کسی نے زندگی کے ابتدائی ایام میں کسی جگہ نشوونما پائی ہو اور زندگی گزاری ہو تو وہ اس کا اصلی وطن ہوگا چاہے ماں باپ کا وطن ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ 546۔ اگر بچے نے ماں باپ کے (اصلی یا انتخاب کئے ہوئے) وطن میں اتنی زندگی نہ گزاری ہو کہ وہ اس کا اصلی وطن کہلائے مثلاً پیدائش کے بعد کسی وجہ سے ماں باپ سے دور ہوا ہو اور دوسری جگہ نشوونما پائی ہو اور مثلاً دس سال بعد والدین کے پاس واپس آیا ہو تو اس صورت میں والدین کا وطن اس کا اصلی وطن شمار نہیں ہوگا لیکن واپسی کے بعد والدین کی وجہ سے انتخاب کیا ہوا وطن شمار ہوگا۔

مسئلہ 547۔ وطن کے سلسلے میں تابع ہونا اولاد سے مخصوص نہیں ہے بلکہ عرفاً ہر وہ شخص اس میں شامل ہے جو کسی دوسرے کا تابع ہو مثلاً کسی شخص کو ملازمت پر رکھا جائے تاکہ ہمیشہ کسی کے ہمراہ رہے اور خدمت کرے یا وہ بیوی جس نے کسی مخصوص جگہ رہنے کی شرط نہ کی ہو اور ہمیشہ اپنے شوہر کے ساتھ رہتی ہو۔

مسئلہ 548۔ وطن ہونے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ تابع شخص بھی وطن بنانے کا قصد کرے بلکہ متبوع (جس کے ساتھ رہ رہا ہے) کے ہمراہ ہونا کافی ہے اگرچہ اس امر سے غافل ہو ، بشرطیکہ وطن نہ بنانے یا اعراض (ارادے سے پھر جانے) کا قصد نہ کیا ہو۔

مسئلہ 549۔ بالغ بچے مثلاً گیارہ بارہ سالہ لڑکی یا سولہ یا سترہ سالہ لڑکا کہ جو وطن بنانے کے قصد سے غافل ہو اور ماں باپ کے ساتھ کسی شہر میں جائیں جس کو والدین نے وطن بنانے کا قصد کیا ہو تو وہ شہر بچوں کے لئے بھی وطن ہوگا۔

مسئلہ 550۔ اگر بچہ والدین کے ساتھ ایسی جگہ جائے جس کو والدین نے وطن بنانے کا قصد کیا ہو چنانچہ بچے نے وطن نہ بنانے کا قصد کیا ہو تو وہ جگہ اس کے لئے وطن شمار نہیں ہوگی اگرچہ والدین کے ہاں کہاتا پیتا ہو۔

مسئلہ 551۔ جو بچہ والدین کی تبعیت میں کسی جگہ کو وطن بنانے کا قصد کرے اگر کچھ مدت (مثلاً ایک یا دو مہینے) کے بعد اپنے قصد سے پھر جائے (اعراض کر لے) تو جب تک اس جگہ سے خارج نہ ہو جائے پھر جانے کا قصد (اعراض) عملی نہیں ہوگا اور اس کی نماز پوری ہوگی۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

وطن کو ترک کرنا (اعراض)

مسئلہ 552۔ وطن کو چھوڑنا یا اس سے اعراض کرنا (وطن بنانے کی طرح) ایک عرفی امر ہے اور اس معنی میں ہے کہ انسان اپنے وطن سے خارج ہو جائے اور دوبارہ وہاں نہ آنے کا قصد رکھتا ہو۔

مسئلہ 553۔ جس شخص نے اپنے (اصلی یا انتخابی) وطن کو ترک کیا ہو جب بھی وہاں جانا چاہے تو اس کی نماز قصر ہوگی، چاہے وہاں کوئی جائیداد رکھتا ہو یا نہ اور اس صورت میں اس جگہ سے گزرنے سے سفر ختم نہیں ہوگا مگر اس صورت میں کہ جب دس دن قیام کا قصد کرے۔

مسئلہ 554۔ وطن ترک کرنے (اعراض) کے لئے نیت اور قصد لازم ہے، بنا براین اگر ترک کرنے کی نیت کے بغیر کچھ مدت مثلاً چار یا پانچ سال وطن سے باہر رہے تو وہ جگہ اب بھی اس کا وطن ہوگی البتہ بہت طویل مدت مثلاً چالیس یا پچاس سال وطن سے باہر زندگی گزارے اور اس مدت کے دوران وطن واپس آنے کا سوچا بھی نہیں تو اس صورت میں بعید نہیں کہ طویل مدت تک وطن کو ترک کرنا اس کو چھوڑنے (اعراض) کے حکم میں ہو اور دس دن قیام کا قصد نہ کرنے کی صورت میں اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 555۔ جو شخص اپنے وطن سے خارج ہو جائے اور واپس نہ آنے کا قصد نہیں رکھتا [1] لیکن جانتا ہو یا مطمئن ہو کہ دوبارہ زندگی گزارنے کے لئے واپس نہیں آئے گا تو بعید نہیں کہ یہ علم اور اطمینان وطن کو ترک کرنے (اعراض) کے حکم میں ہو، بنا براین اس جگہ اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 556۔ وہ عورت جو اپنے شوہر کی تبعیت میں اپنے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ رہتی ہو اور اپنے وطن سے پھر جانے (اعراض) کا قصد نہ کیا ہو چنانچہ عمر کے آخر تک وطن واپس نہ آنے کا علم یا اطمینان نہ ہو بلکہ واپس آنے کا احتمال ہو اگرچہ کسی حادثے مثلاً طلاق یا شوہر کی موت کی وجہ سے واپس آنے کا احتمال ہو تو وہاں اس کی نماز پوری ہوگی لیکن اگر مصمم ارادہ ہو یا جانتی ہو کہ شوہر کی موت یا طلاق کی صورت میں بھی وطن واپس نہیں آئے گی تو اس صورت میں ترک وطن (اعراض) کہلائے گا اور وہ اس کا وطن شمار نہیں ہوگا۔

[1]۔ جو شخص اپنے وطن سے خارج ہو جائے اس کی تین حالتیں ہیں:

۱۔ چنانچہ قصد رکھتا ہو یا جانتا ہو کہ اپنے وطن واپس پلٹ کر آئے گا تو وطن ہونا باقی ہے۔

۲۔ چنانچہ قصد رکھتا ہو یا جانتا ہو کہ واپس پلٹ کر نہیں آئے گا تو اعراض ثابت ہو جائے گا۔

۳۔ چنانچہ واپس پلٹنے یا نہ پلٹنے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کیا ہو اور اس سلسلے میں کوئی علم بھی نہ رکھا ہو تو وطن ہونا پہلے کی طرح باقی رہے گا، مگر یہ کہ ایک طویل مدت مثلاً چالیس پچاس سال گزر گئے ہوں اور اس دوران اس کے ذہن میں بھی نہ آیا ہو کہ وہاں واپس پلٹ جائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

2- دس دن قیام کا قصد کرنا

مسئلہ 557۔ اگر مسافر قصد کرے کہ کسی جگہ دس دن قیام کرے گا تو ضروری ہے کہ اس جگہ نماز پوری پڑھے لیکن اگر قصد کے بغیر یا تردید کی حالت میں دس دن قیام کرے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 558۔ اگر کسی شخص نے دس دن قیام کا قصد نہ کیا ہو لیکن یقین یا اطمینان ہو کہ کسی جگہ دس دن قیام کرے گا تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے لیکن اگر دس دن قیام کا فقط گمان ہو تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 559۔ دس دن قیام مسلسل اور بے دریغ ہونا چاہئے اور اس دوران ایسے سفر کا قصد نہ کرے جو نماز قصر ہونے کا سبب بنے بنا برائیں اگر قصد کرے کہ پانچ دن کسی جگہ قیام کرے گا اس کے بعد دس فرسخ جا کر واپس آئے گا اور دوبارہ پانچ دن قیام کرے گا تو دس دن قیام کا قصد پورا نہیں ہوا اور ابتدا سے اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 560۔ اگر کسی جگہ دس دن قیام کا قصد کرتے ہوئے یہ ارادہ بھی رکھتا ہو کہ ان دس دنوں کے دوران اپنی اقامت گاہ سے باہر چار فرسخ سے کم مسافت تک جائے گا [1] تو چنانچہ اس قدر خارج ہونے کا قصد ہو جو عرفاً ایک جگہ دس دن رہنے سے منافات نہ رکھتا ہو مثلاً اس مدت میں دو یا تین مرتبہ اور ہر مرتبہ زیادہ سے زیادہ آدھا دن خارج ہو تو دس دن قیام کے قصد میں کوئی خلل نہیں پڑتا اور اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 561۔ دس دن قیام میں "دن" سے مراد اس کے عرفی معنی ہیں یعنی طلوع آفتاب سے غروب تک بنا برائیں اگر کوئی شخص طلوع آفتاب کے وقت کسی جگہ پہنچے اور قصد کرے کہ دسویں دن غروب آفتاب تک وہاں قیام کرے گا تو اس کی نماز پوری ہوگی اور لازم نہیں کہ پہلی اور آخری رات کو بھی قیام کرے۔

مسئلہ 562۔ دس دن قیام کے قصد میں درمیانی راتیں بھی دس دن کا حکم رکھتی ہیں لہذا جو شخص دس دن قیام کا قصد کرے راتوں کو شرعی مسافت تک خارج نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ 563۔ اگر کوئی مسافر چاہے کہ دس دن سے تھوڑی مقدار کم قیام کرے (اگرچہ ایک گھنٹہ ہی کیوں نہ) تو دس دن قیام کا قصد پورا ہونے کے لئے کافی نہیں ہے اور اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 564۔ جس شخص نے دس دن قیام کا قصد کیا ہو دس دن کے بعد جب تک اس جگہ سے خارج نہ ہوجائے اس کی نماز پوری ہوگی اور دوبارہ قصد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ 565۔ اگر کوئی شخص طلوع آفتاب کے بعد ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو تو اس جگہ پہنچتے وقت طلوع آفتاب سے جتنا وقت گزر گیا ہو گیارہویں دن طلوع آفتاب سے اتنا وقت گزرنا چاہئے تاکہ دس دن مکمل ہوں، لہذا اگر پہلے دن طلوع آفتاب کے تین گھنٹے بعد کسی جگہ پہنچا ہو، چنانچہ گیارہویں دن طلوع آفتاب کے تین گھنٹے بعد تک قیام کا قصد ہو تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 566۔ دس دن رہنے کی جگہ عرف کی نظر میں ایک جگہ ہونی چاہئے اور دو جگہوں کا ایک دوسرے سے متصل ہونا (مثلاً دو شہر یا دو دیہات) چنانچہ عرف کی نظر میں ایک جگہ شمار نہ ہوں تو کافی نہیں ہے۔

مسئلہ 567۔ اگر جس شہر میں دس دن قیام کا قصد کیا ہے بڑے شہروں میں سے ہو جس میں ایک دوسرے سے متصل کئی محلے ہوں چنانچہ ان محلوں میں رفت و آمد کرے تو جگہ ایک ہونے میں کوئی اشکال وارد نہیں ہوگا۔

مسئلہ 568۔ کسی جگہ کے ایک جگہ کہلانے میں شک ہونے کی صورت میں نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 569۔ اگر کسی جگہ دس دن قیام کا قصد کسی ایسے کام سے مشروط ہو جس کے انجام پانے میں شک یا گمان ہو تو دس دن قیام کا قصد پورا نہیں ہوگا اور نماز قصر ہوگی مثلاً کوئی شخص دس دن قیام کو اپنے دوست کی آمد سے مشروط کرے حالانکہ اس کے آنے یا نہ آنے کا کوئی علم نہ ہو یا حتیٰ کہ آنے کا گمان ہو (توبہ نماز قصر ہوگی)۔

مسئلہ 570۔ اگر دس دن رہنے کا قصد ہو لیکن احتمال ہو کہ کوئی مانع پیش آنے کی وجہ سے شاید دس دن قیام نہ کرسکے چنانچہ یہ احتمال اس قدر کم ہو کہ عقلاء کی نظر میں کوئی اہمیت نہ ہو تو دس دن قیام کا قصد پورا ہوجائے گا اور اس کی نماز پوری ہوگی لیکن احتمال کمزور نہ ہو اور عقلاء کے نزدیک اسی کی اہمیت ہو تو دس دن قیام کا قصد پورا نہیں ہوگا اور نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 571۔ اگر کوئی شخص کسی معین دن (مثلاً مہینے کے آخر) تک کسی جگہ رہنے کا قصد کرے اور حقیقت میں اس وقت تک دس دن پورے ہوتے ہوں اگرچہ نہیں جانتا ہے کہ دس دن ہوتے ہیں تو اقامت کا قصد پورا ہوگا اور اس کی نماز پوری ہوگی اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

مسئلہ 572۔ اگر کوئی شخص قصد رکھتا ہو کہ معین دن مثلاً پیر تک (اس سے زیادہ نہیں) کسی جگہ قیام کرے گا اور اس خیال سے کہ اس وقت تک دس دن پورے ہوتے ہیں، دس دن قیام کا قصد کرے (حالانکہ دس دن سے کم ہیں) اس صورت میں اس کی نماز قصر ہوگی پس اگر وقت کے اندر متوجہ ہو جائے تو نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزرنے کے بعد متوجہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر قضا کرے۔

مسئلہ 573۔ اگر کوئی شخص کسی جگہ دس دن رہنے کا قصد کرے اور خیال کرے کہ فلاں دن تک دس دن ہوتے ہیں (حالانکہ دس دن سے کم ہیں) لیکن اس طرح قصد کرے کہ اگر دس دن سے کم ہونے کی طرف متوجہ ہونے کی صورت میں بعد کے ایام میں بھی یقینی طور پر قیام کرے گا تاکہ دس دن پورے ہو جائیں تو اس صورت میں اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 574۔ دس دن قیام کا قصد پورا ہونا نماز پڑھنے سے مشروط نہیں ہے بنا براین حائض یا نفاس والی عورت دس دن قیام کا قصد کرے تو اس کا قصد صحیح اور قابل اعتبار ہے اور جن ایام میں نماز نہیں پڑھے گی دس دنوں میں شمار ہوں گے۔

مسئلہ 575۔ اگر کوئی مسافر قصر نماز پڑھنے میں مشغول ہو اور اسی دوران دس دن قیام کا قصد کرے تو نماز کو چار رکعت پڑھ کر ختم کرے۔

[1] - یعنی شرعی مسافت سے کم مقدار تک نکلنے کا ارادہ دس دن قیام کے قصد کے ہمراہ ہے۔



دس دن قیام کے قصد سے پہرجانا

مسئلہ 576۔ اگر کوئی مسافر دس دن قیام کا قصد رکھتا ہو لیکن چار رکعت والی ایک یومیہ ادا نماز پڑھنے سے پہلے اپنے قصد سے پہرجائے یا تردید کا شکار ہوجائے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 577۔ جس شخص نے دس دن قیام کا قصد کیا ہو چار رکعت والی ایک یومیہ ادا نماز پڑھنے کے بعد جب تک اس جگہ قیام کرے اس کی نماز پوری ہوگی اگرچہ اپنے قصد سے پہرجائے اور وہاں دس دن نہ رہنا چاہے لیکن اگر فقط نماز صبح یا نماز مغرب پڑھے اور اس کے بعد اپنے قصد سے پہرجائے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 578۔ اگر پہلی چار رکعتی نماز پڑھتے ہوئے دس دن قیام کے قصد سے پہرجائے اور دس دن سے کم رہنا چاہے تو اس کی نماز قصر میں بدل جائے گی بنا براین اگر تیسری رکعت کے رکوع میں پہنچنے سے پہلے ارادہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز کو قصر کر کے ختم کرے اور چنانچہ تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور نماز کو قصر کر کے ختم کرے اور قصر کر کے دوبارہ پڑھے۔ اگر تیسری رکعت کے رکوع میں داخل ہو چکا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ 579۔ جس شخص نے دس دن قیام کا قصد کیا ہو اگر روزہ رکھے اور چار رکعتی نماز پڑھنے سے پہلے اپنے قصد سے پہرجائے تو زوال کے بعد قصد سے پہرجانے کی صورت میں اس کا روزہ صحیح ہے لیکن اگر زوال سے پہلے ہو تو روزہ باطل ہے۔

مسئلہ 580۔ جس شخص نے دس دن قیام کا قصد کیا ہو اگر اس سے چار رکعتی نماز قضا ہوجائے اور کوئی دوسری چار رکعتی نماز ادا کی صورت میں پڑھے بغیر اپنے قصد سے پہرجائے تو بعد کی نمازوں کو قصر کر کے پڑھے لیکن قضا ہونے والی نماز کو حتیٰ سفر میں بھی پوری کر کے قضا کرے۔

مسئلہ 581۔ گذشتہ مسئلے میں اگر اسی سفر کے دوران نماز کو پوری کر کے قضا کرے اور اس کے بعد قیام کے قصد سے پہرجائے تو یہ چار رکعتی نماز بعد کی نمازوں کو پوری کر کے پڑھنے کے لئے کافی نہیں اور اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 582۔ اگر کوئی شخص ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد دس دن قیام کے قصد سے پہرجائے اس صورت میں کہ جب اسے علم ہوجائے کہ اس کی نماز باطل تھی تو اس کا وظیفہ قصر کر کے پڑھنا ہے۔

مسئلہ 583۔ اگر کوئی شخص چار رکعتی نماز کا وقت گزرنے کے بعد دس دن قیام کے قصد سے پہرجائے اور شک کرے کہ گزرے ہوئے وقت کے اندر نماز پڑھی تھی یا نہیں تو ضروری ہے یوں سمجھے کہ نماز پوری کر کے پڑھی ہے اور بعد کی نمازوں کو بھی پوری کر کے پڑھے۔

مسئلہ 584۔ اگر کوئی شخص دس دن قیام کے قصد سے پہرجانے کے بعد شک کرے کہ قصد سے پہرجانے سے پہلے ایک چار رکعتی نماز پڑھی ہے یا نہیں تو اس کی نماز قصر ہوگی۔



دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

محل اقامت سے خارج ہونا

مسئلہ 585۔ اگر دس دن قیام کا قصد پورا ہونے کے بعد اپنی اقامت گاہ سے چار فرسخ سے کم (حتیٰ ایک دن یا زیادہ کے لئے) سفر کر کے خارج ہو جائے تو کوئی اشکال نہیں ہے اور دس دن قیام کے قصد میں کوئی خلل نہیں آتا۔

مسئلہ 586۔ اگر کوئی شخص دس دن قیام کا قصد پورا ہونے کے بعد (ابتدائی دس دنوں کے اندر یا اس کے بعد) چار فرسخ سے کم سفر کرنے کا ارادہ کرے اور دوبارہ اقامت گاہ میں (اس عنوان سے کہ اقامت گاہ ہے) واپس آنے کا قصد رکھتا ہو تو رفت و آمد کے دوران، اس جگہ اور اقامت گاہ میں اس کی نماز پوری ہوگی۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

3- قیام کے قصد کے بغیر ایک مہینہ رینا

مسئلہ 587۔ اگر آٹھ فرسخ طے کرنے کے بعد کسی جگہ تیس دن تردید کی حالت میں رہے تو اکتیسویں دن کے بعد جب تک اس جگہ سے خارج نہ ہو جائے (اگرچہ آدھا دن ہی کیوں نہ ہو) ضروری ہے کہ نماز کو پوری پڑھے۔

مسئلہ 588۔ جو مسافر دس دن سے کم کسی جگہ قیام کا ارادہ رکھتا ہو اگر اس مدت کے بعد جانے سے منصرف ہو جائے اور ارادہ کر لے کہ دوبارہ دس دن سے کم مثلاً مزید ایک ہفتہ قیام کرے گا اور اسی ترتیب سے اس جگہ قیام کرنے کا ارادہ طول پکڑے اور ایک مہینہ ہو جائے تو اس صورت میں گذشتہ مسئلے کی طرح اکتیسویں دن سے اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 589۔ اگر کوئی شخص تیس دن سے کم مثلاً 28 دن کسی جگہ تردد کی حالت میں قیام کرے چنانچہ دوسری جگہ جائے اور وہاں بھی تردد کی حالت میں تیس دن سے کم قیام کرے اور اس کے بعد تیسری جگہ اسی طرح قیام کرے تو تینوں جگہوں میں اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 590۔ تیس دن اس طرح شمار کئے جائیں گے کہ اگر کوئی شخص طلوع آفتاب کے وقت کسی جگہ پہنچے تو تیسویں دن غروب آفتاب کے بعد اس کی نماز پوری ہوگی اور تیسویں دن کی نماز عشاء اور اس کے بعد کی چار رکعتی نمازیں پوری کر کے پڑھے لیکن اگر طلوع آفتاب کے بعد پہنچے تو اکتیسویں دن کے اسی وقت تیس دن مکمل ہو جائیں گے۔ بنا برائیں اگر طلوع آفتاب کے ایک گھنٹے بعد پہنچا ہو تو اکتیسویں دن طلوع آفتاب کے ایک گھنٹے بعد تیس دن مکمل ہو جائیں گے اور اس کے بعد چار رکعتی نمازیں پوری پڑھی جائیں گی۔

مسئلہ 591۔ اگر تردید کی حالت کی ابتدا قمری مہینے کی پہلی تاریخ کو ہو اور مہینہ انتیس دن کا ہو جائے تو ضروری ہے کہ انتیسویں دن نماز کو قصر کر کے پڑھے اور تیسویں دن (اگلے مہینے کی یکم کو) احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے اور اکتیسویں دن سے نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ 592۔ تردید کی جگہ عرفی طور پر ایک ہونی چاہئے، بنا برائیں اگر تیس دنوں میں سے کچھ ایام ایک جگہ مثلاً تہران (کراچی) میں اور کچھ ایام دوسری جگہ مثلاً کرج (حیدرآباد) میں گزر جائیں تو تردید کی حالت میں تیس دن گزرنے کا حکم نہیں رکھتا اور اب بھی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ 593۔ اگر تردید کی حالت میں گزرنے والے تیس دنوں کے دوران چار فرسخ سے کم فاصلہ طے کرے چنانچہ اس جگہ سے خارج ہونا عرف کی نظر تیس دن ایک جگہ قیام کے منافی نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں رکھتا اور تیس دن گزرنے کے بعد اس کی نماز پوری ہوگی مثلاً (پورا دن نہیں بلکہ) کچھ دیر کے لئے باہر جائے اور باہر جانا زیادہ تکرار نہ ہوا ہو مثلاً تیس دنوں میں چار یا پانچ مرتبہ باہر جائے اور ہر مرتبہ تین یا چار گھنٹے باہر رہے اور واپس آجائے۔

مسئلہ 594۔ اگر کوئی شخص قیام کا قصد کئے بغیر تیس دن کسی جگہ ٹھہرے تو اکتیسویں دن سے اس شخص کی طرح ہے جس نے قیام کا قصد کیا ہو۔ بنا برائیں تیسویں دن کے بعد ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر مسافت شرعی سے کم سفر کرنا چاہے تو دس دن قیام کی صورت میں جو احکام جاری ہوتے ہیں اس صورت میں بھی جاری ہوں گے مثال کے طور پر اگر کوئی شخص چاہے کہ چار فرسخ سے کم فاصلے تک جا کر دوبارہ تیس دن قیام کرنے والی جگہ واپس آئے اور قیام کا قصد کئے بغیر ٹھہرے تو اس جگہ، اقامت گاہ اور رفت و آمد کے راستے میں اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ 595۔ اگر وہ شخص کہ جس کی نماز تیس دن گزرنے کی وجہ سے پوری ہو چنانچہ شرعی سفر کے قصد سے اقامت گاہ سے نکلے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ تیس دن رہنے والی جگہ اور حد ترخص کے درمیانی فاصلے میں نماز کو قصر کر کے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے یا تاخیر کرے اور قصر کر کے پڑھے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

سفر کے دوران نافلہ نمازوں کے احکام

- مسئلہ 596۔ جس سفر میں نماز قصر ہوتی ہے ، ظہر اور عصر کی نافلہ نمازیں پڑھنا (اگرچہ رجاء کے قصد سے ہی کیوں نہ ہو) جائز نہیں ہے۔
- مسئلہ 597۔ عشاء کی نافلہ نماز (وتیرہ) کو سفر میں رجاء کے قصد اور ثواب کی امید سے پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔
- مسئلہ 598۔ جو نافلہ نمازیں مسافر سے ساقط ہیں اس شخص کے لئے جائز اور مستحب ہیں جو دس دن قیام کا ارادہ رکھتا ہو۔ اسی طرح مستحب روزے بھی اس شخص کے لئے مستحب ہیں۔
- مسئلہ 599۔ اگر کوئی شخص ایسی جگہ جہاں نماز کو قصر اور پوری کر کے پڑھنے میں اختیار ہو پوری نماز پڑھنا چاہے تو یومیہ نافلہ نمازیں بھی پڑھ سکتا ہے۔
- مسئلہ 600۔ نماز شب اور نماز صبح و مغرب کی نافلہ نماز مسافر سے ساقط نہیں ہے۔
- مسئلہ 601۔ یومیہ نافلہ نمازوں کے علاوہ باقی نوافل مثلاً نماز جعفر طبار (جو ایک انتہائی اہم اور فضیلت والی نماز ہے) اور نماز امام زمان علیہ السلام یا مخصوص ایام مثلاً روز جمعہ کی نمازیں مسافر سے ساقط نہیں ہیں۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

جہاں وظیفہ نماز کو قصر کر کے پڑھنا ہے وہاں پوری نماز پڑھنا

مسئلہ 602۔ جو مسافر جانتا ہو کہ سفر میں کچھ شرائط کے ساتھ نماز قصر ہوتی ہے اور اس کے سفر میں وہ تمام شرائط ہیں، اگر اپنی نماز پوری پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے اور اس کے لئے ضروری ہے نماز کو دوبارہ قصر کر کے پڑھے، چاہے وقت کے اندر ہو یا وقت کے بعد۔

مسئلہ 603۔ جو مسافر نہ جانتا ہو کہ سفر میں نماز قصر ہوتی ہے اور اپنے وظیفے کے برعکس نماز کو پوری پڑھتا ہو چنانچہ جاہل قاصر ہو [1] تو حکم کو جاننے کے بعد نماز کو دوبارہ یا قضا کرنا لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ 604۔ گذشتہ مسئلے میں اگر جاہل مقصر ہو [2] تو سیکھنے میں کوتاہی کی وجہ سے گناہ کا مرتکب ہوا ہے اور حکم کو جاننے کے بعد وقت کے اندر نماز کو دوبارہ اور وقت کے بعد قضا کرے۔

مسئلہ 605۔ اگر کوئی شخص سفر میں نماز کے حکم کو جانتا ہو لیکن حکم کی خصوصیات سے لاعلمی کی بناء پر نماز کو پوری پڑھے تو اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر وقت کے اندر متوجہ ہو جائے تو نماز کو دوبارہ پڑھے اور وقت کے بعد متوجہ ہو تو قضا کرے مثلاً کوئی شخص جانتا ہو کہ سفر میں نماز قصر ہوتی ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ دس دن قیام کا قصد کرنے اور ایک چار رکعتی نماز پڑھنے سے پہلے اگر اپنے قصد سے پہر جائے تو نماز قصر ہوجاتی ہے اور نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ 606۔ اگر مسافر کو سفر میں نماز کے حکم کا علم ہو لیکن موضوع (اپنے مخصوص مسئلے) کے بارے میں علم نہ ہونے کی وجہ سے نماز کو پوری پڑھے تو ضروری ہے کہ دوبارہ پڑھے مثلاً جانتا ہو کہ مسافر کا وظیفہ نماز کو قصر کر کے پڑھنا ہے تاہم آٹھ فرسخ تک سفر کا قصد رکھتا ہو لیکن سات فرسخ ہونے کے خیال سے نماز کو پوری پڑھے لے حالانکہ اس کا اصلی وظیفہ نماز کو قصر کر کے پڑھنا تھا۔

مسئلہ 607۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ مسافر کی نماز قصر ہوتی ہے یا سفر میں ہونے کو بھول جائے اور نماز کو پوری پڑھے چنانچہ وقت کے اندر یاد آئے تو نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر دوبارہ نہ پڑھے تو اس کی قضا واجب ہے لیکن اگر وقت کے بعد متوجہ ہو تو نماز کی قضا نہیں ہوگی۔

مسئلہ 608۔ جو مسافر نہیں جانتا کہ مسافر کا وظیفہ نماز کو قصر کر کے پڑھنا ہے اگر اس کی نماز قضا ہو جائے اور وقت کے بعد متوجہ ہو تو ضروری ہے کہ اپنی قضا نماز کو قصر کر کے پڑھے۔

مسئلہ 609۔ گذشتہ مسئلے میں اگر قضا ہونے والی نماز کو پوری کر کے قضا کرے اور اس کے بعد حکم کی طرف متوجہ ہوتو جاہل قاصر ہونے کی صورت میں نماز کو دوبارہ پڑھنا لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ 610۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ مسافر کا وظیفہ نماز کو قصر کر کے پڑھنا ہے یا سفر میں ہونے کو بھول جائے اور پوری پڑھنے کے قصد سے نماز شروع کر دے اور تیسری رکعت کے قیام سے پہلے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ نماز کو دو رکعت کر کے ختم کرے اور اس کی نماز صحیح ہے اور اگر تیسری رکعت کے قیام کے بعد اور رکوع سے پہلے یاد آئے تو ضروری ہے بیٹھ جائے اور سلام پڑھے۔

مسئلہ 611۔ گذشتہ مسئلے میں اگر تیسری رکعت کے رکوع میں جانے کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز باطل ہے چاہے وقت وسیع ہو یا اس قدر تنگ کہ ایک رکعت بھی پڑھنے کا وقت نہ ہو تو نماز کو دوبارہ یا وقت کے بعد قضا کرے۔

[1] - وہ شخص جو حکم کو نہیں جانتا اور اپنے جہل سے بھی واقف نہیں ہے۔
[2] - یعنی وہ شخص جو اپنے جہل سے واقف ہے اور اسے برطرف کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود یہ کام نہیں کرتا۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

پوری نماز پڑھنے کے مقام پر نماز کو قصر کر کے پڑھنے کا حکم

مسئلہ 612۔ جس مسافر کا وظیفہ پوری نماز پڑھنا ہو چنانچہ اپنے وظیفے کے برعکس قصر کر کے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے اور کوئی فرق نہیں کہ حکم اور موضوع کے بارے میں علم ہو یا نہ ہو، جان بوجھ کر کرے یا بھولے سے، البتہ ایک صورت ہے جو بعد کے مسئلے میں بیان کی جائے گی۔

مسئلہ 613۔ جو مسافر دس دن کسی جگہ قیام کرنا چاہے اگر حکم سے لاعلمی کی بناء پر نماز کو قصر کر کے پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر موضوع سے لاعلمی یا بھولنے کی بناء پر قصر کر کے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے اور ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ 614۔ جس شخص کا وظیفہ نماز کو پوری پڑھنا ہو مثلاً وہ مسافر جو دس دن قیام کا قصد کرے چنانچہ اگر بھولے سے یا حکم یا موضوع سے لاعلمی کی وجہ سے نماز کو قصر کی نیت سے شروع کر دے اور اس سلام کے کہنے سے پہلے متوجہ ہو جائے کہ جس کو کہنے کے بعد نماز سے خارج ہو جاتے ہیں، تو نماز کو پوری پڑھ کر ختم کرے اور صحیح ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

متفرق مسائل

مسئلہ 615۔ جو شخص اول وقت میں اپنے وطن میں یا ایسی جگہ موجود ہو جہاں دس دن قیام کا قصد کیا ہو اور نماز پڑھے بغیر سفر کیا ہو چنانچہ اگر سفر میں نماز پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ قصر کر کے پڑھے۔

مسئلہ 616۔ جو شخص اول وقت میں سفر میں ہو اور نماز نہ پڑھی ہو اور اس کے بعد وطن میں یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں دس دن قیام کا قصد رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو پوری پڑھے۔

مسئلہ 617۔ جو شخص اول وقت میں سفر میں ہو اور نماز نہ پڑھی ہو چنانچہ وطن میں یا ایسی جگہ پہنچنے کے بعد اس کی نماز قضا ہو جائے کہ جہاں دس دن قیام کا قصد رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ اس کو چار رکعتی قضا بجلائے۔

مسئلہ 618۔ جو شخص اول وقت میں اپنے وطن میں یا ایسی جگہ ہو جہاں دس دن قیام کا قصد رکھتا ہو اور اس کے بعد سفر اختیار کرے چنانچہ سفر میں نماز قضا ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز قصر کر کے قضا کرے۔

مسئلہ 619۔ مسافر چار مقامات پر (یعنی شہر مکہ، مدینہ، مسجد کوفہ اور حرم حضرت امام حسین علیہ السلام میں) چار رکعتی نمازوں کو قصر کر کے اور پوری پڑھنے میں اختیار رکھتا ہے اور اگر پوری پڑھے تو افضل ہے لیکن قصر کر کے پڑھنا احتیاط مستحب ہے۔

مسئلہ 620۔ اختیار کا حکم آج کے پورے شہر مکہ و مدینہ میں جاری ہے اور مسجد الحرام اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مخصوص نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں مسجدوں پر اکتفا کیا جائے۔

مسئلہ 621۔ کوفہ میں نماز قصر کر کے یا پوری پڑھنے کا اختیار مسجد کوفہ سے مخصوص ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر شہر کوفہ میں اختیار کا حکم جاری نہیں ہوگا۔

مسئلہ 622۔ حرم حضرت امام حسین علیہ السلام میں اختیار کا حکم گنبد کے نیچے اور اس جگہ سے مخصوص ہے جو قبر مطہر کا نزدیک کہلائے اور احتیاط کی بنا پر صحن اور ملحقہ ہال اس میں شامل نہیں ہیں۔

مسئلہ 623۔ مذکورہ چار مقامات پر اختیار کا حکم ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور مسافر چار رکعتی نمازوں میں سے ہر ایک کو چاہے تو پوری پڑھ سکتا ہے اور چاہے تو قصر کر کے بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ 624۔ جن مقامات پر نماز کو پوری پڑھنے اور قصر کر کے پڑھنے میں اختیار ہے اگر مکلف سے (عمداً یا سہواً) نماز قضا ہو جائے اور ان مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ اس کی قضا کرنا چاہے تو اقویٰ یہ ہے کہ قصر کر کے قضا کرے اور چنانچہ ان مقامات پر ہی قضا کرنا چاہے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ قصر پڑھے۔

مسئلہ 625۔ مذکورہ چار مقامات پر اختیار کے حکم میں روزہ شامل نہیں ہے بنا براین مسافر ان مقامات پر رمضان المبارک کا روزہ نہیں رکھ سکتا ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

قضا نماز

مسئلہ 626۔ اگر کسی نے یومیہ واجب نماز جان بوجھ کر یا بھولے سے یا لاعلمی کی بنا پر اس کے معین وقت میں نہ پڑھی ہو یا وقت گزرنے کے بعد متوجہ ہوا ہو کہ نماز باطل ہوئی تھی تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 627۔ اگر کوئی شخص یومیہ نماز کے علاوہ کوئی اور واجب نماز مثلاً نماز آیات کو اس کے معین وقت میں نہ پڑھے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 628۔ نماز کی قضا اس صورت میں واجب ہے کہ جب مکلف کو اس کے قضا ہونے یا باطل ہونے کا یقین ہو لیکن اگر قضا ہونے یا باطل ہونے کا شک یا گمان ہو تو اس کی قضا بجالانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 629۔ اگر مکلف نماز کے پورے وقت میں بے ہوش رہے تو اس کی قضا واجب نہیں ہے البتہ اگر اس کے اپنے اختیار سے بے ہوشی طاری ہوئی ہو تو اس صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 630۔ اگر کوئی غیر مسلم اسلام لائے تو مسلمان ہونے سے پہلے جو نمازیں نہیں پڑھی ہیں ان کی قضا لازم نہیں ہے لیکن مرتد یعنی وہ مسلمان جس نے اسلام کو چھوڑ دیا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ توبہ کرنے کے بعد ارتداد کے زمانے میں قضا ہونے والی نمازوں کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 631۔ جن نمازوں کے پورے وقت میں عورت حیض یا نفاس کی حالت میں رہی ہو، ان کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 632۔ جس شخص پر قضا نماز واجب ہو اس کو فوراً پڑھنا واجب نہیں ہے البتہ اس کو پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔

مسئلہ 633۔ اگر کوئی شخص حکم شرعی یا موضوع سے لاعلمی کی بنا پر نماز کو طہارت کے بغیر پڑھے مثلاً کسی کو مجنب ہونے کا علم نہ ہو اور غسل کے بغیر یا باطل غسل یا باطل وضو کے ساتھ نماز پڑھی ہو تو ضروری ہے کہ ان نمازوں کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 634۔ واجب نماز کی قضا اسی ترتیب سے بجالانا چاہئے جس طرح قضا ہوئی ہے۔ بنا براین اگر مکلف کا وظیفہ چار رکعتی نماز پڑھنا ہو اور وہ قضا ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا کو بھی چار رکعتی بجلائے (اگرچہ سفر کے دوران قضا بجلائے) اور سفر کے دوران (جب اس کا وظیفہ قصر پڑھنا ہو) چار رکعتی نمازیں قضا ہو جائیں تو ضروری ہے کہ قصر کر کے قضا بجلائے اگرچہ قضا بجالاتے وقت سفر میں نہ ہو۔

مسئلہ 635۔ واجب نماز کی قضا کو دن اور رات میں جب چاہے پڑھ سکتا ہے اور لازمی نہیں کہ نماز صبح کی قضا کو نماز صبح کے وقت اور نماز ظہر کی قضا کو نماز ظہر کے وقت بجلائے۔

مسئلہ 636۔ نماز قضا ہونے کا معیار آخری وقت ہے۔ بنا براین اگر آخری وقت میں جب نماز قضا ہوئی ہو مسافر ہو تو اس نماز کی قضا کو قصر کر کے بجلائے اگرچہ اول وقت میں اپنے وطن میں تھا اور اگر آخری وقت میں سفر میں نہ ہوتو قضا کو پوری پڑھے اگرچہ اول وقت میں سفر میں تھا۔

مسئلہ 637۔ نماز کی قضا بجالاتے ہوئے ترتیب کی رعایت واجب نہیں ہے مگر یہ کہ ایک دن کی نماز ظہر اور عصر اور ایک دن کی نماز مغرب و عشاء ہو (تو رعایت واجب ہے)

مسئلہ 638۔ اگر کسی شخص کو قضا ہونے والی نمازوں کی تعداد کے بارے میں علم نہ ہو تو جتنی مقدار کے قضا ہونے پر یقین ہے اس پر اکتفا کرسکتا ہے۔

مسئلہ 639۔ جس شخص پر قضا نماز واجب ہو وہ ادا نماز پڑھ سکتا ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر صرف ایک قضا نماز ہو تو پہلے قضا نماز کو پڑھے مخصوصاً اگر اسی دن کی قضا نماز ہو۔

مسئلہ 640۔ جس شخص پر قضا نماز واجب ہو، نافلہ اور مستحب نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ 641۔ یومیہ نوافل کی قضا بجالانا مستحب ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز کے لئے اجیر بنانا

مسئلہ 642۔ اگر میت کی عبادتیں مثلاً نماز یا روزہ قضا ہوئی ہوں تو میت کی طرف سے ان کو بجالانے کے لئے کسی کو اجیر بنانا جائز ہے۔ اسی طرح کوئی ان عبادتوں کو تبرعاً (بغیر اجرت کے) بھی انجام دے سکتا ہے اور اس طرح میت کا ذمہ ادا ہو جاتا ہے۔

مسئلہ 643۔ جو نماز اجرت لے کر میت کی طرف سے پڑھی جاتی ہے، نماز استیجاری کہلاتی ہے۔

مسئلہ 644۔ اگر میت نے اپنی قضا نمازوں کے لئے اجیر بنانے کی وصیت کی ہو تو ضروری ہے کہ اس کے مال کے تیسرے حصے کے برابر وصیت پر عمل کیا جائے اور تیسرے حصے سے زیادہ میں وراثت کی اجازت لازم ہے۔

مسئلہ 645۔ اگر کوئی شخص میت کی نماز پڑھنے کے لئے اجیر بنا ہو تو نماز پڑھتے وقت میت کو خصوصیات کے ساتھ معین کرنا لازم نہیں ہے بلکہ اجمالی طور پر اس کو معین کرے تو کافی ہے مثلاً اگر کوئی شخص دو افراد کی نماز پڑھنے کے لئے اجیر بنا ہو چنانچہ پہلی میت کی طرف سے نماز کی نیت کرے تو کافی ہے۔

مسئلہ 646۔ اگر اجارے کی نماز کے لئے مخصوص شرط نہ رکھی جائے (مثلاً جماعت کے ساتھ یا مسجد میں پڑھنا) تو اجیر پر صرف لازم ہے کہ نماز کو اس کے واجبات کے ساتھ بجالائے۔

مسئلہ 647۔ میت کی نمازیں پڑھنے کے لئے ہم جنس ہونا شرط نہیں ہے یعنی مرد عورت کی قضا نمازیں پڑھ سکتا ہے اور عورت مرد کی قضا نماز پڑھ سکتی ہے، اجیر بن کر یا بغیر اجرت کے پڑھے۔

مسئلہ 648۔ نماز کو بلند آواز کے ساتھ یا آہستہ پڑھنے میں ضروری ہے کہ اجیر اپنے وظیفے کے مطابق عمل کرے بنا برابریں اگر کوئی مرد عورت کی قضا نمازوں کے لئے اجیر بنے تو ضروری ہے کہ نماز صبح، مغرب اور عشاء میں الحمد اور سورہ کو بلند آواز سے پڑھے۔

مسئلہ 649۔ جو شخص میت کی قضا نماز کے لئے اجیر بنے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل شرائط رکھتا ہو :

1۔ اجتہاد یا صحیح تقلید کے ساتھ نماز کے مسائل کو جانتا ہو۔

2۔ نماز کو صحیح طریقے سے پڑھنے کے بارے میں قابل اطمینان ہو۔

3۔ کوئی عذر نہ رکھتا ہو مثلاً جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو میت کی نمازوں کے لئے اجیر نہیں بن سکتا ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

والدین کی قضا نماز

مسئلہ 650۔ بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ باپ سے قضا ہونے والی نمازوں اور احتیاط واجب کی بنا پر ماں سے قضا ہونے والی نمازوں کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 651۔ اگر باپ یا ماں نے بالکل نماز نہیں پڑھی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر بڑے بیٹے پر نمازوں کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ 652۔ بڑے بیٹے سے مراد وہ سب سے بڑا بیٹا ہے جو ماں باپ کے مرتے وقت زندہ ہو ، خواہ بالغ ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ 653۔ اگر میت کی سب سے بڑی اولاد بیٹی ہو اور اس کے بعد دوسری اولاد بیٹا ہو تو ماں باپ کی قضا نمازیں بڑے بیٹے پر جو دوسری اولاد ہے، واجب ہوگی۔

مسئلہ 654۔ اگر (بڑے بیٹے کے علاوہ) کوئی شخص ماں باپ کی نمازوں کی قضا بجلائے تو بڑے بیٹے سے قضا ساقط ہو جائے گی۔

مسئلہ 655۔ بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ ماں باپ سے جتنی نمازیں قضا ہونے کا یقین ہے، قضا بجلائے اور اگر نہیں جانتا ہو کہ ان کی نماز قضا ہوئی ہے یا نہیں تو کچھ بھی واجب نہیں ہے اور اس کے بارے میں تحقیق و جستجو کرنا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ 656۔ بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ جس قدر ممکن ہو ماں باپ کی نمازوں کی قضا بجلائے اور اگر اس سے عاجز ہو تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 657۔ اگر کسی شخص پر اپنی قضا نمازوں کے ساتھ ساتھ ماں باپ کی قضا نمازیں بھی واجب ہوں تو کسی ایک کے پہلے پڑھنے میں اسے اختیار حاصل ہے اور جس نماز کو بھی پہلے پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ 658۔ اگر ماں باپ کے مرنے کے بعد بڑا بیٹا مرجائے تو دوسرے بچوں پر ماں باپ کی قضا نماز واجب نہیں ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز آیات

بعض قدرتی حادثے مثلاً زلزلہ، سورج گرہن، چاند گرہن، خوفناک طوفان اور گرج چمک ہمیشہ قیامت کی نشانیاں یاد دلاتے ہیں اور اسی طرح خداوند عالم کی عظمت و قدرت دکھاتے ہیں۔ ان مواقع پر اللہ کی طرف توجہ کرنا جو کہ تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے اور دو رکعت نماز (نماز آیات) پڑھنا بے چینی اور وحشت کو سکون میں بدلنے کے ساتھ ساتھ خلقت میں خدا کی تدبیر کو ذہن میں لانے کا سبب ہے اور خرافات کی طرف رجحان کے بجائے توحید کی روح کو مستحکم کرتا ہے۔ دو رکعت نماز پڑھنا وسیلہ ہے کہ انسان کا ذہن مخلوق سے خالق تک رسائی حاصل کرتا ہے۔

مسئلہ 659۔ نماز آیات مندرجہ ذیل چار میں سے کسی ایک کے سبب واجب ہوتی ہے :

1۔ کسوف (سورج گرہن) اگرچہ کچھ حصے کو ہی گرہن لگے۔

2۔ خسوف (چاند گرہن) اگرچہ کچھ حصے کو ہی گرہن لگے۔

3۔ زلزلہ

4۔ ہر غیر معمولی حادثہ جس کے باعث لوگوں کی اکثریت خوف میں مبتلا ہو جائے مثلاً سیاہ و سرخ آندھی اور بجلی کی کڑک

مسئلہ 660۔ سورج گرہن، چاند گرہن اور زلزلہ کے علاوہ باقی حالات میں اس صورت میں نماز آیات واجب ہوتی ہے کہ جب لوگوں کی اکثریت کے لئے خوف اور وحشت کا باعث بنے، بنا برائیں اگر کوئی حادثہ خوف ایجاد نہ کرے یا بعض افراد کے لئے خوف اور وحشت کا باعث بنے تو نماز آیات واجب ہونے کا سبب نہیں ہوگا۔

مسئلہ 661۔ جن چیزوں کے لئے نماز آیات پڑھنا واجب ہے اگر وہ ایک سے زیادہ وقوع پذیر ہو جائیں تو ہر ایک کے لئے ایک نماز آیات واجب ہوگی۔

مسئلہ 662۔ ہر شدید یا ہلکی نوعیت کے زلزلے کے لئے یہاں تک کہ پس زلزلہ (آفٹر شاک) اگر مستقل زلزلہ شمار کیا جائے تو ضروری ہے کہ ایک نماز آیات پڑھی جائے۔

مسئلہ 663۔ نماز آیات اسی شخص پر واجب ہوگی جو حادثے کے وقت اس مقام پر موجود ہو۔

مسئلہ 664۔ نماز آیات کا باعث بننے والے حادثے مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی ایک سے ثابت ہوتے ہیں:

1۔ انسان خود متوجہ ہو جائے۔

2۔ ہر وہ طریقہ جو علم یا اطمینان کا باعث ہو۔

3۔ دو عادل مرد گواہی دیں۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز آیات کا وقت

مسئلہ 665۔ سورج گرہن اور چاند گرہن میں نماز آیات اس وقت واجب ہوتی ہے جب سورج یا چاند کو گرہن لگنا شروع ہو جائے اور احتیاط واجب کی بنا پر نماز آیات پڑھنے میں اتنی تاخیر نہ کی جائے کہ گرہن سے باہر آنا شروع ہو جائے۔

مسئلہ 666۔ اگر مکلف نماز آیات پڑھنے میں اتنی تاخیر کرے کہ سورج یا چاند گرہن سے نکلنا شروع کردیں تو ضروری ہے کہ نماز کو ادا یا قضا کی نیت کے بغیر (مافی الذمہ کی نیت سے) قصد قربت کے ساتھ بجلائے لیکن اگر گرہن مکمل ختم ہونے تک تاخیر کرے تو ضروری ہے کہ نماز کو قضا کی نیت سے بجلائے۔

مسئلہ 667۔ جب زلزلہ، گرج چمک وغیرہ (جس کا وقت مختصر ہوتا ہے) رونما ہو جائے تو احتیاط کی بنا پر ہر مکلف کے لئے ضروری ہے کہ فوراً نماز آیات پڑھے اور اگر تاخیر کرے تو مرنے تک اس نماز کو ادا اور قضا کی نیت کے بغیر (مافی الذمہ کی نیت سے) بجلائے۔

مسئلہ 668۔ اگر زلزلہ پیمائی کے ادارے کی جانب سے اعلان کیا جائے کہ زلزلے کے ہلکے جھٹکے وقوع پذیر ہوں گے جو صرف زلزلہ پیمائی کے آلات کے ذریعے محسوس کئے جاسکتے ہیں چنانچہ اس جگہ رہنے والے لوگ بالکل محسوس نہ کریں تو نماز آیات واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ 669۔ اگر کوئی شخص سورج گرہن یا چاند گرہن کے دوران بالکل بھی متوجہ نہ ہو اور گرہن ختم ہونے کے بعد اسے علم ہو جائے تو چنانچہ پورے سورج یا پورے چاند کو گرہن لگا تھا تو ضروری ہے کہ نماز آیات کی قضا بجلائے لیکن اگر صرف کچھ حصے کو گرہن لگا تھا اس پر قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 670۔ جو شخص سورج گرہن اور چاند گرہن کے بارے میں وقت کے اندر مطلع ہوا تھا لیکن نماز آیات (اگرچہ فراموشی کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو) نہ پڑھی ہو تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجلائے اگرچہ پورے چاند یا سورج کو گرہن نہ لگا ہو۔

مسئلہ 671۔ اگر کوئی شخص (چاند گرہن اور سورج گرہن کے علاوہ) دوسرے حوادث کے بارے میں وقت کے اندر مطلع ہو جائے اور نماز آیات کو اگرچہ فراموشی کے نتیجے میں ہی کیوں نہ ہو، نہ پڑھے تو ضروری ہے کہ نماز آیات پڑھے اور اگر وقت کے اندر مطلع نہ ہو اور حادثے کے بعد علم ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز آیات پڑھے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز آیات پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ 672۔ نماز آیات کی دو رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں پانچ رکوع اور دو سجدے ہیں اور اسے کئی طریقوں سے بجالاسکتے ہیں:

پہلا طریقہ: ہر رکعت میں پانچ دفعہ الحمد اور سورہ پڑھے اس طرح کہ نیت اور تکبیرہ الاحرام کہنے کے بعد ایک مرتبہ سورہ حمد اور پورا سورہ پڑھے، اس کے بعد رکوع کرے پھر سر اٹھا کر دوبارہ الحمد اور سورہ پڑھے اور دوسرے رکوع میں جائے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور اسی طرح جاری رکھے یہاں تک کہ پانچ مرتبہ رکوع پورے ہو جائیں اور اس کے بعد سجدے میں جائے اور دو سجدے بجالانے کے بعد دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت کی طرح بجلائے اور دو سجدے انجام دینے کے بعد تشہد اور سلام پڑھے۔

دوسرا طریقہ: ہر رکعت میں صرف ایک مرتبہ سورہ حمد اور سورہ پڑھے اس طرح کہ سورے کو پانچ حصوں میں تقسیم کرے اور نیت اور تکبیرہ الاحرام کے بعد الحمد اور سورہ کا ایک حصہ (ایک آیت یا اس سے کم یا زیادہ) پڑھے اور رکوع میں جائے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد الحمد پڑھے بغیر سورے کا دوسرا حصہ پڑھے اور دوسرے رکوع میں جائے اور اسی طرح جاری رکھے اور ہر رکوع سے پہلے جس سورے کا ایک حصہ پڑھا ہے، آخری رکوع سے پہلے وہ سورہ ختم ہو جائے، اس کے بعد پانچویں رکوع کو بجلائے اور سجدے میں جائے۔ دونوں سجدوں کے بعد دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت کی طرح انجام دے اور تشہد اور سلام پڑھے۔

مسئلہ 673۔ احتیاط واجب کی بنا پر "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کو سورے کا حصہ شمار کر کے اس کے ساتھ رکوع ادا نہیں کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ 674۔ یومیہ نماز میں جو چیزیں واجب یا مستحب ہیں نماز آیات میں بھی واجب یا مستحب ہیں لیکن نماز آیات میں اذان اور اقامت کے بجائے ثواب پانے کی نیت سے تین مرتبہ "الصَّلَاةُ" کہا جاتا ہے۔

مسئلہ 675۔ پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہنا مستحب ہے۔ اسی طرح ہر رکوع سے پہلے اور اس کے بعد تکبیر کہنا مستحب ہے لیکن پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد تکبیر کہنا مستحب نہیں ہے۔

مسئلہ 676۔ دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے، البتہ اگر صرف دسویں رکوع سے پہلے ایک قنوت پڑھے تب بھی کافی ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز آیات میں شک

مسئلہ 677۔ اگر کوئی شخص شک کرے کہ چار رکوع ادا کئے ہیں یا پانچ چنانچہ سجدے میں جانے کے لئے نہیں جھکا ہو تو ضروری ہے کہ مزید ایک رکوع بجلائے اور اگر سجدے میں جانے کے لئے جھکا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ 678۔ نماز آیات کا ہر رکوع رکن ہے لہذا اگر عمدا یا بھولے سے کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 679۔ اگر معلوم ہو جائے کہ نماز آیات باطل ہو گئی تھی تو ضروری ہے کہ دوبارہ پڑھے اور اگر وقت ختم ہو گیا ہو تو قضا کرے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز عید فطر و عید قربان

مسئلہ 680۔ عید فطر اور عید قربان کی نماز میں معصوم علیہ السلام کے زمانہ حضور میں واجب ہیں اور ضروری ہے کہ جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں اور آج کے زمانے میں (زمانہ غیبت کبریٰ میں) مستحب ہیں۔

مسئلہ 681۔ نماز عید فطر و عید قربان کا وقت عید کے دن اول طلوع آفتاب سے ظہر تک ہے۔

مسئلہ 682۔ عید قربان کی نماز سورج چڑھ آنے کے بعد پڑھنا مستحب ہے اور عید فطر میں مستحب ہے کہ سورج چڑھ آنے کے بعد پہلے افطار کرے اور زکات فطرہ ادا کرے اس کے بعد عید کی نماز پڑھے۔

مسئلہ 683۔ عید فطر و عید قربان کی نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں الحمد اور سورہ کے بعد ضروری ہے پانچ تکبیریں کہے اور ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھے اور پانچویں قنوت کے بعد ایک تکبیر کہے اور رکوع میں جائے اور دو سجدوں کے بعد کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت میں الحمد اور سورہ کے بعد چار تکبیریں کہے اور ہر تکبیر کے بعد قنوت پڑھے اور پانچویں تکبیر کے بعد رکوع میں جائے اور نماز کو جاری رکھ کر ختم کرے۔

مسئلہ 684۔ عید فطر اور عید قربان کی نماز میں قرائت کو بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ 685۔ عید کی نماز کے لئے کوئی سورہ مخصوص نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ شمس اور دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ یا پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ شمس پڑھا جائے۔

مسئلہ 686۔ عید فطر اور عید قربان کی نماز میں جو دعا اور ذکر بھی پڑھا جائے تو کافی ہے لیکن بہتر ہے کہ ثواب پانے کی نیت سے یہ دعا پڑھی جائے: اللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعِظْمَةِ وَ اَهْلَ الْجُودِ وَالْجَبْرُوتِ وَ اَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَ اَهْلَ التَّقْوَى وَ الْمَغْفِرَةِ اسْأَلُكَ بِحَقِّ هَذَا الْيَوْمِ الَّذِي جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِينَ عِيداً وَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ دُخْرًا وَ شَرَفًا وَ كَرَامَةً وَ مَزِيدًا اِنْ تَصَلَّيْتَ عَلَيَّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُدْخِلَنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ ادْخَلْتَ فِيهِ مُحَمَّدًا وَ آلَ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُخْرِجَنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ اخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلْتُكَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ وَ اَعُوذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلِصُونَ

مسئلہ 687۔ نماز عید میں مختصر یا طویل قنوت پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن ان کی تعداد کو کم کرنا یا اضافہ کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 688۔ اگر نماز پڑھنے والے کو نماز عید کی تکبیروں یا قنوت میں شک ہو جائے چنانچہ اس کا مقام نہ گزرا ہو تو یوں سمجھے کہ کم بجالایا ہے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ پڑھ چکا تھا تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 689۔ اگر کوئی شخص قرائت، تکبیر یا قنوت کو فراموش کر دے تو نماز صحیح ہے لیکن رکوع یا دو سجدے یا تکبیرہ الاحرام کو فراموش کر دے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 690۔ نماز عید فطر اور عید قربان کی قضا نہیں ہے۔

نماز جماعت

نماز سمیت بیشتر دینی وظائف میں اسلام کی اجتماعی روح نظر آتی ہے۔ اس عبادت کو گروہی یا جماعت کی شکل میں انجام دینے سے ایک عظیم جلوہ اور شکوہ وجود میں آتا ہے اور مومنین کے درمیان اتحاد، تعاون اور ہمدلی ایجاد کرتا ہے۔ اسی طرح نماز جماعت قائم کرنے والوں کو خداوند عالم کی طرف سے بہت ثواب ملتا ہے۔ جس قدر نماز جماعت کی تاکید کی گئی ہے اس قدر نماز جماعت سے بے اعتنائی برتنے اور شرکت نہ کرنے پر سرزنش کی گئی ہے اور اس کو منافقت کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ نماز جماعت پیشوا کی اطاعت اور پاک و صالح افراد کو مقدم رکھنے اور اپنے عمل کو ان کے عمل سے ہماہنگ کرنے کی ایک مشق ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز جماعت کا مستحب ہونا

مسئلہ 691۔ یومیہ واجب نمازوں کو جماعت کے ساتھ بجالانا مستحب ہے اور نماز صبح ، نماز مغرب اور نماز عشاء کے بارے میں زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

مسئلہ 692۔ نماز جماعت میں شرکت کرنا سب کے لئے مستحب ہے، البتہ مسجد کے پڑوس میں رہنے والوں اور مسجد کی اذان کی آواز سننے والوں کے لئے زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

مسئلہ 693۔ جب نماز باجماعت ادا کی جارہی ہو تو مستحب ہے کہ جس شخص نے تنہا نماز پڑھی ہو وہ دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھے اور اگر بعد میں متوجہ ہو کہ پہلی نماز باطل تھی تو دوسری نماز کافی ہے۔

مسئلہ 694۔ اگر کوئی شخص تین رکعتی یا چار رکعتی نماز پڑھنے میں مشغول ہو اور نماز جماعت شروع ہو جائے اور مطمئن نہ ہو کہ اپنی نماز ختم کرنے کے بعد جماعت میں شرکت کرسکے گا یا نہیں تو اگر تیسری رکعت کے رکوع میں نہ پہنچا ہو تو مستحب ہے کہ نماز کو دو رکعت مستحب نماز کی نیت سے ختم کرے اور نماز جماعت میں شریک ہو جائے۔

مسئلہ 695۔ اگر باپ یا ماں اپنی اولاد کو حکم دیں کہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھے چنانچہ جماعت کے ساتھ نہ پڑھنے سے انہیں اذیت ہوتی ہو تو احتیاط یہ ہے کہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھے۔

مسئلہ 696۔ اگر کوئی شخص نماز میں وسوسے کا شکار ہوتا ہو تو نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ جب اس قدر وسوسہ ہوتا ہو کہ نماز کوتاہی دے یا ذکر کا زیادہ تکرار کرنا نماز کی مولات ختم ہونے اور نماز باطل ہونے کا باعث ہو۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز جماعت جائز ہونے کی صورتیں

مسئلہ 697۔ تمام یومیہ واجب نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں اور جب امام جماعت یومیہ واجب نمازوں میں سے کوئی پڑھے تو اسی نماز یا کسی اور یومیہ نماز کو اس کی اقتدا میں ادا کرسکتے ہیں۔

مسئلہ 698۔ اگر امام جماعت اپنی نماز کو احتیاط کے طور پر دوبارہ پڑھے تو ماموم صرف اس صورت میں اقتدا کرسکتا ہے کہ جب اپنی نماز کو احتیاط کے طور پر دوبارہ پڑھے اور امام اور ماموم کے احتیاط کی جہت ایک ہی ہو۔

مسئلہ 699۔ اگر امام جماعت یومیہ نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو ماموم یومیہ نمازوں میں سے کسی بھی نماز کی قضا کو جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ 700۔ اگر امام یومیہ نمازوں میں سے کسی کی قضا پڑھ رہا ہو تو ماموم یومیہ نمازوں یا ان کی قضا کو اس کی اقتدا میں ادا کرسکتا ہے لیکن احتیاط کے طور پر پڑھنے والی قضا نماز یعنی جس نماز کا قضا ہونا یقینی نہ ہو اس میں اقتدا نہیں کی جاسکتی ہے چاہے اپنی نماز ہو یا دوسرے کی ہو۔

مسئلہ 701۔ جو شخص یومیہ نماز کو احتیاط کے طور پر تکرار کرتا ہو (چاہے احتیاط کرنا مستحب ہو یا واجب) اس شخص کی اقتدا کرسکتا ہے جو واجب نماز (ادا یا قضا) پڑھ رہا ہو۔

مسئلہ 702۔ اگر امام یا ماموم کی نماز قصر ہو تو نماز جماعت صحیح اور جماعت کے ثواب کی حامل ہے۔

مسئلہ 703۔ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ پڑھی جائے اور فرادی صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ 704۔ یومیہ نمازوں میں ایک دفعہ امامت کی تکرار کرنا جائز ہے بشرطیکہ دوسری جماعت کے مامومین پہلی جماعت والے مامومین نہ ہوں۔

وہ صورتیں جن میں نماز جماعت جائز نہیں

مسئلہ 705۔ طواف کعبہ کی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ 706۔ نماز عید فطر و عید قربان (جو زمان غیبت میں مستحب ہیں) اور نماز استسقاء (طلب باران) کے علاوہ کسی بھی مستحب نماز کو جماعت کے ساتھ نہیں پڑھا جاسکتا۔

مسئلہ 707۔ عید غدیر کی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مشروع نہیں ہے۔

مسئلہ 708۔ اگر انسان کو یہ علم نہ ہو کہ امام واجب نماز پڑھ رہا ہے یا مستحب تو اس نماز میں اس کی اقتدا نہیں کی جاسکتی۔

مسئلہ 709۔ یومیہ نماز کو نماز احتیاط (جو رکعتوں میں شک کی صورت میں پڑھی جاتی ہے) میں اقتدا کر کے نہیں پڑھا جاسکتا اور اسی طرح نماز احتیاط کو یومیہ نماز میں اقتدا کر کے نہیں پڑھ سکتے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

امام جماعت کی شرائط

مسئلہ 710۔ امام جماعت کے لئے ضروری ہے کہ عاقل، عادل، شیعہ اثناء عشری، حلال زادہ اور احتیاط کی بنا پر بالغ ہو اور نماز کو صحیح پڑھتا ہو اور اگر ماموم مرد ہو تو امام بھی مرد ہو۔

مسئلہ 711۔ اگر تمام مامومین خواتین ہوں تو عورت کا امام جماعت ہونا جائز ہے۔

مسئلہ 712۔ جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہو بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی اقتدا نہیں کرسکتا۔

مسئلہ 713۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی اقتدا کرسکتا ہے۔

مسئلہ 714۔ اس شخص کی اقتدا کرنا جائز ہے جو کسی عذر کے سبب تیمم یا جبیرہ والے وضو یا نجس بدن یا نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھتا ہو۔

مسئلہ 715۔ جو شخص امام جماعت کو پہلے عادل سمجھتا تھا اگر شک کرے کہ وہ اپنی عدالت پر باقی ہے یا نہیں تو اس کی اقتدا کرسکتا ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز جماعت کی شرائط

مسئلہ 716۔ نماز جماعت میں مندرجہ ذیل شرائط کا خیال رکھنا ضروری ہے:

1۔ مقتدی امام سے آگے کھڑا نہ ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ امام سے تھوڑا پیچھے کھڑا ہو۔

2۔ امام کی جگہ مقتدی کی جگہ سے بلند نہ ہو البتہ تھوڑی بلند ہونا (ایک بالشت سے کم) اشکال نہیں رکھتا۔

3۔ امام اور مقتدی اور اسی طرح صفوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو۔

4۔ امام اور مقتدی کے درمیان اور اسی طرح صفوں کے درمیان دیوار یا پردہ جیسی کوئی چیز حائل نہ ہو، البتہ مردوں اور عورتوں کی صف کے درمیان پردہ حائل ہونا کوئی اشکال نہیں رکھتا۔

مسئلہ 717۔ اگر ڈھلوان زمین پر نماز جماعت قائم کی جائے اور امام اونچائی کی طرف کھڑا ہو تو اگر ڈھلوان اس قدر کم ہو کہ ہموار زمین کہلائے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 718۔ اگر مقتدی کی جگہ اونچی ہو اس صورت میں کہ جب اس کی بلندی معمول کے مطابق ہو تو جماعت صحیح ہے مثلاً مسجد کا صحن یا چہت ہو، کئی منزلہ عمارت نہ ہو۔

مسئلہ 719۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ امام کے سجدے کی جگہ اور مقتدی کے سجدے کی جگہ کے درمیان اور اسی طرح پہلی صف والوں کے کھڑا ہونے کی جگہ بعد کی صف والوں کے سجدے کی جگہ کے درمیان ایک لمبے قدم (تقریباً ایک میٹر) سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔

مسئلہ 720۔ اگر مقتدی آگے کی طرف سے امام کے ساتھ متصل نہ ہو اور صرف دائیں یا بائیں کھڑے ہونے والے شخص کے ذریعے امام سے متصل ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 721۔ اگر نماز کے دوران امام اور مقتدی یا مقتدی اور اس شخص کے درمیان جس کے ذریعے امام سے متصل ہو، ایک لمبے قدم سے زیادہ فاصلہ واقع ہو جائے تو جماعت کے ساتھ اتصال ختم ہو جائے گا اور نماز فرادی ہو جائے گی۔

مسئلہ 722۔ اگر جماعت میں ایک نابالغ بچہ اتصال کا ذریعہ بن جائے چنانچہ علم ہو کہ اس کی نماز صحیح ہے تو اقتدا کر کے نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ 723۔ اگر پہلی صف میں موجود تمام افراد کی نماز ختم ہو جائے یا سب فرادی کی نیت کریں تو اگر ان کے اور ان سے پہلی صف والوں کے درمیان ایک لمبے قدم سے زیادہ فاصلہ نہ ہو تو جماعت کا اتصال برقرار رہے گا اور جماعت صحیح ہے۔ اگر اس مقدار سے زیادہ فاصلہ ہو تو ان کی نماز فرادی ہو جائے گی مگر اس صورت میں کہ جب جن افراد کی نماز ختم ہو گئی ہے وہ فوراً دوبارہ اقتدا کر لیں۔

مسئلہ 724۔ اگر امام کی نماز باطل ہو جائے یا مامومین سے پہلے امام کی نماز ختم ہو جائے مثلاً امام مسافر ہو تو مامومین میں سے کسی کو (جو امام جماعت کی شرائط کا حامل ہو) آگے کر کے اس کی اقتدا میں نماز ختم کرسکتے ہیں۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

اقتدا کے دوران ماموم کے فرائض

مسئلہ 725۔ ماموم کے لئے ضروری ہے کہ امام سے پہلے تکبیرہ الاحرام نہ کہے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک امام کی تکبیر ختم نہ ہو جائے ماموم تکبیر نہ کہے۔

مسئلہ 726۔ امام کے تکبیر کہنے کے بعد اگر پہلی صف میں موجود افراد نماز کے لئے آمادہ اور تکبیر کہنے کے نزدیک ہوں تو بعد کی صف میں موجود افراد تکبیر کہہ سکتے ہیں۔

مسئلہ 727۔ ماموم کے لئے ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ کے علاوہ نماز کے تمام اذکار کو خود پڑھے لیکن اگر تیسری یا چوتھی رکعت میں امام کی اقتدا کی ہو تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے۔

مسئلہ 728۔ اگر ماموم نماز صبح میں اور نماز مغرب و عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں امام کے الحمد اور سورہ کو سنے اگرچہ کلمات کو تشخیص نہ دے سکے تو الحمد اور سورہ کو نہیں پڑھنا چاہئے اور اگر الحمد اور سورہ کے بعض کلمات کو سنے تو بھی احتیاط واجب کی بنا پر اس کو نہیں پڑھنا چاہئے لیکن اگر امام کی آواز نہ سنے تو الحمد اور سورہ کو آہستہ پڑھنا مستحب ہے اور چنانچہ بھول کر بلند آواز سے پڑھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 729۔ نماز ظہر اور عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں احتیاط واجب کی بنا پر ماموم کو چاہئے کہ الحمد اور سورہ نہ پڑھے اور مستحب ہے کہ اس کے بجائے ذکر پڑھے۔

مسئلہ 730۔ اگر امام جماعت کو معین کرنے میں غلطی ہو جائے اور مثلاً علی کے تصور میں اقتدا کرے اور نماز کے بعد علم ہو کہ امام جماعت احمد تھا تو اس صورت میں اگر احمد عادل ہو اور اس نے اقتدا کرتے وقت کسی مخصوص امام جماعت کی قید نہ کی ہو تو جماعت صحیح ہے۔ تاہم اگر اقتدا کو اس بات سے مقید کیا ہو کہ امام جماعت مخصوص شخص (علی) ہو تو اس کی جماعت باطل ہے اور کوئی رکن اضافہ نہ کرنے کی صورت میں اس کی نماز فرادی کی حیثیت سے صحیح ہے۔

مسئلہ 731۔ اگر ماموم تکبیرہ الاحرام کے علاوہ جس کا حکم بیان کیا گیا، نماز کے باقی اقوال کو امام سے پہلے یا بعد میں پڑھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔ تکبیرہ الاحرام کے علاوہ باقی اقوال [1] میں چنانچہ امام کی آواز سنے یا جانتا ہو کہ امام کب پڑھتا ہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ امام سے پہلے نہ پڑھے۔

مسئلہ 732۔ ماموم کے لئے ضروری ہے کہ نماز کے افعال کو امام کے ساتھ یا تھوڑی دیر سے بجلائے اور اگر عمداً امام سے پہلے بجلائے یا اتنی دیر سے بجلائے (کہ امام کی اقتدا شمار نہ کی جائے) تو اس کی نماز فرادی ہو جائے گی۔

مسئلہ 733۔ اگر ماموم بھول کر امام جماعت سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو ضروری ہے کہ رکوع سے سر اٹھائے اور دوبارہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور امام کے ساتھ نماز کو ختم کرے اور اس کی نماز جماعت صحیح ہے اور اگر رکوع سے سر نہ اٹھائے تو اس کی نماز فرادی کی حیثیت سے صحیح ہے۔

مسئلہ 734۔ اگر سہواً امام سے پہلے رکوع سے سر اٹھالے تاہم امام رکوع میں ہو تو ضروری ہے کہ رکوع میں جائے، اس صورت میں رکن زیادہ ہونے کی وجہ سے نماز باطل نہیں ہوگی لیکن اگر رکوع میں جائے اور رکوع میں پہنچنے سے پہلے امام سر اٹھائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ 735۔ اگر سہواً امام جماعت سے پہلے سجدے میں چلا جائے تو واجب ہے کہ سجدے سے سر اٹھائے اور امام کے ساتھ سجدے میں جائے اور جماعت کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 736۔ اگر سہواً امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھالے اور علم ہو جائے کہ امام سجدے میں ہے اور مقتدی بھی سجدے میں چلا جائے لیکن امام کے ساتھ سجدے میں نہ پہنچے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر دونوں سجدوں میں ایسا اتفاق ہو جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ 737۔ اگر سہواً امام سے پہلے رکوع یا سجدے سے سر اٹھالے اور سہواً یا اس خیال سے کہ رکوع یا سجدے میں لوٹ جانے سے امام کے ساتھ شریک نہ ہوسکے گا، رکوع یا سجدے میں نہ جائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 738۔ اگر امام سہواً اس رکعت میں قنوت پڑھے جس میں قنوت نہیں ہے تو ماموم کو چاہئے کہ قنوت نہ پڑھے لیکن امام سے پہلے رکوع میں نہیں جاسکتا ہے بلکہ امام کا قنوت ختم ہونے تک انتظار کرنا چاہئے اور امام کے ساتھ نماز جاری رکھے۔

مسئلہ 739۔ اگر امام سہواً اس رکعت میں تشهد پڑھے جس میں تشهد نہیں ہوتا تو ماموم کو چاہئے کہ تشهد نہ پڑھے لیکن امام سے پہلے کھڑا نہیں ہوسکتا ہے بلکہ امام کا تشهد ختم ہونے تک انتظار کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ نماز کو جاری رکھے۔

[1] - نماز کے اجزاء کی دو اقسام ہیں:

1۔ اقوال نماز: نماز کے وہ اجزاء جو پڑھے جاتے ہیں جیسے کہ تکبیرہ الاحرام، حمد، سورہ، ذکر، تشهد اور سلام۔
2۔ افعال نماز: وہ کام جو دوران نماز انجام دیئے جاتے ہیں جیسے کہ قیام، رکوع، سجدہ اور سجدے کے بعد بیٹھنا۔



دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

پہلی رکعت میں اقتدا کرنا

مسئلہ 740۔ اگر ماموم امام کی پہلی یا دوسری رکعت میں اقتدا کرے تو اس رکعت میں الحمد اور سورہ ساقط ہیں۔

مسئلہ 741۔ اگر امام قیام کی حالت میں ہو اور ماموم کو علم نہ ہو کہ امام کس رکعت میں ہے تو اقتدا کرسکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ کو قصد قربت کے ساتھ پڑھے اور اس کی نماز، جماعت کے ساتھ صحیح ہے اگرچہ بعد میں علم ہو جائے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں تھا۔

مسئلہ 742۔ اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں ہے، الحمد اور سورہ نہ پڑھے اور رکوع میں جانے کے بعد متوجہ ہو کہ امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہے تو اس کی نماز صحیح ہے تاہم اگر رکوع سے پہلے علم ہو جائے تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور اگر وقت نہیں ہو تو صرف الحمد پڑھے اور امام کے ساتھ رکوع میں پہنچے۔

مسئلہ 743۔ اگر کوئی شخص نماز کے شروع میں یا الحمد یا سورہ پڑھنے کے دوران اقتدا کرے اور امام جماعت اس کے رکوع میں جانے سے پہلے سر اٹھالے تو اس کی نماز جماعت کی حیثیت سے صحیح ہے اور ضروری ہے کہ رکوع میں جائے اور خود کو امام جماعت تک پہنچائے۔

رکوع میں اقتدا کرنا

مسئلہ 744۔ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے کہ جب امام رکوع میں ہو تو مندرجہ ذیل صورتیں ممکن ہیں:

- 1۔ اگ اس وقت رکوع میں پہنچے کہ جب امام رکوع کی حالت میں ہو تو نماز جماعت صحیح ہے اور ایک رکعت شمار ہوگی اگرچہ امام کا ذکر ختم ہوچکا ہو۔
- 2۔ اگر اس وقت رکوع میں پہنچے کہ جب امام رکوع سے کھڑا ہو رہا ہو یا کھڑا ہوچکا ہو تو نماز فرادی کی حیثیت سے صحیح ہے اور پہلی رکعت شمار ہوگی اور ضروری ہے کہ نماز کو جاری رکھے۔
- 3۔ اگر رکوع کے برابر جھک جائے اور شک کرے کہ امام کے ساتھ رکوع میں پہنچا یا نہیں تو اس کی نماز فرادی کی حیثیت سے صحیح ہے اور پہلی رکعت شمار ہوگی اور ضروری ہے کہ نماز کو جاری رکھے۔
- 4۔ اگر امام اس کے رکوع کے برابر جھکنے سے پہلے رکوع سے سر اٹھالے تو اس صورت میں فرادی کی نیت کرسکتا ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

دوسری رکعت میں اقتدا کرنا

مسئلہ 745۔ اگر ماموم دوسری رکعت میں اقتدا کرے تو تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

1 - چنانچہ امام کی نماز دو رکعتی ہو تو مستحب ہے کہ قنوت کا ذکر امام کے ساتھ پڑھے اور امام کے تشہد کے وقت کھڑا ہو کر نماز کو فرادی پڑھ سکتا ہے یا کھڑے ہونے کی حالت میں رک جائے (ہاتھوں کی انگلیاں اور پاؤں کے پنجے زمین پر رکھے اور گھٹنوں کو تھوڑا اٹھائے) اور جب امام سلام کہے تو کھڑا ہوجائے۔

2 - اگر امام کی نماز تین رکعتی ہو تو مستحب ہے کہ امام کے ساتھ قنوت اور تشہد پڑھے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ تشہد پڑھنے کے دوران نیم کھڑے ہونے کی حالت میں رک کر بیٹھ جائے اور تشہد کے بعد امام کے ساتھ کھڑے ہو کر الحمد و سورہ پڑھے اور اگر سورہ پڑھنے کا وقت نہیں تو صرف الحمد پڑھے اور امام کے ساتھ رکوع بجلائے اور دونوں سجدوں کے بعد دوسری رکعت کا تشہد پڑھے اور اس کی نماز بھی تین رکعتی ہے تو امام کے سلام پڑھنے کے دوران کھڑا ہوسکتا ہے اور باقی نماز کو فرادی پڑھ سکتا ہے یا نیم کھڑے ہونے کی حالت میں بیٹھ جائے اور امام کے سلام کہنے کے بعد کھڑا ہوجائے۔

3 - اگر امام کی نماز چار رکعتی ہو تو پہلی رکعت میں گذشتہ مسئلے کے مطابق عمل کرے اور دوسری رکعت میں (جو کہ امام کی تیسری رکعت ہے) دونوں سجدوں کے بعد تشہد کی واجب مقدار کو پڑھے اور اس کے بعد کھڑا ہوجائے اور تیسری رکعت بجلائے اور چنانچہ تین دفعہ تسبیحات پڑھنے کا وقت نہ ہو تو ایک دفعہ پڑھے اور خود کو امام کے ساتھ رکوع میں پہنچائے اور باقی نماز کو بیان کئے ہوئے حکم کے مطابق جاری رکھے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

تیسری یا چوتھی رکعت میں اقتدا کرنا

مسئلہ 746۔ اگر تیسری یا چوتھی رکعت میں امام کی اقتدا کرے تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور سورہ پڑھنے کا وقت نہیں ہو تو صرف الحمد پڑھے اور خود کو رکوع میں امام کے ساتھ پہنچائے۔

مسئلہ 747۔ اگر ماموم کو علم ہو کہ سورہ پڑھنے کی صورت میں امام کے ساتھ رکوع میں نہیں پہنچے گا تو ضروری ہے کہ سورہ نہ پڑھے اور چنانچہ سورہ پڑھے لے اور امام کے ساتھ رکوع میں نہ پہنچ سکے تو اس کی نماز فرادی ہوگی۔

مسئلہ 748۔ اگر امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہو اور ماموم کو علم ہو کہ اقتدا کر کے الحمد پڑھنے کی صورت میں رکوع میں امام کے ساتھ نہیں پہنچے گا تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ امام کے رکوع میں جانے تک انتظار کرے اور اس کے بعد اقتدا کرے۔

مسئلہ 749۔ اگر کوئی شخص اس وقت جماعت میں شریک ہو کہ جب امام آخری رکعت کا تشہد پڑھنے میں مشغول ہو تو اگر جماعت کا ثواب حاصل کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور بیٹھ کر امام کے ساتھ تشہد پڑھے لیکن سلام نہیں کہنا چاہئے اور امام کے سلام کہنے تک صبر کرے اس کے بعد کہڑا بوجائے اور نماز کو جاری رکھے یعنی الحمد اور سورہ پڑھے اور اس کو نماز کی پہلی رکعت شمار کرے۔ یہ عمل نماز جماعت کے آخری تشہد کے ساتھ مختص اور ثواب حاصل کرنے کے لئے ہے اور تین رکعتی و چار رکعتی نمازوں کی دوسری رکعت کے تشہد میں یہ عمل انجام نہیں دے سکتا۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز جماعت سے فرادی کی طرف پہرجانا

مسئلہ 750۔ انسان نماز جماعت کے درمیان فرادی کی نیت کرسکتا ہے اور نماز کو فرادی کی صورت میں جاری رکھ سکتا ہے یہاں تک کہ اگر نماز کے شروع میں ہی یہی قصد ہو البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کے شروع میں ایسا قصد نہ کرے۔

مسئلہ 751۔ اگر امام جماعت کی قرائت کے بعد ماموم فرادی کی نیت کرے تو قرائت پڑھنا لازم نہیں ہے لیکن اگر قرائت کے دوران فرادی کی نیت کرے تو چنانچہ الحمد پڑھنے کے بعد فرادی کی نیت کرے تو الحمد پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے اور الحمد یا سورہ پڑھنے کے دوران فرادی کی نیت کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ (شروع کرنے کے قصد کے بجائے) قربت مطلق کے قصد سے ابتدا سے پڑھے۔

مسئلہ 752۔ اگر کوئی شخص نماز جماعت کے دوران فرادی کی نیت کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر دوبارہ جماعت کی نیت نہیں کرسکتا ہے حتیٰ کہ زیادہ فاصلہ نہ ہوا ہو (تو بھی نہیں کرسکتا) اسی طرح اگر فرادی کی نیت کرنے میں تردد کا شکار ہو جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو بطور فرادی ختم کرے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز جماعت کے مستحبات و مکروہات

مسئلہ 753۔ بہتر ہے کہ امام صف کے درمیان میں آگے کھڑا ہو اور پہلی صف میں صاحبان علم، کمال و تقویٰ کھڑے ہوں۔

مسئلہ 754۔ مستحب ہے کہ جماعت کی صفیں منظم ہوں اور ایک صف میں موجود افراد کے درمیان فاصلہ نہ ہو اور ان کے کندھے ایک دوسرے کے کندھوں سے ملے ہوئے ہوں۔

مسئلہ 755۔ مستحب ہے کہ قد قامت الصلاة کہنے کے بعد مامومین کھڑے ہو جائیں۔

مسئلہ 756۔ مستحب ہے کہ امام جماعت ضعیف مامومین کا خیال کرے اور نماز میں جلدی نہ کرے تاکہ ضعیف افراد ساتھ پڑھ سکیں۔

مسئلہ 757۔ مستحب ہے کہ امام جماعت چہری نماز کے الحمد اور سورہ اور تمام اذکار کو اس قدر اونچی آواز سے پڑھے کہ دوسرے سن سکیں لیکن غیر معمولی طور پر آواز کو اونچا نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ 758۔ اگر رکوع کے دوران امام کو علم ہو جائے کہ کوئی شخص ابھی ابھی آیا ہے اور اقتدا کرنا چاہتا ہے تو مستحب ہے کہ رکوع کو معمول سے دگنا طول دے اور اس کے بعد کھڑا ہو جائے خواہ اسے معلوم ہو جائے کہ کوئی دوسرا شخص بھی اقتدا کے لئے آیا ہے۔

مسئلہ 759۔ اگر جماعت کی صفوں میں جگہ ہو تو ایک صف میں تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

مسئلہ 760۔ مقتدی کا نماز کے اذکار کو اس طرح پڑھنا کہ امام سن لے مکروہ ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز جمعہ

نماز جمعہ مسلمانوں کا ہفتہ وار اجتماع ہے جس کا محور اللہ کی یاد اور عبادت ہے۔ امام جمعہ کے خطبوں میں وعظ و تربیت کے ساتھ ساتھ مسائل کی توضیح اور حالات کے بارے میں آگاہی دی جاتی ہے۔ یہ نماز اسلامی حکومت کی خصوصیات میں سے ہے جس میں سیاسی اور حکومتی پہلو بھی ہے۔ اسی طرح یہ نماز امت مسلمہ کی عظمت اور دین کی حاکمیت اور اقتدار کا مظہر ہے۔ اس نماز کی اہمیت پر ایک دلیل قرآن کریم میں جمعہ کے نام سے موجود ایک سورہ ہے جس میں مسلمانوں کو جمعہ کے روز اس نماز کی طرف جلدی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نماز جمعہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد پیدا کرتی ہے اور دشمن کی پروپیگنڈوں کو ناکام بناتی ہے۔ اسی طرح عالم اسلام کے مسائل اور اجتماعی ذمہ داریوں سے آگاہی حاصل کرنے کا وسیلہ ہے۔ نماز جمعہ کا اجتماع ایک طرح کا افرادی قوت اور رضاکاروں کو اکٹھا کرنا ہے اور اس اجتماع میں تسلسل کے ساتھ شرکت امت مسلمہ اور اسلامی نظام کے اہداف اور امنگوں کے ساتھ یکجہتی کی علامت ہے۔

مسئلہ 761۔ موجودہ زمانے (زمانہ غیبت امام عجل اللہ فرجہ الشریف) میں نماز جمعہ پڑھنا کہ جو جمعے کے روز نماز ظہر کے جگہ پڑھی جاتی ہے، واجب تخییری [1] ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ آج کے دور میں کہ جب ایران میں اسلامی عادل حکومت قائم ہے حتی الامکان نماز جمعہ کو ترک نہ کیا جائے۔

مسئلہ 762۔ نماز جمعہ کو اہمیت نہ دیتے ہوئے اس میں شرکت نہ کرنا شرعی طور پر ناپسند ہے۔

[1] - واجب تخییری سے مراد یہ ہے کہ مکلف کو روز جمعہ کے ظہر کے وقت واجب فریضے کی ادائیگی میں نماز جمعہ یا نماز ظہر پڑھنے کے مابین اختیار حاصل ہے کہ کسی ایک کو واجب کی نیت سے پڑھے۔

نماز جمعہ کی شرائط

مسئلہ 763۔ نماز جمعہ کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ جماعت کے ساتھ ہو۔

2۔ کم از کم پانچ افراد ہوں (ایک امام اور چار ماموم)

3۔ نماز جماعت کی تمام شرائط کی رعایت کرنا مثلاً صفوں کا متصل ہونا۔

4۔ دو نماز جمعہ کے درمیان کم از کم ایک فرسخ [1] فاصلہ ہو۔

مسئلہ 764۔ جس مسافر کی نماز قصر ہو وہ نماز جمعہ میں شرکت کرسکتا ہے اور نماز ظہر کے بجائے نماز جمعہ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ 765۔ دو نماز جمعہ کے درمیان فاصلے کا میزان نماز جمعہ ہونے والی جگہ ہے، وہ شہر نہیں کہ جس میں نماز جمعہ برپا ہوتی ہے۔

مسئلہ 766۔ اگر ایک فرسخ سے کم کے فاصلے میں دو نماز جمعہ ہوجائیں تو جو نماز پہلے شروع ہوئی ہے وہ صحیح اور دوسری باطل ہے اور اگر دونوں ایک ساتھ شروع ہوئی ہوں تو دونوں باطل ہیں۔

[1]۔ ایک فرسخ تقریباً 5125 میٹر (5/125 کلو میٹر) ہوتا ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

امام جمعہ کی شرائط

مسئلہ 767۔ امام جماعت کے لئے معتبر تمام شرائط جیسے کہ عدالت، امام جمعہ میں بھی ضروری ہیں۔

مسئلہ 768۔ اگر امام جمعہ کی اقتدا کے دوران اس کی عدالت پر اطمینان تھا اور نماز کے بعد اس کی عدالت میں شک کرے یا عدم عدالت کا یقین ہو جائے تو جن نمازوں میں اقتدا کی ہے صحیح ہیں۔

مسئلہ 769۔ اگر کسی شخص کو نماز جمعہ کی امامت کے لئے متعین کرنا اس کی عدالت پر ماموم کے اطمینان اور وثوق کا باعث ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہونے کے لئے کافی ہے۔



دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

نماز جمعہ کا وقت

مسئلہ 770۔ نماز جمعہ کا وقت ابتدائے زوال آفتاب (اول ظہر) سے شروع ہوتا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز ظہر کے عرفی وقت کے اوائل سے زیادہ تاخیر نہ ہو۔

مسئلہ 771۔ امام جمعہ نماز جمعہ کے خطبوں کو ظہر سے پہلے پڑھ سکتا ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز جمعہ کی کیفیت

مسئلہ 772۔ نماز جمعہ دو رکعت ہے اور دو خطبے ہیں جو نماز سے پہلے امام جمعہ کی جانب سے بیان کئے جاتے ہیں۔

مسئلہ 773۔ احتیاط کی بنا پر نماز جمعہ کی قرائت کو بلند آواز سے پڑھا جائے اور مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون کی قرائت کی جائے اور اسی طرح دو قنوت (پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد) مستحب ہیں۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

امام جمعہ کے فرائض

مسئلہ 774۔ واجب ہے کہ خطبوں کو امام جمعہ کھڑے ہو کر بیان کرے (کوئی دوسرا فرد نہیں) اور اگر کھڑے ہو کر نہیں بیان کرسکتا تو ضروری ہے نماز جمعہ اور خطبے کوئی دوسرا شخص پڑھے۔

مسئلہ 775۔ واجب ہے کہ پہلے خطبے کے بعد اور دوسرے خطبے سے پہلے امام جمعہ تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے۔

مسئلہ 776۔ جمعہ کے خطیب کے لئے جائز نہیں ہے کہ خطبوں کو آہستہ پڑھے بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر اتنی بلند آواز سے پڑھنا چاہئے کہ نماز جمعہ کے لئے ضروری افراد کی تعداد (چار افراد) اس کو سن لے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وعظ اور تقویٰ کی نصیحت کے دوران اپنی آواز کو حاضرین تک پہنچائے خواہ لاؤڈسپیکر کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ 777۔ پہلے خطبے میں واجب ہے کہ خطیب اللہ کی حمد و ثناء کے بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجے اور لوگوں کو تقویٰ کی نصیحت کرے اور قرآن کریم کا ایک مختصر سورہ پڑھے۔ دوسرے خطبے میں بھی حمد و ثناء الہی کے بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ دوسرے خطبے میں بھی لوگوں کو تقویٰ کی نصیحت کرے اور قرآن کا مختصر سورہ پڑھے اور احتیاط مستحب ہے کہ دوسرے خطبے میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد ائمہ معصومین علیہم السلام پر بھی درود بھیجے اور مومنین کے لئے مغفرت طلب کرے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نماز جمعہ پڑھنے والوں کے فرائض

مسئلہ 778۔ احتیاط کی بنا پر نماز پڑھنے والوں کو چاہئے کہ امام کے خطبوں کو سنیں اور خاموش رہیں اور باتیں کرنے سے پرہیز کریں۔

مسئلہ 779۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ مامومین خطبے کے دوران امام کی طرف رخ کر کے بیٹھیں اور نماز میں مجاز حد سے زیادہ قبلے سے رخ نہ پھیریں۔

مسئلہ 780۔ اگر ماموم خطبوں کا کوئی بھی حصہ نہ سن سکے بلکہ صرف نماز کے دوران پہنچے اور امام جمعہ کی اقتدا کرے تو اس کی نماز صحیح ہے اور نماز ظہر کے بدلے کافی ہے یہاں تک کہ اگر نماز جمعہ کی آخری رکعت کے رکوع سے چند لمحے پہلے پہنچے تو بھی نماز جمعہ کی نیت سے اقتدا کرسکتا ہے اور اپنی دوسری رکعت کو نماز جمعہ کی دوسری رکعت کی طرح بجلائے اور یہ نماز، نماز ظہر کے بدلے کافی ہے۔

نماز جمعہ کے متفرق مسائل

مسئلہ 781۔ نماز جمعہ اسلامی شعائرمیں سے ہے اور مسلمانوں کے اتحاد کا مظہر ہے اور ہر وہ کام انجام دینا جو مومنین کے درمیان اختلافات اور ان کی صفوں میں رخنے کا باعث بنے جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 782۔ جمعہ کے دن نماز عصر میں امام جمعہ کے علاوہ کسی دوسرے کی اقتدا کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 783۔ جس شخص نے نماز جمعہ میں شرکت نہ کی ہو، نماز ظہر کو اول وقت میں پڑھ سکتا ہے اور نماز جمعہ ختم ہونے تک انتظار کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 784۔ جس جگہ نماز جمعہ پوری ہے، نماز جمعہ پڑھنے کے دوران اس کے نزدیک نماز ظہر کی جماعت قائم کرنا بذات خود کوئی اشکال نہیں رکھتا ہے تاہم اس بات کے پیش نظر کہ یہ کام مومنین کے درمیان اختلافات کا باعث یا نماز جمعہ سے بے اعتنائی یا امام جمعہ کی توبین شمار ہوسکتا ہے، مناسب یہ ہے کہ ایسی نماز جماعت قائم نہ ہو بلکہ مفسدہ اور حرام کا باعث بننے کی صورت میں واجب ہے کہ ایسی جماعت قائم کرنے سے اجتناب کیا جائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

روزہ

آسمانی ادیان میں روزہ خودسازی کے اہم ترین اعمال میں سے ہے۔ گذشتہ امتوں پر بھی روزہ واجب تھا۔ روزے کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے باطنی و معنوی پاکیزگی، بھوک اور پیاس کا احساس، محرومین کے ساتھ اظہار ہمدردی، نفسانی خواہشات کے مقابلے میں استقامت اور ارادے کی تقویت اور قیامت کی بھوک اور پیاس کی یاد قابل ذکر ہیں۔ انسانی بدن کے نظام ہضم کو منظم کرنے اور سالم رکھنے میں روزے کے اثرات تجربے سے ثابت ہوئے ہیں۔ حدیث نبوی میں آیا ہے: "صوموا تصحوا" یہ حدیث اسی تاثیر کی طرف اشارہ ہے علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ روزہ داروں کو عظیم اجر عطا کرتا ہے۔

مزید برآں جنسی خواہشات پر کنٹرول کرنے اسی طرح مشکل حالات کو تحمل کرنے اور غذائی پابندی کو برداشت کرنے میں روزے کا کردار واضح ہے۔ ماہ رمضان میں انجام پانے والی اس عبادت کی برکتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس میں قوی ارادے اور خودساختہ انسان کی بہترین تربیت ہوتی ہے۔ اولیائے الہی ماہ رمضان کے واجب روزوں کے علاوہ کثرت سے مستحب روزے رکھتے تھے اور اس کو اللہ تعالیٰ سے قربت کا باعث قرار دیتے تھے۔

مسئلہ 785۔ دین مقدس اسلام میں روزہ یہ ہے کہ انسان اللہ کا حکم بجالانے کی نیت سے صبح صادق¹⁴ سے مغرب تک مبطلات روزہ جن کی تفصیل بعد آئے گی، سے پرہیز کرے۔

[14] - فجر صادق، فجر کاذب کے مقابلے میں ہے۔ فجر کاذب وہ نور ہے جو فجر صادق کے طلوع سے تھوڑا پہلے آسمان پر نمودار ہوتا ہے اور افق پر پھیلنے کے بجائے عمودی طور پر اوپر کی جانب اٹھتا ہے۔ فجر صادق اس وقت کو کہتے ہیں کہ جب افق کی سطح سے جڑا ہوا سفید نور دھیمی روشنی کے ساتھ طلوع ہو کر افق پر پھیلنا شروع کردے اور لمحہ بہ لمحہ اس کی روشنی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ چونکہ فجر صادق دھیمہ اور ضعیف ہوتا ہے اس لئے اس کا مشاہدہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مشرقی افق مکمل طور پر کھلا ہوا اور تاریک ہو۔ یہی وجہ ہے کہ شہروں کے اندر اس کا مشاہدہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ لہذا یہ دیکھتے ہوئے کہ مشخص اور دقیق طور پر فجر صادق کو تشخیص دینا سخت ہے، احتیاط کا خیال رکھنے کے لئے روزے میں اذان صبح کے شروع ہوتے ہی کھانا پینا بند کر دینا چاہئے جبکہ نماز کے سلسلے میں اذان صبح شروع ہونے کے تقریباً دس منٹ کے بعد نماز ادا کی جائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

روزہ واجب ہونے اور صحیح ہونے کی شرائط

مسئلہ 786- روزہ واجب ہونے کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

1- بالغ ہو ؛ 2- عاقل ہو ؛ 3- قدرت رکھتا ہو ؛ 4- بے ہوش نہ ہو ؛ 5- مسافر نہ ہو ؛ 6- عورت حیض اور نفاس کی حالت میں نہ ہو ؛ 7- روزہ نقصان دہ نہ ہو ؛ 8- روزہ رکھنا حرج اور مشقت کا باعث نہ ہو۔

مسئلہ 787- روزہ ان لوگوں پر واجب ہے جن میں مندرجہ بالا شرائط موجود ہوں۔ بنا برائیں نابالغ بچہ، دیوانہ، بے ہوش، وہ شخص جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، مسافر، وہ عورت جو حیض اور نفاس کی حالت میں ہو اور اس شخص پر جس کے لئے روزہ مضر یا حرج (زیادہ مشقت) کا باعث ہو روزہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 788- اگر بچہ اذان صبح سے پہلے بالغ ہوجائے تو ضروری ہے کہ روزہ رکھے لیکن اگر اذان کے بعد بالغ ہو تو اس دن کا روزہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 789- وہ بچی جو حال ہی میں بالغ ہوئی ہو^[1] واجب ہے کہ روزہ رکھے اور صرف دشواری اور جسمانی کمزوری کی وجہ سے روزے کو ترک کرنا جائز نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ جب روزہ اس کے لئے مضر ہو یا اس کو تحمل کرنا زیادہ مشقت کا باعث ہو (تو واجب نہیں ہے)۔

مسئلہ 790- حیض یا نفاس کی حالت میں عورت کا روزہ صحیح نہیں ہے یہاں تک کہ حیض یا وضع حمل مغرب سے کچھ ہی لمحے پہلے ہوا ہو۔ اسی طرح اگر طلوع فجر کے کچھ ہی لمحے بعد پاک ہوجائے (تو بھی روزہ صحیح نہیں ہے)۔

مسئلہ 791- اگر کوئی جانتا ہو کہ روزہ اس کے لئے مضر ہے یا مضر ہونے کا معقول احتمال دے (یعنی ضرر کا خوف ہو) تو روزہ واجب نہیں ہے بلکہ بعض صورتوں میں حرام ہے خواہ یہ یقین اور خوف ذاتی تجربے پر مبنی ہو یا قابل اعتماد اور امین ڈاکٹر کے کہنے سے حاصل ہوا ہو یا دیگر معقول طریقوں سے حاصل ہوا ہو اور اگر روزہ رکھے تو صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ قصد قربت سے رکھا ہو اور بعد میں علم ہوجائے کہ مضر نہیں تھا۔

مسئلہ 792- اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہو کہ روزہ اس کے لئے مضر نہیں ہے چنانچہ روزہ رکھے اور مغرب کے بعد علم ہوجائے کہ روزہ مضر تھا تو اس کا روزہ باطل ہے اور ضروری ہے اس کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 793- بیماری پیدا ہونے یا اس کی شدت میں اضافے میں روزے کی تاثیر اور روزے پر قدرت نہ رکھنے یا روزہ مضر ہونے کی تشخیص مکلف کی ذمہ داری ہے۔ لہذا اگر ڈاکٹر کہے کہ روزہ مضر ہے لیکن اس کے کہنے پر اطمینان نہ یا ضرر کا خوف حاصل نہ ہویا مکلف کا ذاتی تجربہ ہو کہ روزہ مضر نہیں ہے تو روزہ رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر ڈاکٹر کہے کہ روزہ مضر نہیں ہے لیکن مکلف جانتا ہو کہ اس کے لئے روزہ مضر ہے یا معقول ضرر کا خوف ہو تو روزہ حرام ہے اور نہیں رکھنا چاہئے۔

مسئلہ 794- اگر بیمار شخص ماہ رمضان کے دن میں ٹھیک ہوجائے تو اس دن نیت کر کے روزہ رکھنا واجب نہیں، لیکن اگر ظہر سے پہلے ٹھیک ہوجائے اور روزے کو باطل کرنے والا کوئی انجام نہ دیا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نیت کر کے روزہ رکھے اور ماہ رمضان کے بعد ضروری ہے اس کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 795- مستحب روزہ صحیح ہونے کے لئے لازم ہے کہ ماہ رمضان کے روزے کی قضا اور احتیاط واجب کی بنا پر کوئی دوسرا واجب روزہ اس کے ذمے نہ ہو۔

مسئلہ 796- اگر کسی شخص پر روزے کی قضا واجب ہو اور نہ جانتا ہو کہ قضا روزہ واجب ہونے کی صورت میں مستحب روزہ صحیح نہیں ہے چنانچہ مستحب کی نیت سے روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا روزہ بھی شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ 797- اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو کہ اس کے ذمے قضا روزہ ہے یا نہیں چنانچہ اپنے اوپر عائد وظیفے یا مافی الذمہ (بشمول قضا اور مستحب) کی نیت سے روزہ رکھ لے اور اگر اس کے ذمے قضا روزہ ہو تو قضا روزہ شمار ہوگا۔

مسئلہ 798- اگر کسی شخص پر ماہ رمضان کے روزے کی قضا واجب ہو چنانچہ بھول جائے اور مستحب روزہ رکھ لے اور دن میں یاد آجائے تو مستحب روزہ باطل ہے، البتہ اگر ظہر سے پہلے یاد آئے تو ماہ رمضان کے قضا روزے کی نیت کرسکتا ہے تاہم اگر ظہر کے بعد یاد آئے تو قضا روزے کی نیت کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔

[1] - لڑکیوں میں بلوغت کی عمر نظر مشہور کی بنا پر قمری 9 سال کا مکمل ہونا ہے (جو شمسی اور عیسوی اعتبار سے 8 سال، 8 مہینے اور 23 دن کے برابر ہے)۔



دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

واجبات روزہ

مسئلہ 799۔ روزے میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت کرنا ضروری ہے:

1۔ نیت

2۔ مبطلات روزہ سے پرہیز



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

1- نیت

مسئلہ 800۔ دیگر عبادتوں کی طرح روزہ بھی نیت کے ساتھ ہونا چاہئے یعنی اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کے لئے کھانے، پینے اور دیگر روزہ کو باطل کرنے والی چیزوں سے اجتناب کرے۔ البتہ صرف ارادہ اور اس طرح کا عزم رکھتا ہو تو بھی کافی ہے اور زبان پر لانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ 801۔ ماہ رمضان کے روزے میں اس کی نوعیت کو معین کرنا لازم نہیں ہے بلکہ روزے کی نیت کر لینا ہی کافی ہے لیکن ماہ رمضان کے علاوہ دوسرے روزے میں اس کی نوعیت معین کرنا لازمی ہے، اگرچہ اجمالی طور پر ہی کیوں نہ ہو مثلاً اگر کسی پر صرف روزے کی قضا واجب ہو تو ضروری ہے کہ معین کر کے قضا روزے کی نیت کرے یا اجمالی طور پر (یعنی مافی الذمہ) اپن ذمے واجب روزے کی نیت کرے اور اگر اس کے ذمے کئی قسم کے روزے ہوں مثلاً قضا اور نذر کے روزے تو معین کرنا ضروری ہے کہ ان میں سے کون سا روزہ رکھ رہا ہے۔

مسئلہ 802۔ اگر مکلف کو علم ہو کہ اس کے ذمے کوئی روزہ ہے لیکن اس کی نوعیت معلوم نہ ہو تو مافی الذمہ کی نیت کرسکتا ہے۔

مسئلہ 803۔ جس دن کے بارے میں انسان کو علم نہ ہو کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا ماہ رمضان کی پہلی تاریخ (اس کو یوم الشک بھی کہتے ہیں)^[1] تو اس دن روزہ رکھنا واجب نہیں ہے اور اگر اس دن روزہ رکھنا چاہے تو رمضان کے روزے کی نیت نہیں کرسکتا بلکہ شعبان کے آخری دن کے مستحب یا قضا روزے وغیرہ کی نیت کرسکتا ہے اور اگر بعد میں علم ہوجائے کہ ماہ رمضان تھا تو رمضان کا روزہ شمار ہوگا اور اس دن کی قضا لازم نہیں ہے اور اگر دن میں معلوم ہوجائے کہ ماہ رمضان ہے تو اسی وقت رمضان کے روزے کی نیت کرنا ضروری ہے۔

[1] - جب کبھی بھی قمری مہینے کے انتیسویں دن کے غروب کے وقت موسم کے ابرآلود ہونے یا کسی اور وجہ سے چاند نظر نہ آئے یا رویت بلال کے متعلق اختلاف ہوجائے تو وہ دن یوم الشک کہلاتا ہے۔ لہذا شک اگر ماہ شعبان کے آخری دن اور ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کے مابین ہو تو شعبان کا آخری دن شمار ہوگا اور مستحب یا قضا روزے کی نیت سے اس دن کا روزہ رکھنا جائز ہے، تاہم ماہ رمضان کے روزے کی نیت سے روزہ رکھنا حرام ہے۔ لیکن اگر ماہ رمضان کے آخری دن اور ماہ شوال کی پہلی تاریخ کے مابین شک ہو تو ماہ رمضان کا آخری دن شمار ہوگا اور اس دن کا روزہ واجب ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

ماہ رمضان کے روزے کی نیت

مسئلہ 804۔ چونکہ روزے کا آغاز اول صبح سے ہوتا ہے لہذا ضروری ہے کہ اس کی نیت کرنے میں بھی اس سے تاخیر نہ کرے اور بہتر ہے کہ طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت کرے۔

مسئلہ 805۔ انسان ہر رات میں اگلے دن کے روزے کی نیت کرسکتا ہے تاہم بہتر ہے کہ مہینے کی پہلی رات کو پورے مہینے کے روزوں کی نیت کرلے اور ہر رات اپنی نیت کی تجدید کرے۔

مسئلہ 806۔ اگر کوئی شخص رات کے ابتدائی حصے میں اگلے دن کے روزے کی نیت کرلے اور اس کے بعد سو جائے اور اذان صبح کے بعد تک بیدار نہ ہو یا کسی کام میں مشغول ہو جائے اور صبح ہونے کے بعد اس جانب متوجہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ 807۔ انسان ماہ رمضان میں کسی دوسرے روزے کی نیت نہیں کرسکتا البتہ اگر مسافر نے کہ جو ماہ رمضان کا روزہ نہیں رکھ سکتا، نذر کی ہو کہ سفر میں مستحب روزہ رکھے گا تو اس صورت میں ماہ رمضان میں اس کے لئے نذر کا روزہ صحیح ہے۔^[1]

مسئلہ 808۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں طلوع فجر تک جان بوجھ کر روزے کی نیت نہ کرے اگرچہ دن میں روزے کی نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہے، البتہ ضروری ہے کہ مغرب تک روزے کو باطل کرنے والی چیزوں سے اجتناب کرے اور ماہ رمضان کے بعد اس دن کے روزے کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 809۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے روزے کی نیت نہ کرے اور دن میں اس جانب متوجہ ہو جائے چنانچہ روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہو تو روزے کی نیت نہیں کرسکتا خواہ ظہر سے پہلے متوجہ ہو یا بعد میں، تاہم اگر روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو اس صورت میں کہ جب ظہر کے بعد متوجہ ہو تو روزے کی نیت صحیح نہیں ہے اور دونوں صورتوں میں مغرب تک روزے کو باطل کرنے والی چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور اگر ظہر سے پہلے متوجہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کی نیت کرے اور بعد میں اس دن کے روزے کی قضا بھی بجلائے۔

[1]۔ البتہ ماہ رمضان میں نذر کا روزہ، ماہ رمضان کا روزہ شمار نہیں ہوگا اور ضروری ہے کہ بعد میں اس کی قضا رکھی جائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

رمضان کے علاوہ کسی دوسرے روزے کی نیت کرنا

مسئلہ 810۔ اگر انسان پر ماہ رمضان کے علاوہ کوئی اور معین روزہ واجب ہو مثلاً نذر کی ہو کہ کسی مخصوص دن روزہ رکھے گا چنانچہ عمداً طلوع فجر تک نیت نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن اگر بھول جائے اور ظہر سے پہلے یاد آجائے تو روزے کی نیت کرسکتا ہے۔

مسئلہ 811۔ اگر غیر معین واجب روزہ مثلاً کفارے کا روزہ یا قضا روزے کے لئے (عمداً یا سہواً) ظہر سے پہلے تک نیت نہ کرے چنانچہ اس وقت تک روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو روزے کی نیت کرسکتا ہے اور اس کا روزہ صحیح ہے لیکن ظہر کے بعد روزے کی نیت کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ 812۔ انسان جب چاہے مستحب روزے کی نیت کرسکتا ہے بشرطیکہ اس وقت تک روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

نیت پر باقی رہنا

مسئلہ 813۔ معین واجب روزے مثلاً ماہ رمضان یا معین نذر کے روزے میں طلوع فجر سے مغرب تک نیت برقرار رہنا واجب ہے۔ بنا براین اگر دن میں نیت سے پھر جائے اور روزے کو جاری رکھنے کا قصد نہ رکھتا ہو تو روزہ باطل ہے اور دوبارہ روزے کو جاری رکھنے کی نیت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے البتہ ضروری ہے کہ مغرب کی اذان تک مبطلات روزہ سے اجتناب کرے۔

مسئلہ 814۔ اگر معین واجب روزے کے دوران دن میں روزہ جاری رکھنے یا نہ رکھنے میں تردد کا شکار ہو جائے یا روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دینے کا ارادہ کرے لیکن انجام نہ دے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کو پورا کرے اور بعد میں اس کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 815۔ اگر مستحب یا غیر معین واجب روزے میں (جس کا واجب ہونا کسی خاص دن سے مخصوص نہ ہو) روزہ توڑنے کا ارادہ کرے یا تردد کا شکار ہو جائے تو چنانچہ مبطلات روزہ کو انجام نہ دیا ہو تو ظہر سے پہلے غیر معین واجب روزے کی نیت اور غروب سے پہلے مستحب روزے کی نیت کرسکتا ہے۔

2۔ مہطلات روزہ سے پرہیز کرنا

مسئلہ 816۔ نو چیزیں روزے کو باطل کر دیتی ہیں:

- 1۔ کھانا اور پینا
- 2۔ جماع کرنا
- 3۔ ایسا کام جو منی خارج ہونے کا باعث ہو (استمناء)
- 4۔ جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں اذان صبح تک باقی رہنا
- 5۔ مائع اور سیال چیزوں سے حقنہ (انیما) کرنا
- 6۔ قے کرنا
- 7۔ خدا، پیغمبر اور ائمہ علیہم السلام سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا (احتیاط واجب کی بنا پر)
- 8۔ غلیظ غبار حلق تک پہنچانا (احتیاط واجب کی بنا پر)
- 9۔ پورے سر کو پانی میں ڈبونا (احتیاط واجب کی بنا پر)



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

1- کھانا اور پینا

مسئلہ 817۔ اگر روزہ دار عمدہ اور آگاہانہ کوئی چیز کھائے یا پیئے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے خواہ وہ چیز ایسی ہو جسے عموماً کھایا پیا جاتا ہو یا ایسی ہو جسے کھایا پیا نہ جاتا ہو مثلاً کاغذ اور کپڑا وغیرہ ، خواہ زیادہ ہو یا کم ہو مثلاً پانی کے چھوٹے قطرے یا روٹی کا چھوٹا ٹکڑا۔

مسئلہ 818۔ اگر روزہ دار بھولے سے کوئی چیز کھالے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا ، خواہ واجب روزہ ہو یا مستحب۔

مسئلہ 819۔ اگر روزہ دار دانتوں کے ریشوں میں پھنسی ہوئی غذا جان بوجھ کر نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے لیکن اگر ریشوں میں غذا ہونے کا علم نہ ہو یا نکلنا عمدہ اور توجہ کے ساتھ نہ ہو تو روزہ باطل نہیں ہوتا ۔

مسئلہ 820۔ منہ کا پانی نکلنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا ۔

مسئلہ 821۔ سر اور سینے کا بلغم وغیرہ جب تک منہ کے اندر والے حصے تک نہ پہنچے اسے نکلنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن اگر منہ میں آجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے نہ نکلے۔

مسئلہ 822۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ روزہ دار طاقت والے انجکشن اور رگوں میں لگائے جانے والے انجکشن اور ہر قسم کے ڈرپ سے پرہیز کرے لیکن گوشت (پٹھوں) میں لگائے جانے والا انجکشن جو طاقت والے نہ ہو مثلاً اینٹی بائیوٹیک یا درد کو ختم کرنے والا (پین کلر) یا بے حس کرنے والا انجکشن اور نیز زخموں اور جراثیم پر لگائی جانے والی دوائیاں استعمال کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 823۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ روزہ دار ہر اقسام کی تمباکو نوشی اور نشہ آور چیزوں سے کہ جو ناک کے ذریعے یا زبان کے نیچے رکھ کر جذب ہوتی ہیں، پرہیز کرے۔

مسئلہ 824۔ اگر بیماری کا علاج کرنے کے لئے ضروری ہو تو دوائی وغیرہ کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن روزہ باطل ہو جائے گا اور اس کی قضا بجالانا ضروری ہے۔

مسئلہ 825۔ اگر کوئی شخص زبان کے نیچے دوائی رکھے اور اس سے مخلوط پانی کو منہ سے باہر تھوک دے تو روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ 826۔ اگر کوئی شخص غذا کھانے کے دوران متوجہ ہوجائے کہ صبح بوجھتی ہے تو ضروری ہے لقمے کو منہ سے باہر نکالے اور اگر جان بوجھ کر اسے نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا۔

مسئلہ 827۔ منہ سے خون آنے کی صورت میں روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن واجب ہے کہ اس کو حلق میں پہنچنے سے روکا جائے۔

مسئلہ 828۔ مسوڑوں اور دانتوں سے نکلنے والا خون اگر منہ کے پانی میں مل کر بالکل ختم ہوجائے تو اس پر پاک ہونے کا حکم لگے گا اور اسے نکلنے سے روزہ باطل نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر منہ میں خون ہونے کے بارے میں شک ہوجائے تو منہ کا پانی نکلنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ 829۔ بچے کے لئے غذا کو چبانے اور غذا کو چکھنا وغیرہ جس سے عموماً غذا حلق تک نہیں پہنچتی ، روزے کو باطل نہیں کرتا ، خواہ وہ اتفاقاً اور بے اختیار حلق تک پہنچ جائے لیکن اگر انسان شروع سے ہی جانتا ہو کہ حلق تک پہنچ جائے گی اور حلق میں چلی جائے تو روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ 830۔ انسان کمزوری کی وجہ سے روزہ نہیں توڑ کر سکتا ہے لیکن اگر کمزوری اس حد تک ہو کہ عموماً برداشت نہ ہوسکے تو روزے کو توڑ سکتا ہے اور کے بعد اس کی قضا بجالائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

2- جماع کرنا

مسئلہ 831- جماع کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اگرچہ منی خارج نہ ہو۔

مسئلہ 832- اگر کوئی شخص بھول جائے کہ روزے سے ہے اور جماع کر لے تو روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن جب یہی یاد آئے ضروری ہے کہ فوراً جماع کو ترک کرے ورنہ روزہ باطل ہو جائے گا۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

3- استمناء (اپنے ہاتھوں سے منی خارج کرنا)

مسئلہ 833۔ اگر روزہ دار عمدتاً ایسا کام کرے جس سے منی خارج ہو جائے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ 834۔ اگر منی خارج کرنے کی نیت سے کوئی کام کرے تو منی خارج نہ ہونے کی صورت میں احتیاط کی بنا پر روزے کو پورا کرے اور بعد میں اس کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ 835۔ اگر روزہ دار سے نیند میں یا بیداری کی حالت میں بے اختیار منی خارج ہو جائے تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ 836۔ دن میں احتلام ہونا (دن کے دوران نیند کی حالت میں منی نکلنا) روزے کو باطل نہیں کرتا اور اگر روزہ دار کو علم ہو کہ سونے کی صورت میں احتلام ہو جائے گا تو سوسکتا ہے۔

مسئلہ 837۔ اگر روزہ دار منی خارج ہونے کی حالت میں نیند سے بیدار ہو جائے تو اس کو روکنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 838۔ اگر روزہ دار ماہ رمضان یا دوسرے ایام میں کہ جب اس نے روزہ رکھا ہوا ہو، دن کے دوران نیند کی حالت میں مجنب ہو جائے تو بیدار ہونے کے بعد فوراً غسل کرنا واجب نہیں ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

4۔ اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں باقی رہنا

839۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی رات میں جنب ہو جائے تو ضروری ہے کہ اذان صبح (طلوع فجر) سے پہلے غسل کرے اور اگر عمداً اس وقت تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہوگا، البتہ مغرب تک روزے کو باطل کرنے والے کاموں سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 840۔ اگر ماہ رمضان کی رات میں جنب ہو جائے اور بغیر عمد کے صبح تک غسل نہ کرے مثلاً نیند کی حالت میں جنب ہو جائے اور اذان کے بعد تک سوتا رہے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ 841۔ اگر کوئی شخص روزے کی قضا رکھنا چاہے اور طلوع فجر تک عمداً غسل جنابت نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر سہواً غسل نہ کرے تو احتیاط کی بنا پر روزہ باطل ہے۔

مسئلہ 842۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی رات میں جنب ہو جائے اور جانتا ہو کہ سونے کی صورت میں اذان صبح سے پہلے بیدار ہو جائے گا چنانچہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرنے کا ارادہ نہ ہو یا تردد کا شکار ہو اور سو جائے اور پھر بیدار نہ ہوسکے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ 843۔ اگر کوئی شخص بیداری میں جنب ہو جائے یا نیند میں جنب ہونے کے بعد بیدار ہو جائے اور جانتا ہو کہ دوبارہ سو جائے تو صبح کی اذان سے پہلے غسل کے لئے بیدار نہیں ہوسکے گا تو غسل کرنے سے پہلے سونا جائز نہیں ہے اور اگر سو جائے اور اذان سے پہلے غسل نہ کرے تو روزہ باطل ہے لیکن اگر یہ احتمال دیتا ہو کہ صبح کی اذان سے پہلے غسل کرنے کے لئے بیدار ہو جائے گا اور غسل کرنے کا ارادہ بھی رکھتا ہو لیکن بیدار نہ ہوسکے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر بیدار ہونے کے بعد دوبارہ سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہوسکے تو اس دن کی قضا رکھنا ضروری ہے۔

مسئلہ 844۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور جنابت کی حالت میں صبح کرے تو اس دن کا روزہ صحیح ہے لیکن اگر یہ فراموشی کئی روز تک طول پکڑے تو فراموشی کے ایام کے روزوں کی قضا کرنا ضروری ہے، البتہ نمازیں برصورت میں باطل ہیں۔

مسئلہ 845۔ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ جنابت پر باقی رہنے سے روزہ باطل ہوتا ہے یا نہیں اور جنابت کی حالت میں روزہ رکھے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہے اور ضروری ہے کہ قضا بھی بجالائے لیکن اگر یقین ہو کہ جنابت پر باقی رہنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا ہے اور اس بنا پر روزہ رکھے تو اس کا روزہ صحیح ہے اگرچہ روزے کی قضا کرنے میں احتیاط کی رعایت کرنا اچھا ہے۔

مسئلہ 846۔ اگر کسی شخص کا فریضہ ماہ رمضان کی رات میں غسل کرنا ہو چنانچہ وقت تنگ ہونے یا پانی مضر ہونے یا کسی اور وجہ سے غسل نہ کرسکے تو ضروری ہے کہ طلوع فجر سے پہلے غسل کے بدلے تیمم کرے۔

مسئلہ 847۔ اگر کسی شخص کے پاس ماہ رمضان کی رات میں غسل اور تیمم کا وقت نہ اور خود کو جنب کر لے تو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا اور عمد والا کفارہ دونوں واجب ہیں لیکن اگر صرف تیمم کے لئے وقت ہو چنانچہ خود کو جنب کر لے اور طلوع فجر سے پہلے تیمم کر لے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ 848۔ جس شخص کا فریضہ تیمم کرنا ہو اس کے لئے جائز ہے کہ ماہ رمضان کی رات میں خود جنب کر لے بشرطیکہ جنب ہونے کے بعد تیمم کے لئے کافی وقت ہو۔

مسئلہ 849۔ اگر عورت خون حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے تو ضروری ہے کہ طلوع فجر سے پہلے غسل کرے اور عمداً غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ 850۔ اگر عورت کو روزے کی حالت میں حیض آئے یا وضع حمل ہو جائے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ 851۔ اگر عورت اذان صبح کے بعد حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے تو اس دن روزہ نہیں رکھ سکتی۔

مسئلہ 852۔ اگر عورت حیض یا نفاس کا غسل کرنا بھول جائے اور بعد میں یاد آئے تو اس مدت میں جو روزے رکھے ہیں، صحیح ہیں خواہ ماہ رمضان کے روزے ہوں یا دوسرے روزے ہوں۔

[1] وہ مقامات جہاں روزہ احتیاط واجب کی بنا پر باطل ہے ضروری ہے کہ مکلف اس دن کا روزہ رکھے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

5- حقنہ لینا

مسئلہ 853- مائع چیز سے امالہ (حقنہ) لینا اگرچہ مجبوری یا علاج کی غرض سے لیا جائے، روزے کو باطل کردیتا ہے لیکن منجمد چیز سے انیما لینے میں کوئی اشکال نہیں اور روزے کو باطل نہیں کرتا۔

6- قے کرنا

مسئلہ 854- اگر روزہ دار عمدتاً قے کرے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، اگرچہ بیماری یا کسی اور وجہ سے اس کام پر مجبور ہو لیکن اگر سہواً یا بے اختیار قے کرے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ 855- اگر کوئی شخص ڈکار لے اور اس کے منہ میں کوئی چیز آجائے تو ضروری ہے کہ باہر نکالے لیکن اگر بے اختیار نگل لے تو روزہ صحیح ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

7- خدا، پیغمبروں اور معصومین (علیہم السلام) سے جھوٹی بات منسوب کرنا

مسئلہ 856- خدا، پیغمبروں اور معصومین علیہم السلام سے جھوٹی بات منسوب کرنے سے احتیاط واجب کی بنا پر روزہ باطل ہوجاتا ہے اگرچہ بعد میں توبہ کرے اور کہے کہ جھوٹی نسبت دی ہے۔

مسئلہ 857- کتابوں میں آنے والی روایات کو نقل کرنا جن کے بارے میں انسان کو جھوٹ ہونے کا علم نہ ہو کوئی اشکال نہیں ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کو کتاب کی طرف نسبت دیتے ہوئے نقل کرے۔

مسئلہ 858- اگر کسی بات کو اس یقین کے ساتھ کہ خدا یا پیغمبر یا معصومین علیہم السلام کا سچا قول ہے، نقل کرے اور بعد میں پتا چلے کہ یہ جھوٹ تھا تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ 859- اگر روزہ دار جانتا ہو کہ خدا اور پیغمبر سے جھوٹی بات منسوب کرنے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے اور اس کے باوجود ایسی بات کہ جس کے جھوٹ ہونے کا علم رکھتا ہو، ان کی طرف نسبت دے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ سچ تھا تو احتیاط کی بنا پر روزے کو پورا کرے اور بعد میں اس کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ 860- اگر روزہ دار سے پوچھا جائے کہ کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے؟ اور وہ عمدًا حقیقت کے برخلاف جواب دے تو احتیاط کی بنا پر روزہ باطل ہوجائے گا۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

8۔ غلیظ غبار حلق تک پہنچانا

مسئلہ 861۔ احتیاط واجب کی بنا پر روزے دار کو چاہئے کہ غلیظ غبار مثلاً مٹی والی زمین پر جھاڑو دینے سے اٹھنے والا غبار اور سیگریٹ وغیرہ کا دھواں حلق تک نہ پہنچائے اور اگر ایسا کرے تو احتیاط کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ 862۔ سانس کی بیماری کی دوا کے طور پر اسپرے کا استعمال روزہ دار کے لئے کوئی اشکال نہیں رکھتا اور روزہ باطل ہونے کا باعث نہیں ہے۔

مسئلہ 863۔ غبار اور دھواں کا منہ یا ناک میں داخل ہونا اگر حلق تک نہ پہنچے تو روزے کو باطل نہیں کرتا ہے۔

مسئلہ 864۔ اگر ہوا کی وجہ سے غلیظ غبار اٹھے اور انسان روزے کی طرف متوجہ ہونے کے باوجود احتیاط نہ کرے اور غبار حلق تک پہنچ جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ 865۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ روزہ ہے اور غبار وغیرہ حلق تک پہنچ جائے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر بے اختیار غبار حلق تک پہنچ جائے تو بھی روزہ صحیح ہے۔

9۔ سر کو پانی میں ڈبونا

مسئلہ 866۔ اگر روزہ دار عمداً پورے سر کو پانی میں ڈبوئے تو احتیاط واجب کی بنا پر روزہ باطل ہوجاتا ہے اور ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا بجالائے۔

مسئلہ 867۔ گذشتہ مسئلے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ سر کو پانی میں ڈبونے کے دوران بدن بھی پانی میں ہو یا صرف سر کو ڈبوئے۔

مسئلہ 868۔ اگر کوئی شخص آدھے سر کو پانی میں ڈبوئے اور باہر نکالنے کے بعد باقی آدھے حصے کو پانی میں ڈبوئے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ 869۔ اگر کوئی شخص عمداً پورا سر پانی میں ڈبوئے لیکن تھوڑے بال پانی سے باہر رہیں تو احتیاط واجب کی بنا پر روزہ باطل ہے۔

مسئلہ 870۔ اگر کوئی شخص شک کرے کہ پورا سر پانی میں ڈوبا ہے یا نہیں تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ 871۔ اگر روزہ دار بے اختیار پانی میں گرجائے اور پورا سر پانی میں ڈوب جائے یا کوئی شخص زبردستی اس کا سر پانی میں ڈبو دے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا اور ضروری ہے کہ فوراً سر کو پانی سے باہر نکالے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص روزے کو بھول جائے اور سر پانی میں ڈبو دے تو روزہ باطل نہیں ہوگا لیکن جب بھی یاد آئے ضروری ہے کہ فوراً سر کو پانی سے باہر نکالے۔

مسئلہ 872۔ حمام میں شاور کے نیچے کھڑا ہونے یا سر پر پانی ڈالنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

مبطلات روزہ کے بعض احکام

مسئلہ 873۔ جو چیزیں بیان کی گئی ہیں (کھانا اور پینا وغیرہ) ان کے ذریعے اس صورت میں روزہ باطل ہے کہ جب کوئی شخص عمداً اور اختیار کے ساتھ انہیں انجام دے لیکن اگر عمداً نہ ہو مثلاً پاؤں پھسلنے سے پانی میں ڈوب جائے یا بھولے سے کھانا کھالے یا زبردستی کوئی چیز اس کے حلق میں ڈال دی جائے تو روزہ باطل نہیں ہے۔

مسئلہ 874۔ اگر روزہ دار بھول کر کوئی ایسا کام کر لے جو روزے کو باطل کر دیتا ہو اور اس کے بعد یہ سمجھتے ہوئے کہ روزہ باطل ہو چکا ہے اسی کام کو عمداً دوبارہ انجام دے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ 875۔ اگر روزہ دار کو روزہ باطل کرنے والے کسی کام پر مجبور کیا جائے مثلاً کھاجائے کہ اگر کھانا نہ کھایا تو توبم تمہیں جانی یا مالی نقصان پہنچائیں گے اور وہ نقصان سے بچنے کے لئے اپنے آپ غذا کھالے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ 876۔ اگر روزہ دار کو شک ہو جائے کہ روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہے یا نہیں مثلاً شک کرے کہ پانی منہ میں ڈالنے کے بعد حلق تک پہنچا ہے یا نہیں تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

وه چيزي جو روزے دار کے لئے مکروه بين

مسئله 877- روزے کے بعض مکروبات مندرجہ ذيل بين:

- 1- بر ايسا کام کرنا جو کمزوري کا باعث ہو (مثلاً خون دينا اور حمام جانا)
- 2- خوشبودار پودوں کو سونگھنا (عطر لگانا مکروه نہيں ہے)
- 3- پہنے ہوئے لباس کو تر کرنا
- 4- تر لکڑی سے مسواک کرنا
- 5- دانٹ نکلوانا اور ہر وہ کام کرنا جس کی وجہ سے منہ سے خون نکلے۔
- 6- غذا وغيرہ چکھنا
- 7- ناک ميں دوا ڈالنا جبکہ حلق تک نہ پہنچے
- 8- آنکھ ميں دوا ڈالنا اور سرمہ لگانا جبکہ اس کی بو يا ذائقہ حلق تک پہنچ جائے۔
- 9- عورت کا پانی ميں بيٹھنا
- 10- شريك حيات کو چھونا اور مذاق کرنا اور ہر وہ کام کرنا جو شہوت ابھارنے کا باعث ہو۔
- 11- زيادہ کلي کرنا روزے دار کے لئے مکروه ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

وہ صورتیں جن میں قضا اور کفارہ عمدی دونوں واجب ہیں

مسئلہ 878۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں عمدہ و اختیار سے اور بغیر کسی شرعی عذر کے روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام^[1] انجام دے تو روزہ باطل ہونے کے علاوہ قضا بھی ہے اور کفارہ عمدی بھی انسان پر واجب ہوجاتا ہے خواہ اس پر کفارہ ہونے کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

مسئلہ 879۔ اگر کوئی شخص حکم شرعی سے بے خبر ہونے کی وجہ سے ایسا کام کر لے کہ جس سے روزہ باطل ہوتا ہو مثلاً نہیں جانتا ہو کہ دوا کھانے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے چنانچہ ماہ رمضان کے دن میں دوا کھالے تو روزہ باطل ہوگا اور ان کی قضا بجالاتا ضروری ہے لیکن کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 880۔ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ کوئی کام حرام ہے لیکن نہیں جانتا ہو کہ اس سے روزہ باطل ہوجاتا ہے چنانچہ وہ کام انجام دے دے تو قضا کے علاوہ احتیاط واجب کی بنا پر کفارہ بھی دینا ضروری ہے۔

مسئلہ 881۔ اگر روزہ دار کے حلق سے کوئی چیز منہ میں آجائے تو اس کو نہیں نگلنا چاہئے اور اگر عمدہ نکل لے تو قضا اور کفارہ واجب ہیں۔

مسئلہ 882۔ اگر کوئی شخص نذر کرے کہ کسی مخصوص دن میں روزہ رکھے گا چنانچہ اس دن عمدہ روزہ نہ رکھے یا اپنا روزہ باطل کر لے تو ضروری ہے کہ کفارہ^[2] دے۔

مسئلہ 883۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں کہے کہ مغرب ہوگئی ہے اور انسان کو اس پر اعتماد نہ ہو اور افطار کر لے۔ اس کے بعد متوجہ ہوجائے کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ 884۔ جس شخص نے اپنا روزہ عمدہ باطل کیا ہو اگر اس دن سفر کرے تو کفارہ ساقط نہیں ہوگا۔

مسئلہ 885۔ جماع میں دونوں افراد کا روزہ باطل ہے اور دونوں پر قضا اور کفارہ واجب ہیں۔

[1]۔ جنب شخص کے بغیر غسل انجام دینے سونے کے علاوہ کہ جس کے مسائل بیان ہوچکے ہیں۔
[2]۔ نذر کا کفارہ یہ ہے کہ دس فقیروں کو کھانا کھالائے یا انہیں لباس پہنائے اور اس کام پر قدرت نہ رکھنے کی صورت میں تین دن روزہ رکھنا ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

عمداً افطار کرنے کا کفارہ

مسئلہ 886۔ دین مقدس اسلام میں جان بوجھ کر (عمداً) ماہ رمضان مبارک کا روزہ افطار کرنے کا کفارہ مندرجہ ذیل تین چیزوں میں سے ایک ہے:

1۔ ایک غلام آزاد کرنا ؛

2۔ دو مہینے روزہ رکھنا ؛

3۔ ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا۔

چونکہ موجودہ زمانے میں کوئی غلام نہیں ہوتا جس کو آزاد کیا جائے بنا برائیں مکلف کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے دو کاموں میں سے ایک کو انجام دے۔

مسئلہ 887۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے کفارہ میں دو مہینے روزہ رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ ایک پورا مہینہ اور اگلے مہینے کے کم از کم ایک دن تک مسلسل روزہ رکھے اور اگر دوسرے مہینے کے باقی ایام میں بے دریغ روزہ نہ رکھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 888۔ اگر کسی شخص پر بے دریغ روزہ رکھنا واجب ہو اور اس دوران کسی عذر کے بغیر کسی دن روزہ نہ رکھے یا ایسے وقت روزہ رکھنا شروع کرے جس کے درمیان کسی دن روزہ رکھنا حرام ہو مثلاً عید قربان یا ایسا دن آئے جس میں روزہ رکھنا واجب ہو مثلاً ایسا دن آئے جس میں روزہ رکھنے کی نذر کی ہو تو جن دنوں میں روزہ رکھا ہے وہ شمار نہیں ہوں گے اور ضروری ہے دوبارہ شروع سے روزہ رکھے۔

مسئلہ 889۔ اگر کوئی شخص ساٹھ دن روزہ رکھنا چاہے اور اس دوران کسی عذر کی وجہ سے مثلاً بیماری یا حیض کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو عذر برطرف ہونے کے بعد باقی روزہ رکھ سکتا ہے اور لازم نہیں ہے کہ دوبارہ شروع سے رکھے۔

مسئلہ 890۔ ساٹھ فقیروں کو دو طریقوں سے کھانا کھلا سکتے ہیں:

1۔ تیار شدہ کھانا پیٹ بھر کر کھلائیں

2۔ ہر ایک کو 750 گرام (ایک مد) گندم، آٹا، روٹی، چاول یا دوسری غذائی اجناس دیں۔

مسئلہ 891۔ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس اپنے اور اپنے گھر والوں کے سال بھر کا خرچہ نہ ہو اور اس کو حاصل نہیں کر سکتا ہو۔

مسئلہ 892۔ اگر کوئی شخص کفارہ عمدی کے طور پر واجب تین چیزوں میں سے کوئی بھی کام انجام دینے پر قادر نہ ہو تو ضروری ہے جتنے فقیروں کو کھانا دے سکتا ہو کھانا کھلائے اور احتیاط یہ ہے کہ استغفار بھی کرے اور اگر کھانا کھلانے پر بالکل بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو استغفار کرنا کافی ہے یعنی دل اور زبان سے کہے : استغفرُ اللہ (اے اللہ تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں)

مسئلہ 893۔ اگر روزہ رکھنے اور کھانا کھلانے پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے کسی شخص کا فریضہ استغفار کرنا ہو چنانچہ بعد میں روزہ رکھنے یا فقیروں کو کھانا کھلانے پر قادر ہو جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ یہ کام انجام دے۔

مسئلہ 894۔ اگر کوئی شخص کفارہ عمدی کے طور پر ساٹھ فقیروں کو (اس تفصیل کے مطابق جو گذشتہ مسئلے میں گزر گئی) کھانا کھلانا چاہے چنانچہ ساٹھ فقیر دسترس میں ہوں تو دو افراد کا حصہ ایک فرد کو نہیں دے سکتا بلکہ لازمی ہے کہ ساٹھ فقیروں میں سے ہر ایک کو اس کے حصے کے برابر کھانا دے۔ البتہ فقیر کے گھر والوں کا حصہ اس کے حوالے کر سکتا ہے تا کہ وہ ان پر خرچ کرے اور فقیر میں بچہ اور بزرگ یا مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ 895۔ اگر روزہ دار ایک دن میں ایک دفعہ سے زیادہ مبطلات روزہ کو انجام دے تو صرف ایک کفارہ واجب ہے۔ البتہ اگر جماع یا استمناء کے ذریعے روزہ باطل کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جماع یا استمناء کی تعداد کے مطابق کفارہ دے۔

مسئلہ 896۔ اگر کوئی شخص حرام طریقے سے جماع کر کے یا حرام چیز کھا کر یا پی کر ماہ رمضان میں اپنا روزہ باطل کر لے تو تین کفاروں میں سے ایک کافی ہے، اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ تینوں کفارے (ایک غلام کو آزاد کرنا، ساٹھ دن روزہ رکھنا اور ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا) دے۔

مسئلہ 897۔ اگر کسی شخص پر کفارہ واجب ہو تو اس کو فوراً دینا لازمی نہیں ہے لیکن اتنی تاخیر نہیں کرنی چاہئے کہ واجب کی ادائیگی میں تاخیر شمار ہو۔

مسئلہ 898۔ اگر کسی شخص پر کفارہ واجب ہو اور وہ کئی سال تک نہ دے تو کفارے میں کوئی اضافہ نہیں ہوگی۔

مسئلہ 899۔ روزے کی قضا اور کفارہ کی ادائیگی میں کوئی ترتیب نہیں ہے اور جس کو چاہے پہلے بجالا سکتا ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

وہ صورتیں جن میں روزے کی صرف قضا واجب ہے

مسئلہ 900۔ اگر کوئی ماہ رمضان میں روزے کی نیت نہ کرے یا ریا کرے یا روزہ نہ رکھنے کا قصد کرے لیکن روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دے تو اس دن کے روزے کی قضا واجب ہے لیکن کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 901۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی رات میں جنب ہو جائے اور اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ 843 میں بیان کی گئی ہے اذان صبح تک دوسری نیند سے بیدار نہ ہو تو اس پر صرف قضا واجب ہے، البتہ مغرب تک روزے کو باطل کرنے والے کاموں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 902۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور کئی دن روزہ رکھے تو ان دنوں کی اس پر صرف قضا واجب ہے۔

مسئلہ 903۔ ماہ رمضان میں سحری کے دوران جب تک طلوع فجر کا یقین نہ ہو جائے روزے کو باطل کرنے والے کام انجام دے سکتا ہے۔

مسئلہ 904۔ اگر ماہ رمضان کی سحری کے دوران صبح ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں تحقیق کئے بغیر ایسا کام انجام دے جو روزے کو باطل کرتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی تو ضروری ہے کہ اس دن کی قضا بجلائے لیکن اگر تحقیق اور صبح نہ ہونے پر علم ہونے کے بعد یہ کام انجام دیا ہو اور بعد میں پتہ چلے کہ صبح ہو گئی تھی تو اس دن کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 905۔ ماہ رمضان کے دن میں انسان کو جب تک مغرب ہونے کا یقین نہ ہو جائے افطار نہیں کرسکتا۔

مسئلہ 906۔ اگر کسی شخص کو ماہ رمضان کے دن میں فضا تاریک ہونے کی وجہ سے یقین ہو جائے کہ مغرب ہو گئی ہے یا وہ لوگ جن کی بات شرعی طور پر حجت ہے کہیں کہ مغرب ہو گئی ہے اور افطار کر لے، پھر اس کے بعد پتہ چلے کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا بجلائے۔

مسئلہ 907۔ اگر کوئی شخص مطلع ابرآلود ہونے کی وجہ سے گمان کرے کہ مغرب ہو گئی ہے اور افطار کر لے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو اس دن کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 908۔ اگر کسی وجہ سے روزے کو توڑنا جائز یا واجب ہو جائے مثلاً کوئی اس کو روزہ باطل کرنے والا کوئی کام کرنے پر مجبور کرے یا ڈوبنے والے کو بچانے کے لئے پانی میں کود پڑے تو اس صورت میں کفارہ واجب نہیں ہے لیکن اس دن کے روزے کی قضا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 909۔ اگر روزہ دار وضو کے دوران (کہ جب منہ میں تھوڑا پانی گھمانا اور کلی کرنا مستحب ہے) اس اطمینان کے ساتھ کہ پانی حلق تک نہیں پہنچے گا، کلی کرے اور بے اختیار پانی حلق میں چلا جائے تو چنانچہ واجب نماز کے وضو کے لئے یہ کام انجام دیا ہو تو روزہ صحیح ہے لیکن اگر غیر واجب نماز کے وضو کے لئے یا وضو کے علاوہ کسی اور کام مثلاً ٹھنڈک پہنچانے کے لئے پانی ڈالا ہو اور بے اختیار پانی حلق میں چلا جائے تو احتیاط کی بنا پر اس دن کی قضا بجالانا ضروری ہے۔

مسئلہ 910۔ اگر روزہ دار کو علم ہو کہ کلی کرنے سے بے اختیار یا بھولے سے پانی حلق میں چلا جائے گا تو ضروری ہے کہ کلی نہ کرے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

قضا روزے کے احکام

- مسئلہ 911۔ اگر کوئی شخص ایک دن یا کئی دن بے ہوش یا کومے میں رہے تو جتنے روزے چھوٹ گئے ہیں ان کی قضا رکھنا لازمی نہیں ہے۔
- مسئلہ 912۔ اگر مست ہونے کی وجہ سے کسی کا روزہ چھوٹ جائے تو گویا اس نے روزے کی نیت نہیں کی اگرچہ پورا دن مبطلات سے پرہیز کی ہو پھر بھی اس کا روزہ صحیح نہیں ہے اور اس کی قضا واجب ہے۔
- مسئلہ 913۔ اگر کوئی شخص نیت کرے اور اس کے بعد مست ہو جائے اور پورا دن یا دن کا کچھ حصہ مستی کی حالت میں گزارے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس دن کے روزے کی قضا کرنا ضروری ہے مخصوصاً شدید مستی میں جو عقل زائل ہونے کا باعث ہے۔
- مسئلہ 914۔ گذشتہ دونوں مسئلوں میں کوئی فرق نہیں ہے کہ مست کرنے والی چیز کھانا اس کے لئے حرام ہو یا بیماری کی وجہ سے ہو یا اس حرام کے موضوع^۱ سے بے خبر ہو۔
- مسئلہ 915۔ جن دنوں میں عورت نے حیض یا وضع حمل کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا ہو ضروری ہے کہ ماہ رمضان کے بعد ان کی قضا کرے۔
- مسئلہ 916۔ اگر کوئی شخص بیماری، حیض یا نفاس کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے نہ رکھے اور ماہ رمضان ختم ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو جو روزے نہیں رکھے ہیں، اس کی نیابت میں ان کی قضا رکھنا لازمی نہیں ہے۔
- مسئلہ 917۔ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے ماہ رمضان کے کچھ روزے نہ رکھے اور ان کی تعداد معلوم نہ ہو چنانچہ عذر کے آغاز کے بارے میں نہ جانتا ہو مثلاً ماہ رمضان کی پچیسویں تاریخ کو سفر کیا تھا تا کہ چھوٹ جانے والے روزوں کی تعداد چھے ہو یا چھبیسویں تاریخ کو سفر کیا تھا تا کہ تعداد پانچ ہو تو کم دنوں کی قضا کر سکتا ہے تاہم اگر عذر شروع ہونے کا وقت جانتا ہو مثلاً مہینے کی پانچویں تاریخ کو سفر کیا تھا لیکن دسویں کی رات کو واپس آیا تھا تا کہ چھوٹ جانے والے روزوں کی تعداد پانچ ہو یا گیارہویں کی رات کو واپس آیا تھا تا کہ چھ روزے چھوٹ گئے ہوں تو اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ زیادہ دنوں کی قضا کرے۔
- مسئلہ 918۔ اگر کسی شخص پر چند سالوں کے روزوں کی قضا واجب ہو تو جس سال کے روزوں کی قضا پہلے کرنا چاہے صحیح ہے تاہم اگر آخری رمضان کی قضا کا وقت تنگ ہو مثلاً آخری رمضان کے پانچ روزوں کی قضا واجب ہو اور آئندہ رمضان شروع ہونے میں پانچ ہی دن باقی ہوں تو اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ آخری رمضان کے روزوں کی قضا کرے۔
- مسئلہ 919۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزوں کی قضا بجلائے چنانچہ قضا کا وقت تنگ نہ ہو تو ظہر سے پہلے روزے کو توڑ سکتا ہے اور اگر وقت تنگ ہو یعنی آئندہ رمضان شروع ہونے میں قضا روزوں کی تعداد کے برابر ہی دن باقی ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ ظہر سے پہلے بھی روزے کو نہ توڑے۔
- مسئلہ 920۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزے کی قضا رکھے اور ظہر کے بعد عمدتاً روزے کو توڑدے تو ضروری ہے کہ دس فقیروں کو کھانا کھلائے اور اگر یہ نہیں کر سکتا ہو تو تین دن روزہ رکھے۔
- مسئلہ 921۔ اگر کسی شخص پر چند سالوں کے روزے کی قضا واجب ہو اور نیت میں معین نہ کرے کہ کس سال کا روزہ ہے تو پہلے سال کی قضا شمار ہوگی۔
- مسئلہ 922۔ اگر کسی نے کوئی عذر (مثلاً بیماری اور سفر) کی وجہ سے روزہ نہ رکھا ہو چنانچہ آئندہ رمضان سے پہلے عذر برطرف ہو جائے تو ضروری ہے کہ قضا کرے۔
- مسئلہ 923۔ اگر کسی نے بیماری کی وجہ سے ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھا ہو چنانچہ آئندہ رمضان تک اس کی بیماری طول پکڑ لے تو روزوں کی قضا ساقط ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد کھانا فقیر کو دے۔
- مسئلہ 924۔ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے نہ رکھے اور ماہ رمضان کے بعد اس کی بیماری برطرف ہو جائے لیکن فوراً کوئی اور عذر پیش آجائے اور آئندہ رمضان تک قضا بجا نہ لاسکے تو ضروری ہے کہ بعد کے سالوں میں ان روزوں کی قضا کرے۔ اسی طرح اگر ماہ رمضان میں بیماری کے علاوہ کوئی اور عذر پیش آئے اور رمضان کے بعد برطرف ہو جائے لیکن آئندہ رمضان تک بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو ضروری ہے کہ ان روزوں کی قضا بجلائے۔
- مسئلہ 925۔ اگر کوئی شخص سفر کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے نہ رکھ سکے چنانچہ آئندہ رمضان تک سفر کی حالت میں رہے تو گذشتہ رمضان کی قضا ساقط نہیں ہوگی اور ضروری ہے کہ بعد میں اسے بجلائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تاخیر کا کفارہ بھی دے۔
- مسئلہ 926۔ اگر کوئی شخص جسمانی کمزوری کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے اور آئندہ رمضان تک اس کی قضا رکھنے پر بھی قادر نہ ہو تو قضا ساقط نہیں ہوگی اور جب بھی قادر ہو جائے ضروری ہے کہ قضا بجلائے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے چند سال روزہ نہ رکھا ہو اور توبہ کر کے ان کو ازالہ کرنے کا مصمم ارادہ رکھتا ہو تو واجب ہے کہ چھوٹ جانے والے تمام روزوں کی قضا کرے اور چنانچہ قضا نہ کرسکے تو روزوں کی قضا ساقط نہیں ہوگی بلکہ اس کے



دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

ذمے باقی رہے گی۔

[1] - یعنی نہ جانتا ہو کہ جو مشروب پی رہا ہے وہ شراب ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

روزے کی قضا میں تاخیر کا کفارہ^[1]

مسئلہ 927۔ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے ماہ رمضان میں روزے نہ رکھے اور رمضان کے بعد عذر برطرف ہو جائے، اس کے باوجود آئندہ رمضان پہنچنے تک روزے کی قضا نہ کرے تو ضروری ہے کہ روزوں کی قضا کے ساتھ ساتھ ہر دن کے لئے ایک مد کھانا فقیر کو دے۔

مسئلہ 928۔ اگر کوئی شخص عمداً ماہ رمضان میں روزہ نہ رکھے اور آئندہ رمضان تک بغیر کسی عذر کے قضا بھی بجا نہ لائے تو ضروری ہے کہ قضا اور عمداً افطار کرنے کا کفارہ دینے کے ساتھ ساتھ ہر دن کے لئے ایک کفارہ تاخیر (چنانچہ گذشتہ مسئلے میں بیان کیا گیا) فقیر کو دے۔

مسئلہ 929۔ کفارہ تاخیر ایک مد کھانا ہے یعنی 750 گرام گندم، آٹا، روٹی، چاول یا دیگر غذائی اجناس جو فقیر کو دینا ضروری ہے۔

مسئلہ 930۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزوں کی قضا بجالانے میں کئی سال کی تاخیر کرے تو روزوں کی قضا کے ساتھ ساتھ وہی ایک مد کھانا فقیر کو دینا ہوگا اور اضافی سالوں کی تاخیر کے لئے اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 931۔ جس شخص کے لئے ہر دن کے عوض ایک مد کھانا فقیر کو دینا ضروری ہووہ چند دنوں کا کفارہ ایک ہی فقیر کو دے سکتا ہے۔

مسئلہ 932۔ اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو کہ آئندہ رمضان سے پہلے روزوں کی قضا بجالانا واجب ہے تو تاخیر کا کفارہ ساقط نہیں ہوگا۔

[1] - یعنی وہ کفارہ جو ماہ رمضان کے روزے کی قضا بجالانے میں آئندہ سال کے ماہ رمضان کے پہنچنے تک تاخیر کرنے کی وجہ سے واجب ہوتا ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

والدین کے قضا روزوں کے احکام

مسئلہ 933۔ اگر باپ نے اور نیز احتیاط واجب کی بنا پر ماں نے سفر کے علاوہ کسی اور عذر کی وجہ سے اپنے روزے نہ رکھے ہوں اور قضا کرنے پر قادر ہوتے ہوئے قضا نہ کی ہو تو بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ ان کی وفات کے بعد خود یا کسی کو اجیر بنا کر ان روزوں کی قضا بجلائے لیکن سفر کی وجہ سے جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بڑے بیٹے پر واجب ہے اگرچہ والدین قضا بجالانے کی فرصت نہیں رکھتے تھے یا ممکن نہیں تھا۔

مسئلہ 934۔ والدین نے جو روزے عمدہ نہیں رکھے ہیں احتیاط واجب کی بنا پر بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

مسافر کے روزے کے احکام

مسئلہ 935۔ ماہ رمضان میں سفر کرنا اگرچہ روزے سے بچنے کے لئے ہی کیوں نہ ہو جائز ہے۔ البتہ بہتر ہے کہ سفر نہ کرے مگر اس صورت میں کہ جب سفر کسی ضروری یا نیک کام کے لئے ہو۔

مسئلہ 936۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں سفر کرے تو روزہ نہیں رکھ سکتا اور اس پر واجب نہیں ہے کہ روزہ رکھنے کے لئے کسی جگہ دس دن قیام کا قصد کرے۔

مسئلہ 937۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں سفر کرے چنانچہ اس کی نماز قصر ہو تو ضروری ہے کہ روزہ نہ رکھے اور اگر وہ سفر میں چار رکعتی نماز پڑھتا ہو (مثلاً وہ مسافر جس نے کسی جگہ دس دن قیام کا قصد کیا ہو یا سفر اس کا پیشہ ہو) تو روزہ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ 938۔ اگر کوئی شخص ظہر کے بعد سفر کرے تو ضروری ہے کہ روزے کو برقرار رکھے تاہم اگر ظہر سے پہلے سفر کرے چنانچہ رات سے ہی سفر کا قصد رکھتا ہو تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن اگر دن میں سفر کا قصد کیا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر روزہ رکھنا ضروری ہے اور ماہ رمضان کے بعد اس کی قضا بھی کرے۔

مسئلہ 939۔ جو شخص رات سے ہی سفر کا قصد رکھتا ہو اور ظہر سے پہلے سفر کرے تو حد ترخص تک پہنچنے سے پہلے روزہ افطار نہیں کرسکتا ہے اور اگر اس سے پہلے افطار کرلے تو احتیاط کی بنا پر ماہ رمضان میں عمداً افطار کرنے کا کفارہ اس پر واجب ہے، البتہ اگر اس مسئلے کے حکم سے غافل ہو تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ 940۔ اگر مسافر ظہر سے پہلے اپنے وطن یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں دس دن قیام کا قصد ہو چنانچہ روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو ضروری ہے کہ روزہ رکھے اور اگر روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہو تو ضروری ہے کہ بعد میں قضا کرے لیکن اگر ظہر کے بعد پہنچے تو روزہ نہیں رکھ سکتا۔

مسئلہ 941۔ اگر کوئی شخص نذر کرے کہ کسی مخصوص دن مثلاً رجب کی پہلی تاریخ کو سفر میں ہو تو بھی روزہ رکھے گا چنانچہ اس سفر میں ہو تو اسے اس دن کا روزہ رکھنا ہوگا اور دس دن قیام کا قصد کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 942۔ اگر کوئی شخص نذر کرے کہ کسی مخصوص دن مستحب روزہ رکھے گا تاہم اپنی نذر کو مقید نہ کرے کہ سفر میں ہو تو بھی روزہ رکھے گا چنانچہ سفر کرے تو اس دن روزہ نہیں رکھ سکتا اور لازمی نہیں ہے کہ کسی جگہ دس دن قیام کا قصد کرے لیکن بعد میں اس کی قضا بجالانا ضروری ہے۔

مسئلہ 943۔ چار مقامات (مکہ، مدینہ، روضہ امام حسین علیہ السلام اور مسجد کوفہ) میں اختیار کے حکم میں روزہ شامل نہیں ہے۔ بنا بر این، ان مقامات پر مسافر کو نماز پوری یا قصر پڑھنے میں اختیار ہے لیکن ماہ رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتا۔

مسئلہ 944۔ سفر میں مستحب روزے رکھنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 945۔ مسافر مدینہ منورہ میں دس دن قیام کا قصد کئے بغیر طلب حاجت کے لئے تین دن مستحب روزے رکھ سکتا ہے۔

مسئلہ 946۔ حرام سفر میں نماز پوری ہوگی اور روزہ صحیح ہے خواہ واجب روزہ مثلاً ماہ رمضان کا روزہ ہو یا مستحب۔

مسئلہ 947۔ اگر کوئی شخص حرام سفر میں ظہر سے پہلے اپنے ارادے سے پھر جائے اور مباح کام کے لئے سفر کو جاری رکھے چنانچہ باقی ماندہ سفر اگرچہ واپسی کا سفر بھی ملا کر شرعی مسافت کے برابر ہو تو اس کی نماز قصر ہے اور روزے کو افطار کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 948۔ اگر کوئی شخص حرام سفر میں ظہر کے بعد نیت سے پھر جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ روزے کو پورا کرے اور بعد میں قضا بھی بجلائے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

اس مسافر کا حکم جس نے اپنے فریضے کے برعکس روزہ رکھا ہو

مسئلہ 949۔ وہ مسافر جس کے لئے ضروری ہو کہ روزہ نہ رکھے چنانچہ جانتے ہوئے اور عمدتاً اپنے فریضے کے برعکس روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر ماہ رمضان ہو تو اس کی قضا واجب ہے لیکن اگر خود حکم¹¹ نہ جاننے کی وجہ سے روزہ رکھا ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ 950۔ گذشتہ مسئلے میں چنانچہ روزے کے حکم کی خصوصیات معلوم نہ ہونے کی وجہ سے روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے مثلاً کوئی شخص جانتا ہو کہ سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ دس دن قیام کا قصد کرنے والا چنانچہ ایک چار رکعتی نماز پڑھنے سے پہلے اپنے ارادے سے پھر جائے تو دس دن قیام کا حکم جاری نہیں ہوگا اور روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

مسئلہ 951۔ اگر کوئی مسافر موضوع (اپنا مخصوص مسئلہ) نہ جاننے کی وجہ سے روزہ رکھ لے مثلاً کسی جگہ جانے کا قصد کرے جو حقیقت میں مسافت شرعی کے برابر ہو لیکن مسافت کی مقدار معلوم نہ ہونے کی وجہ سے روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ 952۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ وہ سفر میں ہے یا بھول جائے کہ مسافر کا روزہ باطل ہے چنانچہ سفر میں روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

[1] - یعنی نہیں جانتا کہ سفر میں روزہ باطل ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

وہ لوگ جن پر روزہ واجب نہیں ہے

مسئلہ 953۔ اگر حاملہ عورت کے وضع حمل کا وقت قریب ہو چنانچہ روزہ رکھنا بچے کے لئے یا خود اس کے لئے مضر ہونے کا خوف ہو تو روزہ واجب نہیں ہے اور پہلی صورت میں (جب بچے کے لئے مضر ہو) ہر دن کے لئے ایک مد کھانا یعنی گندم یا جو وغیرہ (فدیہ کے طور پر) فقیر کو دینا ضروری ہے اور ماہ رمضان کے بعد اس کی قضا بھی بجالاتے اور دوسری صورت میں جب خود اس کے لئے مضر ہو تو ضروری ہے کہ جو روزے نہیں رکھے ہیں ان کی قضا کرے اور احتیاط کی بنا پر فدیہ بھی دے۔ جس عورت کا وضع حمل قریب نہ ہو اس کے لئے مذکورہ احکام احتیاط واجب پر مبنی ہیں۔

مسئلہ 954۔ اگر بچے کو دودھ پلانے والی عورت (بچے کی ماں ہو یا دایہ، اجرت کے ساتھ دودھ پلائے یا اجرت کے بغیر) دودھ خشک ہونے یا کم ہونے کے خوف سے روزہ رکھنے کو بچے کے لئے مضر سمجھتی ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے فدیہ دے اور بعد میں روزوں کی قضا بھی بجالاتے لیکن روزہ خود اس کے لئے مضر ہو تو احتیاط کی بنا پر فدیہ واجب ہے۔

مسئلہ 955۔ گذشتہ دونوں مسئلوں میں اگر آئندہ ماہ رمضان تک روزہ نہ رکھے چنانچہ کوتاہی کی ہو تو قضا کے علاوہ تاخیر کا کفارہ بھی واجب ہے تاہم اگر کسی عذر کی وجہ سے قضا بجا نہ لائے تو تاخیر کا کفارہ نہیں ہے اور اگر عذر بچے کے لئے ضرر کی صورت میں ہو تو جب بھی ممکن ہو روزوں کی قضا بجالانا ضروری ہے اور اگر عذر خود عورت کے لئے ضرر کی صورت میں ہو تو قضا ساقط ہوگی اور ہر دن کے لئے ایک فدیہ دینا ضروری ہے۔

مسئلہ 956۔ عورت کا فدیہ یا کفارہ اس کے شوہر پر نہیں بلکہ خود پر واجب ہے اگرچہ حمل یا دودھ دینے کی وجہ سے روزہ نہ رکھا ہو۔ اسی طرح اولاد کا کفارہ یا فدیہ باپ کے ذمے نہیں ہے البتہ شوہر یا باپ بیوی یا اولاد کا وکیل بن کر ان کا فدیہ یا کفارہ ادا کرسکتے ہیں۔

مسئلہ 957۔ بڑھاپے کی وجہ سے مرد یا عورت کے لئے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو تو ان پر روزہ واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد کھانا (مثلاً گندم، جو یا چاول) فقیر کو فدیہ دیں اور اگر روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہیں رکھتے ہوں تو احتیاط کی بنا پر فدیہ دینا ضروری ہے اور دونوں صورتوں میں چنانچہ رمضان کے بعد روزہ رکھ سکیں تو احتیاط مستحب کی بنا پر روزوں کی قضا کریں۔

مسئلہ 958۔ اگر کوئی شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ جس میں پیاس زیادہ لگتی ہو اور جس کو تحمل نہیں کرسکتا ہو یا پیاس کو تحمل کرنا اس کے لئے مشقت رکھتا ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے۔ البتہ دوسری صورت میں (جب مشقت ہو) ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد کھانا فقیر کو دے اور احتیاط واجب کی بنا پر پہلی صورت میں بھی یہی فدیہ دے اور چنانچہ ماہ رمضان کے بعد روزہ رکھ سکے تو احتیاط مستحب کی بنا پر روزوں کی قضا بجالاتے۔

مسئلہ 959۔ فدیہ کی مقدار تاخیر کے کفارے کی مقدار کے برابر ہے یعنی 750 گرام گندم، آٹا، روٹی، چاول یا دیگر غذائی اجناس فقیر کو دینا ضروری ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

پہلی تاریخ ثابت ہونے کے طریقے

مسئلہ 960۔ پانچ طریقوں سے پہلی تاریخ ثابت ہوتی ہے:

1۔ مکلف خود چاند دیکھے ؛

2۔ دو عادل افراد گواہی دیں، اس صورت میں کہ جب لوگوں کی بڑی تعداد رؤیت سے انکار نہ کرے اور ان دو عادل افراد میں غلطی کا گمان تقویت نہ پکڑے ؛

3۔ ایسی شہرت جو علم یا اطمینان کا باعث ہو ؛

4۔ گذشتہ مہینے کے تیس دن گذر جائیں ؛

5۔ حاکم شرع حکم دے۔

مسئلہ 961۔ عصر کے وقت چاند نظر آنے سے قمری مہینے کی رؤیت ہلال ثابت ہوتی ہے اور رؤیت ہلال کے بعد والی رات چاند رات ہوگی۔

مسئلہ 962۔ رؤیت ہلال کے لئے طبیعی (غیر مسلح) آنکھ اور جدید ٹیکنالوجی (مسلح آنکھ) کے ذریعے دیکھنے میں کوئی فرق نہیں ہے، لہذا جس طرح طبیعی آنکھ سے چاند نظر آئے تو پہلی تاریخ کا حکم آتا ہے اسی طرح عینک، دوربین اور ٹیلی سکوپ کے ذریعے چاند دکھائی دے تو بھی پہلی تاریخ ثابت ہوگی لیکن کمپیوٹر کے ذریعے تصویر لینے سے چونکہ رؤیت کہلانا معلوم نہیں ہے لہذا پہلی تاریخ ثابت ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ 963۔ چاند کا صرف چھوٹا ہونا یا بڑا ہونا، اوپر ہونا یا نیچے ہونا اور باریک ہونا یا پھیلا ہونا وغیرہ شرعی لحاظ سے پہلی رات یا دوسری رات ہونے پر دلیل نہیں ہے لیکن اگر مکلف کو اس سے علم ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس حوالے سے اپنے علم کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ 964۔ کیلنڈر اور نجومیوں کے علمی اعداد و شمار کے ذریعے پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی مگر اس صورت میں کہ جب ان کے کہنے سے یقین حاصل ہو جائے۔

مسئلہ 965۔ اگر کسی شہر میں پہلی تاریخ ثابت ہو جائے تو دوسرے شہروں کے لئے جن کا افق اس شہر کے ساتھ برابر ہو کافی ہے۔ افق متحد ہونے سے مراد وہ مقامات ہیں جو چاند کی رویت کے احتمال اور اس کی رویت کے عدم احتمال میں یکساں ہوں۔

مسئلہ 966۔ حاکم کے نزدیک صرف چاند کا ثابت ہونا جب تک کہ وہ رؤیت کا حکم جاری نہ کر دے، دوسروں کے لئے اس کی پیروی کرنے کے سلسلے میں کافی نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ جب چاند نظر آنے کا اطمینان حاصل ہو جائے۔

مسئلہ 967۔ اگر حاکم حکم کرے کہ کل پہلی تاریخ ہے اور یہ حکم پورے ملک کو شامل ہوتا ہو تو اس ملک کے تمام شہروں کے لئے اس کا حکم شرعی طور پر معتبر ہے۔

مسئلہ 968۔ اگر کسی غیر مسلم اور ظالم و فاجر حکومت کی جانب سے رؤیت ہلال کا اعلان ہو اور مکلف کو اس سے پہلی تاریخ کا یقین یا اطمینان ہو جائے تو کافی ہے۔

مسئلہ 969۔ اگر کسی شہر میں چاند نظر نہ آئے لیکن ریڈیو اور ٹی وی پر چاند نظر آنے کی خبر دی جائے چنانچہ یہ خبر چاند نظر آنے کے بارے میں یقین یا اطمینان کا باعث ہو تو کافی ہے اور تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں۔

مسئلہ 970۔ اگر ماہ رمضان کی پہلی تاریخ ثابت نہ ہو تو روزہ رکھنا واجب نہیں ہے لیکن اگر بعد میں ثابت ہو جائے کہ پہلی تاریخ تھی تو اس دن کے روزے کی قضا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 971۔ اگر ماہ شوال کی پہلی تاریخ ثابت نہ ہو یہاں تک کہ قریبی شہروں میں بھی چاند نظر نہ آئے کہ جن کا افق برابر ہو یا دو عادل افراد کی گواہی یا حاکم کے حکم سے پہلی تاریخ ثابت نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن روزہ رکھے۔

مسئلہ 972۔ جس دن کے بارے میں انسان کو شک ہو کہ ماہ رمضان کی آخری تاریخ ہے یا شوال کی پہلی تاریخ تو ضروری ہے کہ روزہ رکھے لیکن اگر دن میں ثابت ہو جائے کہ پہلی شوال ہے تو ضروری ہے کہ افطار کرے اگرچہ مغرب نزدیک ہو۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

روزے کی قسمیں

مسئلہ 973۔ روزے کی چار قسمیں ہیں؛ واجب، حرام، مستحب اور مکروہ۔

مسئلہ 974۔ واجب روزے مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ ماہ مبارک رمضان کا روزہ؛

2۔ قضا روزہ؛

3۔ کفارے کا روزہ؛

4۔ اعتکاف کے تیسرے دن کا روزہ؛

5۔ حج تمتع میں قربانی کے بدلے کا روزہ؛^[1]

6۔ وہ مستحب روزہ جو نذر، عہد اور قسم کی وجہ سے واجب ہوا ہو؛^[2]

7۔ باپ اور احتیاط واجب کی بنا پر ماں کے روزوں کی قضا بڑے بیٹے پر واجب ہے۔

مسئلہ 975۔ بعض حرام روزے مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ عید فطر کا روزہ؛

2۔ عید قربان کا روزہ؛

3۔ ماہ رمضان کی نیت سے روزہ رکھنا جبکہ معلوم نہ ہو شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی تاریخ؛

4۔ بیوی کا مستحب روزہ جب شوہر کی حق تلفی ہو؛

5۔ اس شخص کا روزہ جس کے لئے روزہ مضر ہو؛

6۔ مسافر کا روزہ، مگر ان صورتوں میں جن کو استثنی کیا گیا ہے۔

مسئلہ 976۔ جن دنوں میں روزہ رکھنا حرام یا مکروہ ہے ان کے علاوہ پورے سال کے دنوں میں روزہ مستحب ہے لیکن بعض دنوں میں مستحب موکد ہے، منجملہ:

1۔ ہر مہینے کی پہلی اور آخری جمعرات اور ہر مہینے کے دوسرے عشرے کا پہلا بدھ؛

2۔ ہر مہینے کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ (ایام البیض)؛

3۔ ماہ رجب اور ماہ شعبان (پورا مہینہ یا بعض دن حتیٰ ایک دن)؛

4۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (17 ربیع الاول)؛

5۔ عید مبعث (27 رجب)؛

6۔ عید غدیر (18 ذی الحجہ)؛

7۔ یوم دحوالارض (25 ذی القعدہ)؛

مسئلہ 977۔ مکروہ روزے مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ میزبان کی اجازت کے بغیر یا منع کرنے کے باوجود مہمان کا روزہ رکھنا؛

2۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنا جبکہ کمزوری کے باعث عرفہ کے اعمال میں رکاوٹ بن جائے۔

[1] اگر حاجی حج میں قربانی کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو اور قرض بھی نہ لے سکے تو ضروری ہے کہ اس کے بدلے میں دس دن روزہ رکھے کہ جن میں سے تین روزے حج کے سفر کے دوران اور بقیہ سات دن اپنے وطن میں ہوں۔
[2] حقیقت میں جو چیز واجب ہوئی ہے وہ نذر اور بقیہ امور پر عمل کرنا ہے، ایسا نہیں کہ مستحب روزہ واجب روزے میں تبدیل ہو گیا ہو۔



دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

خاتمہ: روزے اور ماہ رمضان مبارک کے آداب

مسئلہ 978۔ اگر کوئی شخص مستحب روزہ رکھے تو اس کو اختتام تک پہنچانا واجب نہیں اور جب چاہے اپنا روزہ افطار کرسکتا ہے بلکہ اگر کوئی مومن کھانے کی دعوت دے تو شرعی لحاظ سے اچھا ہے کہ دعوت کو قبول کر کے افطار کرے۔

مسئلہ 979۔ مستحب ہے کہ روزہ دار افطار سے پہلے نماز مغرب پڑھے لیکن اگر کوئی انتظار کر رہا ہو یا خود اس قدر بھوکا ہو کہ نماز کو حضور قلب کے ساتھ ادا نہ کرسکے تو بہتر ہے کہ پہلے افطار کرے لیکن ممکن ہو تو نماز کو وقت فضیلت میں پڑھے۔

مسئلہ 980۔ ماہ رمضان مبارک کے احترام اور آداب کی رعایت کرتے ہوئے مستحب ہے کہ مندرجہ ذیل افراد مبطلات روزہ سے پرہیز کریں، اگرچہ روزے سے نہ بھی ہوں:

- 1۔ اگر مسافر سفر میں روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے اور ظہر سے پہلے وطن میں یا ایسی جگہ پہنچے جہاں دس دن قیام کا قصد رکھتا ہو۔
- 2۔ اگر مسافر ظہر کے بعد وطن میں یا ایسی جگہ پہنچے جہاں دس دن قیام کا قصد رکھتا ہو۔
- 3۔ اگر بیمار مبطلات روزہ میں سے کسی کو انجام دے اور ظہر سے پہلے ٹھیک ہوجائے۔
- 4۔ اگر بیمار ظہر کے بعد ٹھیک ہوجائے۔
- 5۔ اگر عورت دن میں حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے۔
- 6۔ اگر کافر ماہ رمضان کے دوران دن میں مسلمان ہوجائے۔
- 7۔ اگر بچہ ماہ رمضان کے دوران دن میں بالغ ہوجائے۔

اعتکاف

روزمرہ زندگی کے معمولات اور دنیوی مصروفیات کی کثرت سے بعض اوقات انسان خود سے اور اپنے خدا سے غافل ہوجاتا ہے، اسی دوران کچھ انتہائی قیمتی لمحات ہوتے ہیں جن میں انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی حقیقت کو ڈھونڈ لیتا ہے۔ اعتکاف فرصت کے انہی لمحات میں سے ہے جس میں انسان مسلسل کئی دن دنیوی تعلقات سے منہ موڑ کر دعا اور عبادت میں مشغول ہوجاتا ہے اور خلوت نشینی اختیار کر کے اپنی روح اور جان کو صیقل دے کر اس میں نکھار پیدا کرتا ہے۔

مسئلہ 981۔ اعتکاف یہ ہے کہ انسان عبادت اور خدا کی بندگی کے قصد کے ساتھ مسجد میں رہے اور وہاں سے خارج نہ ہو۔

مسئلہ 982۔ اعتکاف درحقیقت مستحب ہے لیکن بعض اوقات نذر، عہد، قسم یا اجارے کی وجہ سے واجب ہوجاتا ہے۔

مسئلہ 983۔ جب بھی روزہ رکھنا صحیح ہو اعتکاف بھی صحیح ہے لیکن اعتکاف کا بہترین وقت ماہ رمضان مخصوصاً اس کا آخری عشرہ ہے۔

اعتکاف کی شرائط

مسئلہ 984۔ اعتکاف صحیح ہونے کی سات شرطیں ہیں:

1۔ عقل

2۔ نیت

3۔ روزہ

4۔ ایک ہی مسجد میں ہو

5۔ کم از کم تین دن مسلسل ہو

6۔ مسجد میں مستقل حاضر رہے

7۔ اعتکاف کی اجازت ہو

مسئلہ 985۔ اعتکاف صحیح ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں ہے۔ بنا براین ممیز (سمجھدار) بچہ بھی اعتکاف میں بیٹھ سکتا ہے۔

1- عقل

مسئلہ 986۔ اعتکاف میں بیٹھنے والے کو عاقل ہونا چاہئے۔ بنا برائیں مست اور دیوانہ وغیرہ کا اعتکاف صحیح نہیں ہے۔

2۔ نیت

مسئلہ 987۔ دوسری عبادتوں کی طرح اعتکاف میں بھی نیت اور قصد قربت کا ہونا ضروری ہے یعنی انسان کا مسجد میں ٹہرنا صرف خداوند متعال کی قربت حاصل کرنے کے لئے اور ہر قسم کے ریا اور خودنمائی سے دور ہونا چاہئے۔

مسئلہ 988۔ چونکہ اعتکاف پہلے دن طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے لہذا نیت کرنے میں بھی اس سے زیادہ تاخیر نہیں ہونی چاہئے لیکن پہلی رات کی ابتدا یا درمیان میں نیت کر کے اعتکاف شروع کرنا بھی جائز ہے اور تیسرے دن مغرب تک جاری رکھے۔

مسئلہ 989۔ اعتکاف میں بیٹھنے والا نیت کے دوران یہ شرط کرسکتا ہے کہ اعتکاف کے دوران کوئی عذر پیش آنے کی صورت میں اعتکاف چھوڑ کر مسجد سے نکل جائے گا، اگرچہ اعتکاف کا تیسرا دن کیوں نہ ہو۔

3- روزہ

مسئلہ 990۔ اعتکاف روزے کے بغیر صحیح نہیں ہے لیکن اعتکاف کی خاطر ہی روزہ رکھنا لازم نہیں ہے بلکہ اعتکاف کے علاوہ بھی (واجب یا مستحب، اپنے لئے یا دوسرے کی نیابت میں) روزہ رکھا جاسکتا ہے۔

مسئلہ 991۔ اگر کوئی شخص روزہ نہیں رکھ سکتا ہو مثلاً بیمار یا مسافر ہو تو اعتکاف صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ 992۔ اگر کوئی مسافر اعتکاف کا ارادہ کرے چنانچہ کسی جگہ دس دن قیام کا قصد کرے یا نذر کی ہو کہ سفر میں روزہ رکھے گا تو سفر میں اعتکاف جائز ہے لیکن اگر دس دن قیام کا قصد یا سفر میں روزہ رکھنے کی نذر نہ کی ہو تو سفر میں اس کا روزہ صحیح نہیں ہے اور روزہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے اعتکاف بھی صحیح نہیں ہے۔

4- ایک ہی مسجد میں ریٹنا

مسئلہ 993۔ چار مساجد (مسجد الحرام، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، مسجد کوفہ اور مسجد بصرہ) میں سے کسی ایک میں اعتکاف کی فضیلت زیادہ ہے لیکن تمام جامع مساجد میں اعتکاف کے لئے بیٹھنا جائز ہے۔ جامع مسجد کے علاوہ باقی مساجد میں اگر نماز جماعت قائم ہوتی ہو اور عادل امام جماعت ہو تو رجا کے قصد سے اعتکاف صحیح ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

5- کم از کم تین دن مسلسل ہونا

مسئلہ 994۔ اعتکاف مسلسل تین دنوں سے کم نہیں ہونا چاہئے اور دوسرے دن کے اختتام سے پہلے اعتکاف کو ترک کرنا جائز ہے لیکن اگر کوئی شخص دو دن رہے تو تیسرے دن رہنا واجب ہے اور تین دنوں سے (ایک دن یا ایک رات) زیادہ رہنا کوئی اشکال نہیں رکھتا اور کوئی معین حد نہیں ہے لیکن ہر دو دنوں کے بعد تیسرے دن کا اعتکاف واجب ہے۔

مسئلہ 995۔ تین دنوں کا شمار پہلے دن کے طلوع فجر سے تیسرے دن کی مغرب تک ہوگا۔ بناپرائیں دوسری اور تیسری راتیں اعتکاف کا حصہ ہیں اور مسجد سے خارج نہیں ہونا چاہئے لیکن پہلی اور چوتھی راتیں اعتکاف کا حصہ نہیں ہیں۔

6۔ مسجد میں مستقل حاضر رہنا

مسئلہ 996۔ اگر کوئی شخص عمداً اور اختیار کے ساتھ (ضروری مواقع کے علاوہ) مسجد سے باہر جائے تو اعتکاف باطل ہوجاتا ہے خواہ شرعی حکم نہ جاننے کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ 997۔ اگر کوئی شخص بھولے سے یا زبردستی یا کسی کام کے لئے جو عقلی، عرفی یا شرعی لحاظ سے ضروری ہو مسجد سے باہر جائے خواہ واجب ہو یا مستحب، دنیوی ہو یا اخروی، اعتکاف باطل نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ 998۔ اگر کوئی شخص ضرورت کی وجہ سے مسجد سے باہر نکلنے پر مجبور ہوجائے تو ضروری ہے کہ بلاضرورت تاخیر مثلاً بیٹھنا یا سائے میں آرام کرنا وغیرہ سے اجتناب کرے اور ضرورت سے زیادہ مسجد سے باہر نہ رہے۔

مسئلہ 999۔ ضرورت کے مواقع میں اگر اس قدر مسجد سے باہر زیادہ بیٹھے کہ اعتکاف کی شکل ختم ہوجائے تو اعتکاف باطل ہوجاتا ہے۔



دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

7- اعتکاف کے لئے اجازت ہونا

مسئلہ 1000۔ اگر اولاد کا اعتکاف میں بیٹھنا والدین کے لئے اذیت کا باعث ہو تو ضروری ہے کہ ان سے اجازت لی جائے بلکہ اگر ان کے لئے اذیت کا باعث نہ ہو تو بھی احتیاط مستحب یہ ہے کہ معتکف ہونے کے لئے اجازت لی جائے۔

مسئلہ 1001۔ اگر بیوی کا اعتکاف میں بیٹھنا شوہر کی حق تلفی کا باعث ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

اعتکاف کا کفارہ، قضا اور اعتکاف کے دوران حرام چیزیں

مسئلہ 1002۔ اعتکاف میں بیٹھنے والے کے لئے مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہیں:

1۔ معطر مواد اور خوشبودار پودوں کو لذت حاصل کرنے کے لئے سونگھنا

2۔ جماع کرنا اور احتیاط کی بنا پر بیوی کو شہوت کے ساتھ چھونا یا بوسے لینا حرام ہونے کے ساتھ ساتھ اعتکاف باطل ہونے کا باعث بھی ہے۔

3۔ احتیاط واجب کی بنا پر استمناء

4۔ خرید و فروخت اور احتیاط واجب کی بنا پر ہر قسم کا معاملہ کرنا مثلاً اجارہ

5۔ دینی اور دنیوی امور میں تنازع کرنا اور جھگڑنا (اس صورت میں کہ جب مد مقابل کو شکست دینا اور اپنی برتری ثابت کرنا مقصود ہو) لیکن اگر حق کے اظہار یا مد مقابل کو راہ راست پر لانے کے لئے ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 1003۔ اعتکاف کے دوران حرام چیزیں دن سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ رات میں بھی ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 1004۔ اگر معتکف کھانے اور پینے کے لئے خرید و فروخت پر مجبور ہو جائے چنانچہ کسی کو وکیل نہ بنا سکے یا خرید و فروخت کے بغیر ضروری اشیاء مہیا نہ کرسکے تو خرید و فروخت کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 1005۔ اگر اعتکاف باطل ہو جائے تو چنانچہ اعتکاف معین اور واجب ہو تو اس کی قضا بجالانا ضروری ہے اور غیر معین واجب ہو تو ضروری ہے کہ اس کو دوبارہ بجالائے۔

مسئلہ 1006۔ اگر مستحب اعتکاف کو دوسرے دن کے بعد باطل کرے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے لیکن اگر پہلے اور دوسرے دن میں باطل کرے تو اس کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 1007۔ اعتکاف کی قضا یا اس کو دوبارہ بجالانا (چنانچہ گذشتہ دنوں مسئلوں میں بیان کیا گیا) اس صورت میں واجب ہے کہ جب اعتکاف کے شروع میں یہ شرط نہ کی ہو کہ عذر پیش آنے کی صورت میں اعتکاف کو چھوڑ دے گا۔

مسئلہ 1008۔ اعتکاف باطل ہونے کا کفارہ ماہ رمضان میں عمداً افطار کرنے کے کفارے کی طرح ہے یعنی ایک غلام کو آزاد کرنا^[1]، یا دو مہینے روزہ رکھنا جس میں سے اکتیس دن مسلسل ہونے چاہئیں یا ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا۔

[1] - موجودہ زمانے میں یہ کام منتفی ہے۔